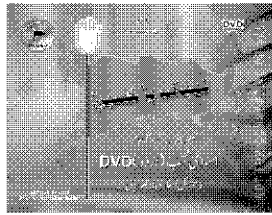


یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

علامات

ظہورِ مہدی
علیہ السلام

علامہ طالب جوہری

AL-HASSAN BOOK DEPOT
MASJID-E-BABUL ILM
North Nazimabad, Karachi.
Phone: 6626074

مقام اشاعت

امام بارگاہ باب العلم نشاط کالونی

آر۔ اے بازار، لاہور چھاؤنی

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرض ناشر	۸
۲	ابتدائیہ	۹
۳	مہدیؑ — ایک اجمالی تعارف	۱۱
۴	تعداد احادیث دربارہ مہدیؑ	۱۳
۵	اعتراف ولادت امام مہدیؑ	۱۵
۶	اظہار ولادت امام مہدیؑ	۲۳
۷	مہدیؑ کو دیکھنے والے	۲۵
۸	علامات کا تعارف	۲۵
طویل روایات		
۹	روایت معراج	۴۲
۱۰	روایت جابرؓ	۵۵
۱۱	روایت ابن عباسؓ	۶۲
۱۲	روایت اصبحؓ	۷۵

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۸۷	روایت نزال ابن سبرہؓ	۱۳
۹۷	خطبۃ البسیان	۱۴
۱۷۲	روایت جابر جعفیؓ	۱۵
۱۸۶	روایت ابو بصیر	۱۶
۱۹۴	روایت حران	
۲۲۱	معاشرتی علامات	
۲۲۲	جمہوریت	۱۷
۲۲۲	جابر حکمران	۱۸
۲۲۳	مدعی نبوت	۱۹
۲۲۴	مدعی منصب	۲۰
۲۲۶	دین اور علم دین	۲۱
۲۲۸	معاشرتی انقلاب	۲۲
۲۳۰	معاشرتی مزاج	۲۳
۲۳۱	فربہ معاشرہ	۲۴
۲۳۷	خواتین	
۲۳۸	خواتین	۲۵
۲۳۸	ازدواج	۲۶

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۲۳۹	مسلمان	۲۷
۲۴۱	شیعوں کی حالت	۲۸
۲۴۳	انتظار کرنے والے	۲۹
۲۴۴	مدعی رویت	۳۰
۲۴۷	فقرو فاقہ	۳۱
۲۴۸	فاقدہ اور احتیاج	۳۲
۲۵۱	قتل اور موت	۳۳
۲۵۲	امراض	۳۴
۲۵۴	جغرافیائی علامات	
۲۵۵	یورپ	۳۵
۲۵۷	افریقہ	۳۶
۲۵۸	چین	۳۷
۲۵۹	چین، خروج عمانی	۳۸
۲۶۰	روس	۳۹
۲۶۲	آذربائیجان	۴۰
۲۶۳	مشرق	۴۱
۲۶۵	مشرق کی آگ	۴۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۳	مختلف ممالک	۲۶۹
۴۴	تہران ولایت	۲۷۳
۴۵	تہران	۲۷۴
۴۶	عجم	۲۷۵
۴۷	قبور ائمہ	۲۷۵
۴۸	خراسان و سیستان	۲۷۶
۴۹	قم	۲۷۶
۵۰	قم / تہران	۲۷۸
۵۱	قزوین	۲۷۹
۵۲	کوفہ، ملتان، خراسان	۲۸۱
۵۳	عراق	۲۸۴
	خطبہ کولہ	
۵۴	مسجد برائٹا	۲۸۸
۵۵	کوفہ	۲۹۲
۵۶	کوفہ اور دس علامتیں	۳۰۰
۵۷	حجاز - نجف	۳۰۳
۵۸	نجف، بغداد، حجاز	۳۰۸
		۳۰۹

نمبر شمار	مضامین	صفحه
۵۹	قبر کیل	۲۱۰
۶۰	مصر و شام	۲۱۲
۶۱	شام	۲۱۹
۶۲	پانچ دریا	۲۱۹
۶۳	گرہن	۲۲۰
۶۴	جمادی الثانیہ و رجب	۲۲۲
۶۵	صفر	۲۲۳
۶۶	خروج	۲۲۴
۶۷	روایت ابو ذرؓ	۲۲۵
۶۸	خطبہ عجماء	۲۲۶
۶۹	خروج سفیانی	۲۲۸
۷۰	خروج	۲۳۱
۷۱	خروج اصہب جبرہی قحطانی	۲۳۲
۷۲	خروج مغربی	۲۳۴
۷۳	بغداد - خروج ہمدانی	۲۳۷
۷۴	توقیت کاملہ	۲۳۳

عرض ناشر

طبع اول

ظہور مہدی — انسانیت کے تھکے ہوئے اعصاب کی تسکین کا ذریعہ ہے وہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انسانیت کے لیے حتمی بھی ہے اور ناگزیر بھی لیکن یہ ظہور کن حالات میں ہوگا اور ہمیں اس سے قبل تیاری کا موقع ملے گا بھی یا نہیں؟ یہ کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہر نے اسی لیے تاریخ کی تاریک راہوں پر علامتوں کے چراغ روشن کر دیئے تھے۔

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ طالب جوہری دام ظلہ العالی برصغیر کے علم شناس حلقوں کے لیے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ان کی یہ کاوش ہم اس امید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ ملت اسلامیہ اس آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے عادات و اطوار کو درست کرنے کی کوشش کرے گی۔ تاکہ دنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکے۔ پوری کوشش کے باوجود کتاب اغلاط کتابت سے مکمل طور پر محفوظ نہ رہ سکی لہذا ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

ناشر

ابتداء

عقیدہ مہدی اور اس کے متعلقات پر اسلام کے علمی ذخیرے میں اتنا مبسوط تحریری مواد موجود ہے کہ اگر انسان صرف اسی کے مطالعہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے تو عمر عزیز کا ایک طویل حصہ صرف ہو جائے۔

اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے خصوصیت کے ساتھ علامات ظہور مہدی پر اردو میں چند اچھی کتابیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ حقیر سی کوشش کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اب سے برسوں پہلے کراچی کے ایک معروف روزنامہ میں اس موضوع پر میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بعض ایسے احوال نقل ہو گئے تھے جن کا کوئی مدرک نہیں تھا۔ لہذا میں نے اس کی تلافی کے لیے اس مجموعے کو مرتب کیا اور یہ کوشش کی کہ مدرک کے بغیر ایک جملہ بھی نقل نہ ہو اور حتی الامکان حوالے بھی نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ قارئین میں علمی ذوق رکھنے والے حضرات اصل مآخذ کی طرف رجوع کر کے علم رجال و روایت کی روشنی میں کسی بھی روایت کے صحت و سقم کو معلوم کر سکیں۔ اس مجموعے کی تحریر کا دوسرا سبب یہ تھا کہ شاید ہی عمل میرے ذنوب کا کفارہ قرار پائے۔

میں نے یہ مسودہ برسوں پہلے مدون کیا تھا۔ لیکن وہ دوران کتابت تلف ہو گیا۔ از سر نو مرتب کرنے کے سبب روایات کی کثیر تعداد درج ہونے سے رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ مقالہ بھی رہ گیا جس میں علامات کے سلسلے میں میرے خیالات تھے۔

اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں یہ مقالہ مکمل ہو کر ارباب نظر کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

روایات کے ترجمے قلم برداشتہ ہیں جن میں سہو یا عدم فہم کا بھی امکان ہے۔
ابتداء میں چند عنوانات ایسے بھی ہیں، جن کا بظاہر اصل موضوع سے کوئی ربط نہیں
ہے انہیں صرف اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ اصل موضوع کے مطالعہ سے قبل قاری کے
ذہن میں مہدی کے سلسلہ میں بنیادی باتیں محفوظ ہو جائیں۔ و ما توفیقی الا
باللہ العلی العظیم۔

طالب جوہری

مارچ ۱۹۸۷ء



مہدیؑ

ایک اجمالی تعارف

نام — محمدؐ
 باپ — حسنؑ عسکریؑ
 سلسلہ نسب — حسن عسکریؑ ابن علی نقیؑ بن محمد تقیؑ بن علی رضاؑ بن موسیٰ کاظمؑ
 بن جعفر صادقؑ بن محمد باقرؑ بن علی زین العابدینؑ بن الحسینؑ بن
 علیؑ ابن ابی طالب علیہم السلام
 ماں — زحرہ بنت ابیوسف بن قیس بن ابیہریرہ روم

کنیت — ابو القاسم
 القاب — مہدیؑ، منتظر، صاحب زمان، قائم، حجتہ اللہ وغیرہ
 ولادت — ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ، نصف شب کے وقت، شہر سامرا میں۔
 ابتدائے امامت — ۲۶۰ ہجری

غیبتِ صغریٰ — اس غیبت کا عرصہ ۶۹ سال ہے، مہدیؑ اس عرصہ میں اپنے نائبین
 کے ذریعہ لوگوں سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ غیبتِ صغریٰ کا دور
 چوتھے نائب کے انتقال پر ۳۲۹ھ میں ختم ہوا۔

نائبین — اول — ابو عمر و عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی، متوفی ۳۸۰ھ (غالباً)
 دوم — ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید، متوفی ۳۸۴ھ
 سولم — ابو القاسم حسین ابن روح نوکجی، متوفی ۳۲۶ھ

چہارم - ابوالحسن علی بن محمد سری، متوفی ۳۲۹ھ

غیبت کبریٰ — غیبت کبریٰ کا یہ سلسلہ ۳۲۹ھ سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے

نقش خاتم — اَنَا حُجَّةُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ

نقش پرچم — الْبَيْعَةُ لِلَّهِ

انصار خاص — تین سوتیرہ

مقام ظہور — مکہ معظمہ

مقام ہیبت — رکن و مقام کے درمیان

مدت حکومت — اس میں اختلاف ہے۔ ۴۰/۷۰ سال وغیرہ۔

حد و سلطنت — پورا کرۂ ارض

حلیہ — صورت و سیرت میں رسولؐ سے مشابہ، چہرہ چاند کی طرح نورانی،

دائیں رخسار پر سیاہ چمکتا ہوا تِل، سر مبارک گول، اور کندھوں

تک گیسو، پیشانی چوڑی اور روشن، ابرو کشیدہ، آنکھیں سرنگیں،

ناک ستواں اور باریک، دانت چمکدار اور چوڑے، اور ایک دوسرے

سے ملے ہوئے، داڑھی گھنی اور سیاہ، ہاتھ نرم، سینہ کشادہ

اور چوڑا، شکم باہر کو نکلا ہوا، پنڈلیاں پتلی۔



۱۔ یہ حلیہ معصومین سے مروی احادیث اور ان لوگوں کے اقوال سے مرتب کیا گیا ہے، جنہوں نے

آپؐ کو سچے اور جوانی میں دیکھا ہے۔

تعداد احادیث در بارہ مہدیؑ

آقائی صافی گھلایگانے اپنی کتاب منتخب الاثر میں شیعہ دسی روایات کے اعداد و شمار جمع کیے ہیں جن کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

① وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام بارہ ہیں اور ان کے پہلے علیؑ اور آخری مہدیؑ ہیں، وہ اکانوے (۹۱) ہیں

② وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ خاندان رسولؐ سے ہیں۔ تین سو نو اسی (۳۸۹) ہیں۔

③ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل فاطمہؑ سے ہیں ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں

④ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل علیؑ سے ہیں دو سو پچودہ (۲۱۴) ہیں

⑤ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں ایک سو اترتالیس (۱۴۸) ہیں۔

⑥ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام زین العابدینؑ کی نسل سے ہیں ایک سو پچاسی (۱۸۵) ہیں۔

⑥ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں، ایک سو چھیالیس (۱۲۶) ہیں۔

⑧ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ مہدی بارہویں اور آخری امام ہیں۔ ایک سو چھتیس (۱۳۶) ہیں۔

⑨ وہ روایات جو مہدیؑ کی ولادت کے متعلق ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

⑩ وہ روایات جن میں ان کی طولانی عمر کا تذکرہ ہے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) ہیں،

⑪ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدیؑ کی غیبت طویل ہوگی اکانوے (۹۱) ہیں۔

⑫ وہ روایات جن میں ظہور مہدیؑ کی بشارت ہے، چھ سو تاون (۶۵۰) ہیں

⑬ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدیؑ دنیا کو عدل و داد سے پر کر دیں گے

ایک سو تیس (۱۲۳) ہیں۔

⑭ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ دین اسلام مہدیؑ کے ذریعہ دنیا پر حاوی

ہوگا، سینتالیس (۴۷) ہیں۔

مہدیؑ سے متعلق اسلامی ذخیرہ احادیث میں کل روایات کی تعداد دو ہزار

آٹھ سو ستر (۲۸۷۰) ہے



اعتراف ولادت مہدی

علامہ مرزا حسین نوری طبرسی نے اپنی کتاب کشف الاستار میں اہلسنت کے ان چالیس علماء و محدثین کا ذکر کیا ہے جو مہدی علیہ السلام کی ولادت کے قائل ہیں، ان کے علاوہ علامہ معاصر شیخ محمد رضا طبسی نے اپنی کتاب الشیعة والرجعة کی پہلی جلد میں اس فہرست میں بائیس افراد کا اضافہ کیا ہے، اور فاضل صفا علی محمد خیل نے اپنی کتاب ”الامام المہدی“ میں پانچ افراد کا مزید اضافہ کیا ہے جن کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔

① ابوسالم کمال الدین محمد بن محمد بن طلحہ بن محمد حسن قرشی نصیبی متولد ۵۸۲ھ نے اپنی

کتاب مطالب السؤل میں لکھا ہے: الباب الثانی عشر فی

ابی القاسم محمد ابن الحسن الخالص بن علی

المتوکل بن محمد القانع بن علی الرضا بن موسیٰ

الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر

بن علی زین العابدین بن الحسین الزکی بن علی

المُرْتَضیٰ بن ابی طالب المہدی الْحُجَّةُ الْخَلْفُ

الصَّالِح الْمُنْتَظَرُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَتُهُ وَ

بَرَکَاتُ — فَا مَوْلِدُ فَبَسْرٍ مِنْ رَأَیْ فِی

② ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی نے کفایت الطالب اور البیان فی اخبار صاحب الزمان میں ذکر کیا ہے۔

③ شیخ نور الدین علی بن محمد بن صباغ ماکلی نے اپنی کتاب الفصول المهمہ میں ایک پورا باب لکھا ہے، جس میں تاریخ ولادت، امامت اور غیبت وغیرہ پر گفتگو کی ہے۔

④ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قز علی بن عبد اللہ بغدادی حنفی (سبط ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی) نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الامہ میں ذکر کیا ہے

⑤ شیخ محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن عربی الحاتم الطائی اندلسی نے فتوحات مکیہ کے باب ۳۶۶ میں ذکر کیا ہے اور مہدی کا شجرہ نسب بیان کیا ہے۔

⑥ عبد الوہاب ابن احمد علی شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت و الجواہر فی عقائد الاکابر میں ذکر کیا ہے اور ان کی ولادت ۵ شعبان ۲۵۵ھ کی نصف شب بیان کی ہے۔

⑦ شیخ حسن عراقی، عبد الوہاب شعرانی نے اپنی کتاب لوائح الانوار فی طبقات الاخیار جلد دوم (مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ) میں شیخ حسن عراقی کا ذکر کیا ہے اور امام مہدی سے ان کی ملاقات کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

⑧ علی انخواص براسی، شعرانی کے استاد ہیں، لوائح الانوار میں امام مہدی سے ان کی ملاقات کا ذکر موجود ہے۔

- ۹ نور الدین عبدالرحمان بن احمد بن قوام الدین دشتی جامی حنفی نے اپنی کتاب فتاویٰ النبوة میں حکیمہ خاتون سے روایت نقل کی ہے۔
- ۱۰ حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری (خواجہ یارسا) نقشبندی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں مہدیؑ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔
- ۱۱ حافظ ابوالفتح محمد بن ابی الفوارس نے اپنی کتاب اربعین میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں مہدیؑ کو حسن عسکری کا فرزند بتایا گیا ہے۔
- ۱۲ عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنے ایک رسالہ میں مہدیؑ کا ذکر کیا ہے اور قصہ ولادت کو بھی بیان کیا ہے۔
- ۱۳ جمال الدین عطار اللہ ابن غیاث الدین فضل اللہ بن عبدالرحمان نے روضۃ الاحباب میں مہدیؑ کی ولادت وغیبت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔
- ۱۴ حافظ ابو محمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم طوسی بلاذری نے خود مہدیؑ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس حدیث کو مشافہ بن عقیلہ سے نقل کیا ہے۔
- ۱۵ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد خشاب نے ایک مختصر کتاب آئمہ کی ولادت و وفات پر لکھی ہے۔ اس میں مہدیؑ کی ولادت تمام اور کنیت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔
- ۱۶ ملک العلماء رشتاب الدین ابن شمس الدین بن عمر دولت آبادی صاحب بحر مواج نے اپنی کتاب ہدایۃ السعداء میں ذکر کیا ہے۔
- ۱۷ علی متقی بن حسام الدین بن قاضی عبدالملک بن قاضی خان قرشی نے اپنی

کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ میں اہل تشیع کا قول نقل کیا ہے اور پھر اس کی تائید کی ہے۔

(۱۸) فضل ابن روزبہان نے علامہ علی کی کتاب ہنج الحق کا جواب لکھتے ہوئے اپنی کتاب ابطال الباطل میں چہار دہ معصومین پر سلام بھیجا ہے جس میں مہدیؑ کے متعلق یہ اشعار ہیں۔

سلام علی القائم المنتظر امامی جہز جیش الصفاء
سیطلع کالشمس فی غاسق ینجیہ من سیفہ المنتقی
ترای یملأ الارض من عدلہ کما ملئت جوراھل الھوی
سلام علیہ و آبائہ والنصارہ ماتدوم السماء
(۱۹) الناصر لدین اللہ احمد بن المستضیٰ بنور اللہ (عباسی خلیفہ) نے اس سرواب مقدس کی تعمیر کردانی جو آپ کا محل ولادت بھی ہے اور مقام غیبت بھی

(۲۰) شیخ سلیمان بن خواجہ کلاں الحسین قندوزی بلخی نے اپنی کتاب ینایع المودۃ میں مہدیؑ پر کئی باب تحریر کیے ہیں اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔

(۲۱) شیخ الاسلام شیخ احمد جامی، عبدالرحمان جامی نے اپنی کتاب نفحات میں ان کے سرواب مقدس میں جانے اور مہدیؑ سے ملاقات کرنے کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں بارہ اماموں کے نام نظم کیے ہیں۔

(۲۲) صلاح الدین صفدی نے شرح دائرہ میں تحریر کیا ہے کہ مہدیؑ موعود بارہوی

امام ہیں۔ جن کے اوّل علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں۔

(۲۳) مصر کے مشائخ میں سے ایک شیخ، جنہوں نے امام مہدیؑ کی بیعت کی تھی شیخ عبداللطیف حلبی نے اپنے والد شیخ ابراہیم قادری حلبی سے اس کی روایت کی ہے۔ (بحوالہ نیا بیع المودۃ)

(۲۴) شیخ عبدالرحمان بسطامی (بحوالہ نیا بیع المودۃ)

(۲۵) علی اکبر بن اسد اللہ مودودی نے اپنی کتاب مکاشفات میں ذکر کیا ہے۔

(۲۶) عبدالرحمان صاحب کتاب مرآۃ الاسرار نے ذکر کیا ہے۔

(۲۷) وہ قطب جس کے لیے عبدالرحمان صوفی نے کتاب مرآۃ الاسرار تحریر کی ہے

اس میں لکھا ہے کہ اس قطب کا امام مہدیؑ سے ربط تھا۔

(۲۸) قاضی جواد سابطی، نصرانی سے مسلمان ہوئے اور اسلام کی حقانیت پر البراہین

السا باطیہ نامی کتاب لکھی اس میں امام مہدیؑ کا ذکر کیا ہے۔

(۲۹) سعد الدین محمد بن مویذ بن ابی الحسن بن محمد بن حمویہ معروف بہ سعد الدین

حموی انہوں نے امام مہدیؑ کے حالات پر ایک مفصل کتاب تحریر کی ہے۔

(۳۰) عامر بن عامر بصری نے اپنے قصیدہ تائید میں امام مہدیؑ کی غیبت کا ذکر کیا

ہے۔

(۳۱) صدر الدین قزوینی نے امام مہدیؑ کی شان میں اشعار کہے ہیں۔

(۳۲) مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی نے ائمہ اثنا عشر کی شان میں

ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں امام حسن عسکریؑ کے بعد امام مہدیؑ کا ذکر کیا ہے

(۳۳) شیخ محمد عطار (فارسی کے مشہور شاعر) انہوں نے اپنی کتاب مظهر الصفات

میں ائمہ اثناعشر کی مدح کی ہے اور امام مہدیؑ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۴) شمس تبریز (بحوالہ نیایع المودۃ)

(۳۵) نعمت اللہ ولی (بحوالہ نیایع المودۃ)

(۳۶) سید سیدی (بحوالہ نیایع المودۃ)

(۳۷) سید علی ابن شہاب الدین مہدانی۔

(۳۸) شیخ محمد صبان مصری نے اپنی کتاب اسعاف الراغبین میں ذکر کیا ہے

(۳۹) عبد اللہ بن محمد طبری نے اپنی کتاب التریاض الزاہرہ میں ذکر کیا ہے۔

(۴۰) محمد راج الدین رفاعی نے اپنی کتاب صحاح الاخبار میں ذکر کیا ہے۔

(۴۱) ابن اثیر نے نہایت جلد اول صفحہ ۸۴ مطبوعہ مصر میں ذکر کیا ہے۔

(۴۲) ملا حسین کاشفی نے روضۃ الشہداء مطبوعہ ہندوستان صفحہ ۳۶۶ پر ذکر

کیا ہے

(۴۳) ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں جلد دوم صفحہ ۲۵۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۴) حافظ بیہقی شافعی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

(۴۵) سید احمد زینی و حلان نے فتوحات اسلامیہ جلد دوم صفحہ ۳۲۲ پر ذکر کیا ہے

(۴۶) ابن حجر نے صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۷) ابن اثیر نے اپنی تاریخ کی جلد ہفتم صفحہ ۹ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۸) ابوالفداء نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۵۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۹) علامہ عثمانی احمدی نے جلد سوئم صفحہ ۲۹۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۰) شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت حموی نے اپنی معجم جلد ششم صفحہ ۵۰ پر

ذکر کیا ہے۔

- (۵۱) شبراوی نے اپنی کتاب التّحاف فی حب الاشراف صفحہ ۹، پر ذکر کیا ہے
- (۵۲) خمرادی نے اپنی کتاب مشارق الانوار میں البیواقیت و الجواہر سے نقل کیا ہے
- (۵۳) ذہبی نے اپنی کتاب دول الاسلام جلد اول صفحہ ۱۱۵ پر ذکر کیا ہے۔
- (۵۴) یافعی نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۷۰ پر ذکر کیا ہے۔
- (۵۵) شیخ عبدالوہاب نے اپنی کتاب کشف الغمہ جلد اول صفحہ ۶ پر ذکر کیا ہے۔
- (۵۶) صاحب طبقات نے اپنی کتاب کی جلد دوم صفحہ ۱۲۲ پر ذکر کیا ہے۔
- (۵۷) شمس الدین قاضی حسین بن محمد بن حسن کریمی مالکی نے تاریخ الخمیس صفحہ ۲۳۱ اور ۲۸۰ پر ذکر کیا ہے۔

- (۵۸) ملا علی متقی نے اپنی کتاب البرہان میں ذکر کیا ہے۔
- (۵۹) ملا علی قاری مؤلف المرقاة فی شرح مشکوٰۃ نے ذکر کیا ہے۔
- (۶۰) شبلی نے نور الابصار میں تذکرہ کیا ہے
- (۶۱) شیخ الاسلام ابراہیم بن سعد الدین
- (۶۲) ابوالسودا احمد بن ضیاحفی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔
- (۶۳) عماد الدین حنفی۔
- (۶۴) محمد ابن محمد مالکی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔
- (۶۵) یحییٰ بن محمد حنبلی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔
- (۶۶) نصر بن علی جہضمی امام بخاری اور امام مسلم کے شیخ ہیں۔ انہوں نے تاریخ مولید آئمہ میں ولادت امام مہدیؑ پر حکیمہ خاتون کی روایت اور امام مہدیؑ کے دیگر

حالات تحریر کیے ہیں۔

ان حضرات کے علاوہ کچھ لوگ اہل سنت میں ایسے بھی ہیں، جو امام مہدیؑ کی ولادت اور ان کے فضائل و کمالات کے قائل ہیں، لیکن ان کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ کا انتقال ہو چکا ہے، انہیں میں علامہ الدولہ سمناہی ہیں۔ تاریخ الخمیس میں ان کا قول موجود ہے، علامہ نوری نے نجم الثاقب میں اس پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔



اطہارِ ولادت امام مہدیؑ

اگرچہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے امام مہدی کی ولادت کو عوام الناس سے مخفی رکھا تھا، لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے خاص اصحاب کو اس کی اطلاع بھی دی تھی تاکہ آپ کی ولادت اور وجود کی دستاویز تحریری صورت میں ذخیرہ احادیث میں محفوظ ہو جائے۔ وہ اطلاعات حسب ذیل ہیں۔

- ① علی ابن بلال کو امام حسن عسکریؑ نے اپنی وفات سے دو سال قبل خط لکھ کر مہدیؑ کی ولادت کی اطلاع دی تھی۔ پھر اپنی وفات سے تین دن قبل بھی اطلاع دی تھی۔
- ② ابو ہاشم جعفری نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! میرا ایک لڑکا ہے۔
- ③ ابو طاہر ہلالی کو مطلع کیا۔
- ④ عثمان ابن سعید نائب اول کو ولادت مہدی کے موقع پر طلب فرمایا۔ اور ردی اور گوشت خرید کر بنی ہاشم میں تقسیم کرنے کا حکم دیا اور عقیقہ کے لیے چند بکریوں کو ذبح کرنے کا بھی حکم دیا۔
- ⑤ ابو غانم کی روایت کے مطابق ولادت کے تیسرے دن اپنے اصحاب کو مولود کی زیارت کروائی اور بتایا کہ بیچہ میرے بعد تمارا امام ہوگا۔
- ⑥ محمد بن ابراہیم کوفی کے پاس ایک بکری ذبح کروا کے بھیجی اور کہلوایا کہ یہ

میرے لڑکے محمد کا حقیقہ ہے۔

④ حمزہ ابن ابوالفتح کے پاس امام حسن عسکری علیہ السلام کے خواص میں سے ایک شخص آیا اور اس نے اطلاع دی کہ امام کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے۔

⑤ احمد بن اسحاق قمی کو امام حسن عسکری علیہ السلام نے خط تحریر فرمایا کہ ”بچہ کی ولادت ہوئی تم اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔ اس لیے کہ ہم نے بھی سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے کسی کو نہیں بتایا، ہم نے تمہیں بتایا تاکہ تمہیں خوشی ہو، جیسا کہ اللہ نے ہمیں بخش کیا ہے۔ والسلام“

⑥ امام علی نقی علیہ السلام کے خادم نصر کو بھی ولادت مہدی کی خبر گھر والوں سے ملی تھی۔

⑦ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی والدہ کو خط کے ذریعہ ولادت مہدی کی اطلاع دی۔

⑧ ابو الفضل حسین ابن علوی نے بیان کیا کہ میں سامرا میں امام حسن عسکری کی خدمت میں گیا اور انہیں ولادت مہدی کی تہنیت دی۔



مہدی کو دیکھنے والے

ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کی زیارت کی ہے یا ان سے بات چیز کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہاں صرف ان لوگوں کی فہرست پیش کرنی مقصود ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کے والد امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد کے قریبی دور میں امام مہدیؑ سے ملاقات کی یا انکی زیارت سے مشرف ہوئے۔

- ① — ابراہیم ابن ادریس
- ② — ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری
- ③ — ابراہیم بن محمد تبریزی ادران کے ساتھ دوسرے انتقالی شخص
- ④ — ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری
- ⑤ — ابراہیم بن محمد فرج زنجی
- ⑥ — ابراہیم بن مہر یار
- ⑦ — ابن اخت ابی بکر عطار (صوفی)
- ⑧ — ابن بادشاہ اصفہانی
- ⑨ — ابن اعجمی میانی
- ⑩ — ابن خال شہروری
- ⑪ — ابن القاسم بن موسیٰ (اہل رے)

- (۱۲) — ابو الادیان
- (۱۳) — ابو ثابت (اہل مرو)
- (۱۴) — ابو جعفر حول ہمدانی
- (۱۵) — ابو جعفر الرفا (اہل رے)
- (۱۶) — ابو الحسن دینوری
- (۱۷) — ابو الحسن حسینی
- (۱۸) — ابو الحسن ضرب اصفہانی
- (۱۹) — ابو الحسن عمری
- (۲۰) — ابو الحسن ابن کثیر نوبختی
- (۲۱) — ابو راجح الحمافی
- (۲۲) — ابو الرجا المصری
- (۲۳) — ابو عبد اللہ ثوری
- (۲۴) — ابو عبد اللہ جنیدی بغدادی
- (۲۵) — ابو عبد اللہ بن صالح
- (۲۶) — ابو عبد اللہ بن فروخ اصفہانی
- (۲۷) — ابو عبد اللہ کندی بغدادی
- (۲۸) — ابو علی بن مظہر
- (۲۹) — ابو علی نیلی
- (۳۰) — ابو غانم خادم

- (۳۱) — ابو القاسم علی بن بغدادی
 (۳۲) — ابو القاسم بن دبیس بغدادی
 (۳۳) — ابو القاسم روحی
 (۳۴) — ابو محمد ثمالی
 (۳۵) — ابو محمد علی
 (۳۶) — ابو محمد سرودی
 (۳۷) — ابو محمد و جنای نصیبی
 (۳۸) — ابو محمد بن ہارون (اہل رے)
 (۳۹) — ابو ہارون
 (۴۰) — ابو البشیم انباری
 (۴۱) — ابو علی احمد بن ابراہیم بن ادیس
 (۴۲) — احمد بن ابراہیم بن مخلد
 (۴۳) — احمد بن ابی روح
 (۴۴) — ابو غالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔
 (۴۵) — احمد بن اسحاق بن سعد اشعری
 (۴۶) — احمد بن حسن بغدادی
 (۴۷) — احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔
 (۴۸) — احمد بن حسن بن احمد کاتب
 (۴۹) — احمد دینوری

- ۸۸ — ابوالحسن خضر بن محمد
 ۸۹ — راشد اسد آبادی
 ۹۰ — ایک ایرانی غلام
 ۹۱ — قابس کے دو آدمی
 ۹۲ — رشیق
 ۹۳ — زہری
 ۹۴ — زیدان (اہل صیمہ)
 ۹۵ — سعد ابن عبداللہ قسبی
 ۹۶ — سنان موصلی
 ۹۷ — شمشاطی (اہل یمن)
 ۹۸ — اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)
 ۹۹ — اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاة)
 ۱۰۰ — اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرة المختومه)
 ۱۰۱ — اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)
 ۱۰۲ — اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)
 ۱۰۳ — اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعة البیضاء)
 ۱۰۴ — اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)
 ۱۰۵ — غلام ابونصر ظریف
 ۱۰۶ — احمد بن حسن مادرانی کا غلام

- ۱۰۶ — عبد اللہ سفیانی
 ۱۰۸ — عبد اللہ سوری
 ۱۰۹ — ابو عمر عثمان بن سعید (نائب اول)
 ۱۱۰ — عقیب (غلام)
 ۱۱۱ — علان کلینی
 ۱۱۲ — علی ابن ابراہیم بن مزیار
 ۱۱۳ — علی بن احمد قزوینی
 ۱۱۴ — ابو الحسن علی بن حسن میانی
 ۱۱۵ — علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی
 ۱۱۶ — علی ابن محمد (اہل رے)
 ۱۱۷ — علی ابن محمد بن اسحاق قمی
 ۱۱۸ — ابو الحسن علی بن محمد سری (نائب چہارم)
 ۱۱۹ — ابو طاہر علی بن یحییٰ رازی
 ۱۲۰ — عمرو اہوازی
 ۱۲۱ — ابو سعید غانم بن سعید ہندی
 ۱۲۲ — فضل بن یزید (اہل مین)
 ۱۲۳ — قاسم بن علار (اہل آذربائیجان)
 ۱۲۴ — قاسم بن موسیٰ (اہل رے)
 ۱۲۵ — کامل بن ابراہیم مدنی

- (۱۲۴) — ماریہ کنیز
- (۱۲۵) — محمد بن ابراہیم بن مہر یار
- (۱۲۶) — مجروح فارسی
- (۱۲۷) — محمد ابن ابی عبداللہ کوفی
- (۱۲۸) — محمد بن احمد
- (۱۲۹) — ابو جعفر محمد بن احمد
- (۱۳۰) — ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ
- (۱۳۱) — محمد بن احمد بن جعفر قطان
- (۱۳۲) — ابو علی محمد بن احمد محمودی
- (۱۳۳) — محمد ابن اسحاق قمی
- (۱۳۴) — محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر
- (۱۳۵) — محمد بن ایوب بن نوح
- (۱۳۶) — ابو الحسن محمد بن جعفر حمیری
- (۱۳۷) — محمد بن حسن بغدادی
- (۱۳۸) — محمد بن حسن صیرفی
- (۱۳۹) — محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی
- (۱۴۰) — محمد بن حصین مروی
- (۱۴۱) — محمد بن شاذان کابلی
- (۱۴۲) — محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

- (۳۱) — ابو القاسم حلبی بغدادی
- (۳۲) — ابو القاسم بن دبیس بغدادی
- (۳۳) — ابو القاسم روحی
- (۳۴) — ابو محمد ثمالی
- (۳۵) — ابو محمد دبلجی
- (۳۶) — ابو محمد سرودی
- (۳۷) — ابو محمد دجنای نصیبی
- (۳۸) — ابو محمد بن ہارون (اہل رے)
- (۳۹) — ابو ہارون
- (۴۰) — ابو الہشیم انباری
- (۴۱) — ابو علی احمد بن ابراہیم بن ادیس
- (۴۲) — احمد بن ابراہیم بن مخلد
- (۴۳) — احمد بن ابی رُوح
- (۴۴) — ابو غالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔
- (۴۵) — احمد بن اسحاق بن سعد اشعری
- (۴۶) — احمد بن حسن بغدادی
- (۴۷) — احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔
- (۴۸) — احمد بن حسن بن احمد کاتب
- (۴۹) — احمد دینوری

- ۵۰ — احمد بن عبد اللہ
 ۵۱ — احمد بن عبد اللہ ہاشمی
 ۵۲ — احمد بن سورہ
 ۵۳ — ابو الطیب احمد بن محمد بن بطنہ
 ۵۴ — احمد بن محمد سراج دینوری
 ۵۵ — چالیس افراد
 ۵۶ — ازدی
 ۵۷ — اسحاق کاتب بن نو بخت
 ۵۸ — ابو ہسل اسماعیل بن علی نو بختی
 ۵۹ — اُمّ کلثوم بنت ابی جعفر بن عثمان عمری
 ۶۰ — بدر (خادم)
 ۶۱ — بلالی بغدادی
 ۶۲ — ابو علی خیزران کی کنیز
 ۶۳ — ابو الحسن بن وجہار کے جد
 ۶۴ — جعفر ابن احمد
 ۶۵ — جعفر بن حمدان
 ۶۶ — جعفر کذاب (تواب)
 ۶۷ — جعفر بن عمر
 ۶۸ — جعفری (اہل یمن)

- ۶۹ — ابراہیم بن محمد تبریزی کی جماعت (۱۳۹ اشخاص)
 ۷۰ — احمد بن عبداللہ ہاشمی رجاسی کی جماعت (۳۹ اشخاص)
 ۷۱ — محمد بن ابوالقاسم علوی عقیقی کی جماعت (تقریباً ۱۳۰ اشخاص)
 ۷۲ — عاجز بغلادی
 ۷۳ — حسن بن جعفر قزوینی
 ۷۴ — حسن بن حسین اسباب آبادی
 ۷۵ — حسن بن عبداللہ التیمی زیدی
 ۷۶ — حسن بن فضل بن یزید
 ۷۷ — حسن بن نصر قمی
 ۷۸ — ابو محمد حسن بن وجہان نصیبی
 ۷۹ — حسب بن وطاة صیدلانی
 ۸۰ — حسن بن ہارون دینوری
 ۸۱ — حسین بن یعقوب قمی
 ۸۲ — حسین بن روح نوبختی (نائب سوم)
 ۸۳ — حسین بن حمدان
 ۸۴ — حسین بن علی بن محمد بغدادی
 ۸۵ — حسین بن محمد اشعری
 ۸۶ — حصینی (اہل ابواز)
 ۸۷ — حکیمہ خاتون

- ۸۸ — ابوالحسن خضر بن محمد
- ۸۹ — راشد اسد آبادی
- ۹۰ — ایک ایرانی غلام
- ۹۱ — قابس کے دو آدمی
- ۹۲ — رشتیق
- ۹۳ — زہری
- ۹۴ — زیدان (اہل صیمہ)
- ۹۵ — سعد ابن عبداللہ ثقی
- ۹۶ — سنان موصلی
- ۹۷ — شمشاطی (اہل یمن)
- ۹۸ — اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)
- ۹۹ — اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاة)
- ۱۰۰ — اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرة المختومہ)
- ۱۰۱ — اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)
- ۱۰۲ — اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)
- ۱۰۳ — اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعة البیضاء)
- ۱۰۴ — اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)
- ۱۰۵ — غلام ابونصر ظریف
- ۱۰۶ — احمد بن حسن مادرانی کا غلام

- ۱۰۷ — عبد اللہ سفیانی
 ۱۰۸ — عبد اللہ سوری
 ۱۰۹ — ابو عمر عثمان بن سعید (نائب اول)
 ۱۱۰ — عقیب (غلام)
 ۱۱۱ — علان کلینی
 ۱۱۲ — علی ابن ابراہیم بن مزیار
 ۱۱۳ — علی بن احمد قزوینی
 ۱۱۴ — ابوالحسن علی بن حسن میانی
 ۱۱۵ — علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی
 ۱۱۶ — علی ابن محمد (اہل رے)
 ۱۱۷ — علی ابن محمد بن اسحاق قمی
 ۱۱۸ — ابوالحسن علی بن محمد سری (نائب چہارم)
 ۱۱۹ — ابو طاہر علی بن یحییٰ رازی
 ۱۲۰ — عمرو اہوازی
 ۱۲۱ — ابو سعید غانم بن سعید ہندی
 ۱۲۲ — فضل بن یزید (اہل مین)
 ۱۲۳ — قاسم بن علار (اہل آذربائیجان)
 ۱۲۴ — قاسم بن موسیٰ (اہل رے)
 ۱۲۵ — کامل بن ابراہیم مدنی

- (۱۲۴) — ماریہ کنیز
- (۱۲۵) — محمد بن ابراہیم بن مریار
- (۱۲۶) — مجروح فارسی
- (۱۲۷) — محمد بن ابی عبداللہ کوفی
- (۱۲۸) — محمد بن احمد
- (۱۲۹) — ابو جعفر محمد بن احمد
- (۱۳۰) — ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ
- (۱۳۱) — محمد بن احمد بن جعفر قطان
- (۱۳۲) — ابو علی محمد بن احمد محمودی
- (۱۳۳) — محمد بن اسحاق قمی
- (۱۳۴) — محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر
- (۱۳۵) — محمد بن ایوب بن نوح
- (۱۳۶) — ابو الحسن محمد بن جعفر حمیری
- (۱۳۷) — محمد بن حسن بغدادی
- (۱۳۸) — محمد بن حسن صیرفی
- (۱۳۹) — محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی
- (۱۴۰) — محمد بن حصین مروی
- (۱۴۱) — محمد بن شاذان کابلی
- (۱۴۲) — محمد بن شاذان نعیمی (ایل نیشاپور)

- ۱۴۵ — محمد بن جعفر
 ۱۴۶ — محمد بن شعیب بن صالح (اہل نیشاپور)
 ۱۴۷ — محمد بن صالح
 ۱۴۸ — محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر
 ۱۴۹ — محمد بن عباس قصری
 ۱۵۰ — محمد بن عبداللہ الحمید
 ۱۵۱ — محمد بن عبید اللہ قتی
 ۱۵۲ — ابو جعفر محمد بن عثمان سعید (نائب دوم)
 ۱۵۳ — محمد بن علی اسود داؤدی
 ۱۵۴ — محمد بن علی شلمغانی
 ۱۵۵ — محمد بن کثرد بہدانی
 ۱۵۶ — محمد بن قتی
 ۱۵۷ — ابو الحسن محمد بن محمد بن خلف
 ۱۵۸ — محمد بن محمد کلینی (اہل رے)
 ۱۵۹ — محمد بن معاویہ ابن حکیم
 ۱۶۰ — محمد بن ہارون بن عمران بہدانی
 ۱۶۱ — محمد بن یزید داد
 ۱۶۲ — مرداس قزوینی
 ۱۶۳ — مرداس بن علی۔

- (۶۲) — مسرور طباع
 (۶۵) — ابو غالب زراری کا مصاحب
 (۶۶) — معاویہ بن حکیم
 (۶۷) — نسیم خادمہ امام حسن عسکری
 (۶۸) — نیلی (اہل بغداد)
 (۶۹) — نصر بن صباح
 (۷۰) — قم اور مصافات قم کا ایک وفد
 (۷۱) — بارون قنار بغدادی
 (۷۲) — ہارون بن موسیٰ بن فرات
 (۷۳) — یعقوب ابن منقوش
 (۷۴) — یعقوب ابن یوسف ضرب غسانی
 (۷۵) — یوسف ابن احمد جعفری
 (۷۶) — یمان بن فتح بن دینار

مرتب نے دیکھنے والوں کے یہ سارے اسماء ارشادِ مفید، غیبتِ طوسیٰ المجاس
 السنیۃ تبصرۃ لولیٰ بنتخب الاثر، بحار الانوار، سفینۃ البحار، کمال الدین، نیا بیح المودۃ، الزام الناصب
 اور الخراج و الجرائح سمجھ کیے ہیں جو تفصیلی واقعات کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگر
 غیبت کبریٰ کے طویل عہد میں زیارت کرنے والوں کے نام جمع کیے جائیں تو وہ ہزاروں
 کی تعداد میں ہوں گے۔ امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ بھی ایک خدائی منصوبہ تھا
 کہ مختلف عہد میں لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تاکہ آپ کے وجود مبارک کو افسانوی اور
 تخیلاتی قرار نہ دیا جاسکے۔

علامات کا تعارف

اس رسالہ کے مقصد تحریر پر طبع اول میں ابتدائیہ کے عنوان سے اپنے معروضات رقم کر چکا ہوں جس کی تکرار بے فائدہ ہے۔ البتہ طبع دوم کے موقع پر کچھ مباحث کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں میں شوق آمادگی پیدا ہو جائے اور عقیدہ مہدی پر اعتراض کرنے والوں کے لیے ایک لمحہ فکر ہو۔

ذخیرۂ احادیث میں آخر زمانے کے سلسلہ میں جو روایات جمع کی گئی ہیں اُن میں سے بعض وہ ہیں جن کا تعلق قیامت کبریٰ کی علامات سے ہے جبکہ بعض دیگر روایات ظہور مہدی کی علامات ہیں۔ ذخیرۂ احادیث (شیعہ و سنی) میں یہ روایات الگ الگ مرتب نہیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ محققین میں سے اگر ایک محقق کسی روایت کو علامتِ قیامت قرار دیتا ہے تو اسی روایت کو دوسرا محقق علامتِ ظہور مہدی قرار دیتا ہے۔ ایسی مثالیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہیں۔ لیکن ناقابلِ اعتنا بھی نہیں۔ البتہ مدرسہ آلِ محمد کے علمائے اس موضوع پر کلام کیا ہے۔ اس رسالہ میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ صرف ان روایات کو نقل کیا جائے جن کا تعلق علاماتِ ظہور مہدی سے ہے۔

علاماتِ ظہور سے متعلق روایات کا ذخیرہ بھی اتنی بڑی کمیت میں ہے کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اس رسالہ میں کچھ منتخب روایات درج کی گئی ہیں۔ اس لیے کہ مقصد فقط یہ ہے کہ ایک عام قاری

کو ان علامات سے روشناس کرایا جائے تاکہ اس کے ذہن میں ظہور سے قبل کا ایک خاکہ تشکیل پاسکے۔

علاماتِ ظہور مہدی کی دو قسمیں ہیں۔ ”خاصہ اور عامہ“۔ ”خاصہ“ وہ علامات ہیں جن کا تعلق صرف اور صرف مہدی علیہ السلام سے ہے۔ جیسے تلوار کا آپ سے گفتگو کرنا۔ یا پرچم کا خود بخود کھل جانا۔ ”عامہ“ وہ علامات ہیں جو عوام الناس کے لیے ہیں۔ ایک اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں۔ علاماتِ کلیہ یعنی قبل ظہور کے عام سیاسی و معاشرتی حالات دینی اور لادینی افکار و نظریات طرزِ تعمیر، طرزِ زندگی اور خاندان اور برادریوں کے مسائل جو انسانی معاشروں پر کُلّی اور مجموعی طور پر طاری ہوں گے۔ علاماتِ جزئیہ جو کسی خاص فرد، قوم یا معاشرہ یا ملک یا طبقہ یا جغرافیائی خطہ سے متعلق ہوں

مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ علامات کی چار قسمیں ہیں۔

① عَلَامَاتٌ بَعِيدَةٌ : ان علامات و واقعات کے بیان سے بظاہر یہ بتلانا مقصود تھا کہ یہ ظہور سے قبل واقع ہوں گے، لیکن کتنے قبل واقع ہونگے یہ بیان کرنا مقصود نہیں تھا۔ لہذا اگر کوئی علامت پوری ہو جائے یا کوئی واقعہ رونما ہو جائے اور مہدی کا ظہور نہ ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ روایت نادرست ہے۔ بلکہ اس کے بیان کی غرض ہی صرف اتنی تھی کہ بتلادیا جائے، کہ ظہور مہدی سے قبل یہ واقعہ رونما ہوگا۔

علاماتِ ظہور کے ذخیرہ میں بکثرت ایسی روایات ملتی ہیں جن میں بنی اُمیہ کا زوال، بنی عباس کی حکومت اور ان کا زوال، بصرہ اندکوفہ وغیرہ کی تباہی و ویرانی اور

خراسان سے سیاہ پرچموں والے مغلوں کی آمد اور ایسے بہت سے دوسرے اقوام کو فرج (آزادی اور کشادگی) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب کہ حتیٰ اور یقینی فرج مہدی (عجل اللہ فرجہ) کا ظہور ہے۔ تاریخ اسلام کے طالب علم جانتے ہیں کہ آل محمد کے چاہنے والوں کی تاریخ ترک وطن کی ہجرتوں کی، دوردراز علاقوں میں پوشیدہ ہونے کی اور سروں پر ٹکرتی ہوئی تلواروں کی تاریخ ہے۔ ان کی تاریخ، گھٹن پریشانی، بیم و ترس اور خوف جان و مال کی تاریخ ہے۔ روایات فرج کا مقصد یہ تھا کہ ان چاہنے والوں کو ان کے مستقبل سے آگاہ رکھا جائے تاکہ صدیوں پر محیط ان کمٹن حالات میں وہ بہت نہ ہار بیٹھیں اور ظہور سے ناامید نہ ہو جائیں لہذا انہیں آسائش اور کشادگی کے جو مواقع وقتاً فوقتاً ملنے والے تھے انہیں بتلادیا گیا۔ فرج کی یہ ساری روایات بھی علامات ظہور کے ذیل میں مندرج ہیں۔ اس لیے کہ اگر ایک طرف یہ علامات وقتی فرج اور آسائش کا اعلان تھیں تو دوسری طرف ظہور مہدی کے عہد کی طرف پیش رفت کا بھی۔ اس لیے کہ ان کا وقوع پذیر ہو جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عہد ظہور نسبتاً قریب ہوتا جا رہا ہے۔

⑤ علامات قریبہ: موضوع زیر بحث کی اصل اور بنیادی روایات وہی ہیں جو حقیقتہً ظہور مہدی کی علامات کے طور پر بیان کی گئی ہیں اور جن کے ظہور کا زمانہ ظہور مہدی سے نسبتاً قریب ہے۔ ان میں عام سیاسی و معاشرتی حالات وغیرہ بھی ہیں مختلف شہروں اور ملکوں کی تباہی و بربادی کا بھی تذکرہ ہے اور مختلف علاقوں سے خروج کرنے والوں کا بھی ذکر ہے۔ یہ وہ علامتیں ہیں کہ جب تک رومنہ ہوں ظہور نہیں ہوگا۔ ان علامات میں سے ہر علامت کا ظہور اس

بات کی دلیل ہے کہ ظہور مہدی کا وقت قریب آ رہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس علامت کے پورا ہوتے ہی فوراً ظہور ہو جائے۔ البتہ بعض علامتیں ایسی ہیں جن میں یہ تصریح ہے کہ وہ ظہور سے متصل ہیں۔

(۳) علاماتِ حتمیہ :- ان کے ساتھ کوئی قید یا شرط نہیں ہے۔ انہیں بہر حال ظہور سے قبل پورا ہونا ہے مثلاً خروج دجال، بحوالہ روایت کمال الدین، صحیحہ آسانی بحوالہ روایت مخضل ابن عمر، خروج سفیانی بحوالہ بحار الانوار وغیرہ۔

(۴) علاماتِ غیر حتمیہ : یہ مشروط علامات ہیں۔ اگر ان کی شرط پوری ہوگی تو یہ بھی پوری ہونگی ورنہ نہیں، ان کا تعلق خداوندِ عالم کے قانونِ محو و اثبات یا باصطلاح دیگر قانونِ بدار سے ہے۔ اگر بعض واقعات مذکورہ قانون کے تحت وقوع پذیر نہ ہوں تو یہ روایت کے غلط ہونے کا ثبوت نہیں ہوگا۔

روایاتِ علامات میں بیشتر خبر واحد ہیں۔ ان میں صحیح و ضعیف بھی ہیں اور سندِ مُرسَل بھی۔ غرض کہ ہر قسم کی روایات موجود ہیں۔ ان کے راویوں میں مجہول الحال اور غیر موثق افراد بھی اور ثقہ بھی۔ ظاہر ہے کہ ایسی روایات مجموعاً مفید یقین نہیں ہیں پھر یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ مہدویت کے دعویداروں نے بھی اپنے مفاد کی خاطر ان میں تحریفیں کی ہوں گی۔ لہذا روایات کی اسناد اور دوسرے داخلی اور خارجی قرائن کو پرکھنے کے بعد ہی کسی نتیجہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس رسالہ میں میری یہ کوشش ہی ہے کہ جن روایات کو پیشتر علماء و محدثین نے نقل فرمایا ہے۔ انہیں کی جمع آوری ہو البتہ یہ ساری کی ساری روایات ایک ایسے محقق کا انتظار کر رہی ہیں، جو راویوں کی تحقیق کرے اور وہ قرینے تلاش کرے، جن کی مدد سے کسی بھی روایت کی صحت

یا عدمِ صحت پر حکم لگایا جاسکے۔

حدیث کی صحت کو پرکھنے کے لیے عموماً طریقہ یہ ہوتا ہے کہ سند کے ذریعہ متن کی توثیق کی جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی روایت کے راوی ثقہ اور معتبر ہیں تو اس روایت کے متن پر اعتبار کیا جاتا ہے، لیکن ایک محقق کا یہ قول اپنے اندر بڑی ہی معنویت رکھتا ہے کہ بعض متن اپنی ذات میں اتنے بلند اور بے عیب ہوتے ہیں کہ اپنے سلسلہ سند کی توثیق کر دیتے ہیں۔ یہاں اس کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری میری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ روایات زیرِ مباحثہ میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بیشتر لفظ بلفظ اور حرف بحرف وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ یعنی ایسی روایات کی تعداد کم ہوگی، جنہیں تنقید کی کسوٹی پر پرکھنا ہوگا، لیکن اگر ان روایات کو عملِ تنقید و تحقیق سے گزار دیا گیا تو اب سے ظہورِ مہدی تک کا جامع اور بے عیب خاکہ ہماری نظروں کے سامنے آسکتا ہے۔ اسی طرح واقعات کی تقدیم و تاخیر کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے کہ اگر کسی موضوع کی ساری روایات جمع کر لی جائیں یا روایات سے وہ جملے نکال لیے جائیں جو موضوع سے متعلق ہیں تو اس کا اندازہ لگانا چنداں و شمار نہیں کہ وہ موضوع کب وقوع پذیر ہوگا۔ اس سے زیادہ وضاحت نہ قرین مصلحت ہے نہ تقاضائے وقت۔ (واللہ اعلم بالصواب) میں نے آج سے تقریباً انیس سال قبل ایک کتاب ”قیامت صغریٰ“ پر تعارفی سطر میں لکھتے ہوئے علاماتِ ظہور پر اپنے چند معروضات پیش کیے تھے۔ انہیں مناسب اور بر محل جانتے ہوئے نقل کر رہا ہوں۔ وہ راجح ذیل ہیں۔

علامات کی جمع آوری اتنا مشکل مسئلہ نہیں، بلکہ وہ چیز جو واقعہً مشکل

ہے۔ وہ علامات کی تحقیق ہے۔ اس لیے ایک محقق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ علامتوں کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کو پیش نظر رکھے۔

- ① خط کو فی اپنی مختلف شکلیں تبدیل کرتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ وہ اپنی ابتدائی صورت میں واضح اعراب اور نقطوں سے مزین تھا اور حروف میں بھی امتیازی صفات بہت کم پائی جاتی تھیں۔ ہمارے اخبار و احادیث کا قدیم سرمایہ چونکہ خط کو فی ہی سے منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ اس لیے بعض استفساخ کی دشواریاں اور غلطیاں گزشتہ کلمات کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ تخریق اور تخریق میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے مصنفین نے اس لفظ کو اپنی دونوں صورتوں سے محفوظ کیا ہے نتیجہ کے طور پر یہ نہ معلوم ہو سکا کہ کوفہ کی گلیوں میں بھڑے بھاٹے جائیں گے یا جلانے جائیں گے عوف سلمیٰ کے بارے میں روایت میں ہے۔ ماواہ تکریت اور دوسری میں ہے۔ ماواہ بکویت۔ تکریت اور کویت دونوں ہی عرب کے علاقوں کے مشہور شہر ہیں جس کی بنا پر یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ کونسا شہر مراد ہے۔ اس لیے روایات میں کتابت اور استفساخ کی غلطیوں کو برآمد کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ایسی غلطیوں سے نفس مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور حقیقت بہر حال محفوظ رہتی ہے، لیکن ایک محکم تر نتیجے تک پہنچنے کے لیے یہ لازمی ہے۔
- ② روایات میں اکثر مقامات پر شہروں، جگہوں اور قوموں کے وہ نام آئے ہیں جو اُس زمانے میں متعل تھے اور آج متروک ہیں۔ اس لیے بات کو عام فہم بنانے کے لیے قدیم جغرافیہ کی رُو سے جگہوں اور شہروں کا محل وقوع اور صدر اسلام کی قوموں کے ناموں کی تطبیق ضروری ہے۔

۳) روایات کا پس منظر معلوم کرنا ضروری ہے کہ معصوم نے روایت کہاں بیان فرمائی تاکہ اس جگہ سے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا تعین کیا جاسکے۔ اور جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے انہیں بھی آسانی سے شناخت کیا جاسکے۔

۴) معصومین نے آخری زمانے کے سلسلے میں اُس دور کی سیاست، سماج، معاشرت، اقتصاد وغیرہ سب ہی چیزوں پر تبصرہ فرمایا ہے، ان کی مختلف عنوانات کی تحت جمع آوری ذہن قاری کے لیے معاون ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ علامات کی چار اور بڑی قسمیں ہیں، جن کی وضاحت علامات کے ساتھ ہی کر دینا ضروری ہے۔ حتمیہ اور غیر حتمیہ، عام و خاص، حتمی علامات وہ ہیں جنہیں بہر طور پورا ہونا ہے اور غیر حتمی علامات اسبابِ علل پر موقوف ہیں۔ عام وہ ہیں جو ہر جگہ پائی جائیں گی اور خاص وہ ہیں جو کسی خاص علاقے کے ساتھ مختص ہوں گی ان اقسام کو مد نظر رکھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ جن روایات میں بظاہر تعارض و تناقض نظر آتا ہے ان کا تشفی بخش حل مل جائے گا۔

۵) علامات کی اکثر و بیشتر روایات میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جن الفاظ میں وہ بیان کی گئی ہیں انہیں الفاظ میں پوری ہوئی یا پوری ہو چکی ہیں۔ اس لیے زبردستی کسی کو دہدی ثابت کرنے کے لیے علامات میں دور از کار تاویلات کی گنجائش نہ پیدا کی جائیں۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ عظیم علمی خیانت تصور ہوگی۔

آخر میں اب ہم یہ بھی دیکھتے چلیں کہ ہمارے معاشرے میں ان روایات کا کردار کیا ہے؟ اور یہ انفرادی یا اجتماعی طور پر کون سا مثبت اثر ہم پر مرتب کر رہی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ:

① ان کے پڑھنے سے اعصاب کو سکون اور دل کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔

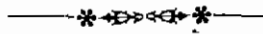
② انسان اپنے آپ کو ظہورِ مہدی کے لیے آمادہ کر سکتا ہے اور ان عیبوں سے بچ سکتا ہے جو ان روایتوں میں گنوائے گئے ہیں۔

③ یہ روایات ایمان میں اضافہ کا سبب ہیں اور اسلام، رسولؐ اسلام اور ائمہؑ اشعاعشر کی حقانیت کی دلیل ہیں۔

④ یہ اخبار بالغیب کی منہم بالشان نشانی ہیں۔

⑤ ان روایات کو غیر مسلموں کے سامنے بڑے فخر سے پیش کیا جاسکتا ہے۔

کہ اگر ان کا سرچشمہ وحی والہام نہیں ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان صدیوں بعد کی باتیں اتنی جامع اور مکمل تفصیل کے ساتھ بتلائے۔



طویل روایات

روایت معراج

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند عالم مجھے معراج میں لے گیا تو میں نے ایک آواز سنی کہ اے محمد! میں نے کہا اے خداوند عظمیٰ لیکن اس وقت مجھ پر وحی ہوئی کہ اے محمد! فرشتوں نے کس چیز پر نزاع کی ہے۔ میں نے کہا پروردگار! مجھے علم نہیں ہے۔ خداوند نے کہا اے محمد! تم میں انسانوں میں کسی کو اپنا وزیر بھائی اور اپنے بعد وصی منتخب کیا؟ میں نے عرض کیا پروردگار میں کسے منتخب کروں؟ تو خود میرے لیے منتخب فرمائے۔

وحی آئی اے محمد! میں نے سائے آدمیوں میں علی ابن ابی طالب کو

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لما عرج بي ربّي جلّ جلاله اتاني النداء يا محمد! قلت لبيك ربّ العظمة لبيك فاوحى اليّ يا محمد! فيم اختصم الملا الا عليّ؟ قلت الهى لا علم لى فقال لى يا محمد! هل اتخذت من الارميين وزيرا واخا ووصيا من بعدك؟ فقلت الهى ومن اتخذ؟ تخير انت لى يا الهى۔

فاوحى الىّ: يا محمد! قد اخترت لك من الادميين

تمہارے لیے منتخب کیا ہے۔ میں نے
عرض کی کہ پروردگار میرے ابن عم کو؟
تو اللہ نے وحی کی کہ اے محمد! علی
تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد
تمہارے علم کا وارث ہے اور قیامت
کے دن تمہارا لواحق محمد اس کے ہاتھ میں
ہوگا؟ اور وہی ساقی کوثر بھی ہے۔ جو
تمہاری امت کے آئینوں کے مومنین کو
سیراب کرے گا۔

پھر خداوند عالم نے وحی کی اے
محمد! میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی
ہے کہ تمہارا دشمن اور تمہارے اہلیت
اور ذریت طیبہ کا دشمن ہرگز نہ ہوگا۔
آپ کوثر پی نہ سکے گا۔ اے محمد!
تمہاری امت کو جنت میں داخل
کروں گا۔ مگر وہ داخل نہ ہوگا جو خود
انکار کرے۔

میں نے عرض کی پروردگار کیا
کوئی ایسا بھی ہے جو جنت میں داخل

علی ابن ابی طالب فقلت:
اللہی ابن عمی؟ فاوحی الی:
یا محمد! ان علیا وارثک
وراث العلم من
بعدک وصاحب لوائک
لواء الحمد یوم
القیامۃ، وصاحب حوضک
لیسقی من ورد علیہ من
مؤمنی امتک۔

شقاوخی الی انی قد
اقسمت علی نفسی قسما
حقا لا یشرب من ذلک
الحوض مبغض لک ولا
اہل بیتک وذریتک الطیین
حقا (حقا) اقول یا محمد!
لا ذلخن الجنتہ جمیع
امتک الا من ابی۔

فقلت، اللہی واحد
یابی دخول الجنتہ؟

فاوحی الی بلی یا حب
 قلت، وکیف ابی فاوحی
 الی یا محمد اخترتک
 من خلقی واخترت لک
 وصیا من بعدک
 وجعلتہ منک بمنزلۃ
 ہارون من موسیٰ
 الا انت لا نبی
 بعدک، والقیث
 محبتہ فی قلبک
 وجعلتہ اباً لولدک
 فحقہ بعدک علی
 امتک کحقت علیہم
 فی حیاتک فمن
 جحد حقہ جحد
 حقت ومن ابی
 انت یوالیہ فقد
 ابی ان یدخل
 الجنۃ۔

نہ ہونا چاہیے۔ فرمایا کہ ہاں! میں نے
 عرض کی کہ وہ کیسے انکار کرے گا؟ تو اللہ
 نے مجھ پر وحی کی کہ اے محمد! میں نے
 تمہیں اپنی خلق سے منتخب کیا ہے اور
 تمہارے لیے تمہارے بعد وصی بھی منتخب
 کیا ہے اور اس کی اور تمہاری نسبت
 ہارون اور موسیٰ کی نسبت قرار دی ہے
 فرق صرف یہ ہے کہ تمہارے بعد کوئی
 نبی نہیں ہوگا اور میں نے اس کی محبت
 تمہارے دل میں ڈالی ہے اور اسے
 تمہاری اولاد کا باپ قرار دیا ہے۔
 تمہارے بعد تمہاری امت پر اس کا
 وہی حق قرار دیا ہے جو تمہارا اپنی امت پر
 اپنی زندگی میں ہے جس نے اس کے حق کا انکار
 کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کیا اور جس نے اس
 کی محبت کا انکار کیا اس نے تمہاری
 محبت کا انکار کیا اور جس نے تمہاری
 محبت سے انکار کیا اس نے جنت
 میں داخل ہونے سے انکار کیا۔

یہ سن کر میں ان نعمتوں کا شکر
ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑا اس
وقت آواز آئی اے محمد اپنے سر کو
اٹھاؤ اور مجھ سے جو چاہو مانگو، تاکہ
میں عطا کروں۔ میں نے عرض کی کہ
اے پروردگار! میرے بعد میری پڑی
اُمت کو علی ابن ابی طالب کے دوستوں
میں قرار دے کہ وہ سب قیامت
کے دن حوض کوثر پر میرے پاس
آسکیں۔

وحی آئی اے محمد! میں نے اپنے
بندوں کی تخلیق سے قبل فیصلے کیے
ہیں اور وہ طے ہو چکے ہیں۔ تاکہ جو
گمراہ ہوا سے ہلاک کر دوں اور جو راہ
راست پر چلے اس کی ہدایت کروں
میں نے تمہارے بعد تمہارا علم علی کو
دیا ہے، میں نے اے تمہارا وزیر بنایا
ہے اور میں نے اے تمہارے بعد تمہارے
اہل و عیال اور تمہاری اُمت پر خلیفہ

فخررتِ اللہ عذو
جل ساجدا شکرا المصا
انعم علی فاذا مناد
ینادی: یا محمد! ارفع
راسک سلفی اعطاک فقلت:
اللہی اجمع اُمتی من
بعدی علی ولایۃ علی
بن ابی طالب، لیر
دوا علی جمیعاً حوضی
لیوم القیامۃ۔

فاوحی الی: یا محمد!
انی قد قضیت فی عبادی
قبل ان اخلقہم، و
قضائی ما من فیہم، لا
ہلک بہ من اشیاء،
واہدی بہ من اشیاء،
وقد آتیتہ علمک من
بعدک وجعلتہ وزیرک
وخلیفتک من بعدک

قرار دیا ہے۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے جو اس سے دشمنی کرے، جو اس سے بغض رکھے اور تمہارے بعد اس کی فوری ولایت کا انکار کرے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا تو جس نے اس سے بغض رکھا اس نے تجھ سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے تجھ سے دشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

اور میں نے یہ فضیلت اس کے لیے قرار دی ہے اور تمہیں یہ عطا کیا ہے کہ میں اس کے صلب سے اور بتول کی نسل سے تمہاری ذریت سے گیاؤں مہدیؑ قرار دوں گا اور ان میں آخری

علی اہلک و امتک
عزیمۃ منی، لا یدخل
الجنة من البغضه،
وعاده و انکر و
لا یتہ من بعدک
ومن البغض
البغضی، ومن عاداه
فقد عاداک، و
من عاداک فقد
عاداق، ومن
احبه فقد احبک
ومن احبک فقد
احبنی۔

وقد جعلت (لہ)
هذه الفضيلة و
اعطيتك ان اخرج
من صلبه احد
عشر مہديا، کلہم من

وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم
نماز پڑھیں گے وہ زمین کو عدل و داد
سے بھر دے گا۔ جیسی کہ وہ ظلم و جور سے
بھر چکی ہوگی۔ میں اسی کے ذریعہ
انسانوں کو ہلاکت سے نجات ددنگا
گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا
اور اسی کے ذریعہ اندھے کو بینا
بناؤں گا اور اسی کے ذریعہ مریض کو
شفا یاب کروں گا۔

میں نے عرض کی کہ پروردگار یہ کب
ہوگا! وحی الہی آئی کہ جب (۱)
علم اٹھایا جائے گا۔ اور (۲) جب
جمالت ظاہر ہو جائے اور جب
(۳) قاریان قرآن کی کثرت ہو جائے
اور جب (۴) عمل کم ہو جائے اور جب
(۵) قتل کی کثرت ہو جائے اور جب
(۶) فقہائے ہدایت کم ہو جائیں اور جب

من البکر البتول اخذ
رجل منهم یصلی خلفہ
عیسیٰ ابن مریم
یملأ الارض عدلاً کما
ملت جوراً وظلماً
انجی بہ من الهلکة
واهدی بہ من الضلالة
وابری بہ الاعمی و
اشفی بہ المریض۔

قلت: اللہی فمتی یکون
ذلك؟ فواجی الی عز
وجل: یکون ذلك
اذا (۱) رفع العلم (۲)
وظهر الجہل (۳) و
کثر القراء (۴) وقل
العمل (۵) وکثر
القتل (۶) وقل الفقہاء

سے بعض نسخوں میں قتل کی جگہ فنک ہے۔

(۷) گمراہ و خائن فقہار کی کثرت ہو جائے اور جب (۸) شعراء کی کثرت ہو جائے۔

اور جب (۹) تمہاری امت کے لوگ قبرستان کو مسجد بنالیں اور جب (۱۰) قرآن آراستہ کیے جائیں، اور جب (۱۱) مسجدوں میں نقش و نگار بنائے جائیں اور جب (۱۲) ظلم و فساد بہت بڑھ جائے اور جب (۱۳) براہیل ظاہر ہو جائیں اور آپ کی امت کو اسی کی ترغیب دی جائے (۱۴) اچھا بھلا سے روکا جائے (۱۵) مرد اکتفا کریں مردوں پر (۱۶) عورتیں عورتوں پر اور جب (۱۷) حکمران کافر ہو جائیں اور جب (۱۸) ان کے عمال فاجر ہو جائیں اور جب (۱۹) ان کے مددگار ظالم ہو جائیں اور جب (۲۰) ان میں جو صاحبان رائے ہوں فاسق ہو جائیں (۲۱) تو اس وقت تین علاقوں میں زمینیں

الہادون، (۷) وکثر فقہاء الضلالة الخوانہ (۸) وکثر الشعراء۔

واتخذ امتك قبورهم (۹) مساجد، و حلیت (۱۰) المصاحف، و زخرفت المساجد (۱۱) و کثر الجور (۱۲) و الفساد، و ظهر (۱۳) المنکر، و امر امتك به و نہوا عن المعروف (۱۴) و اکتفی الرجال (۱۵) بالرجال و النساء (۱۶) بالنساء، و صارت (۱۷) الامراء کفره، و اولیاءهم (۱۸) فجره و اعوانهم (۱۹) ظلمه، (۲۰) و ذوو الراي منهم فسقه (۲۱) و عند (ذلل) شلا شته

دھنس جائیں گی اور جب (۲۲) مشرق
میں اور مغرب میں 'جزیرۃ العرب
(۲۳) میں اور شہر البصرہ (۲۴) میں
تمہاری ذریت کے ایک دشمن کے
ہاتھوں تباہ ہوگا، جس کی پیروی
سیاہ فام کریں گے اور (۲۵)
حسن بن علی کی اولاد سے ایک شخص
خروج کرے گا اور (۲۶) مشرق میں
دجال علاقہ سجستان^۱ سے خروج کرے گا
اور (۲۷) سفیانی کا ظہور ہوگا۔

میں نے عرض کیا پر دروگاہ !
میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے؟ خدا
نے وحی کی اور بنی اُمیہ اور میرے عمزاروں
(بنی عباس) کے فتنے سے آگاہ کیا اور
جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ
سب کچھ بتا دیا، تو جب زمین پر آیا
تو میں نے وہ سب بطور وصیت اپنے

خسوف (۲۲) خسف بالمشرق
وخسف بالمغرب (۲۳) وخسف
بجزیرۃ العرب (۲۴) وخراب
البصرة علی یدی رجل من
ذریتک یتبعہ الذنوج
(۲۵) وخروج ولد من ولد
الحسن بن علی (۲۶) وظهور
الدجال یدخرج بالمشرق
من سجستان، (۲۷) و
ظهور السفیانی۔

فقلت: الہی وما
یکون بعدی من
الفتن؟ فاوحی الی واخبرنی
ببلاء بنی امیۃ وفتنہ ولد
عتی وما ہو کائن
الی یوم القیامۃ فاوصیت
بذلک ابن عتی

حین هبطت الى الارض
 واديت الرسالة قلله
 الحمد على ذلك، كما
 حمده النبيون، وكمال
 حمده كل شئ قبلي، وما
 هو خالقه الى يوم
 القيامة - له

ابن عم (علی) کو بتا دیا اور اپنے عمل
 رسالت کو انجام دیا۔ پس میں اس
 کی حمد کرتا ہوں۔ جیسا کہ انبیاء نے کی
 ہے اور جیسا کہ ہر شے قبل میں حمد
 کرتی رہی ہے۔ اور مستقبل میں خلق
 ہونے والی اشیا قیامت تک
 حمد کرتی رہیں گی۔

توضیح

① عام معاشرتی حالات بیان فرمانے کے بعد مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب
 کے خسف کو بیان کیا گیا ہے۔ خسف کے معنی زمین کے دھنس جانے کے
 ہیں۔ زمین کا یہ دھنسنا اتنی اہم علامت ہے کہ اسے مستقل طور پر بیان
 کیا گیا ہے۔ اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ زمین قدرتی اسباب کے
 ذریعہ دھنسے گی۔ یا جگہوں میں بمباری وغیرہ کے سبب سے۔ قرین قیاس
 یہی ہے کہ یہ واقعہ بمباری وغیرہ کے سبب ہوگا۔ یہ تینوں خسف پے
 درپے ہوں گے یا فاصلہ کے ساتھ، اس کی بھی وضاحت نہیں ہے اگر
 فاصلے کے ساتھ ہوں تو پھر مشرق کے خسف کے حوالے سے ہیرودشیا کی

بمباری پر بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

② خسف کی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ یہ عمل مختلف علاقوں میں ہوگا خصوصیت کے ساتھ بعض علاقوں کے نام روایات میں بیان کیے گئے ہیں۔

الف :- شام کا ایک دیہات جابیہ یا خرسنیا یا ترستایا خرسا، خرسنا، مرمسی روایات میں یہ نام مذکورہ بالا طریقوں سے نقل ہوا ہے، لیکن صحیح جابیہ ہے بقول سید محمد بن امین عاملی کہ دمشق کا محلہ باب الجابیہ دلیل ہے کہ دمشق کے قریب ایک دیہات جابیہ نامی موجود تھا۔

ب :- مسجد دمشق کا مغربی حصہ

ج :- بلاد جبل کا بعض علاقہ۔ بلاد جبل قم قزوین مہدان اور کردستان و کرمان شاہ پر مشتمل ہے۔ اس خسف سے النصاراء اللہ شہر قم مشغول ہے

د :- بصرہ میں خسف ہوگا، خون ریزی ہوگی گھر منہدم ہوں گے اور لوگ فنا ہوں گے (صادقؑ) اس کے علاوہ منارہ بصرہ کے خسف کا بھی ذکر روایات میں ہے (اثبات الہدایۃ صادقؑ)

۴ :- مصر میں بھی خسف ہوگا۔

③ خروج سفیانی سے قبل سید حسنی کا خروج ہوگا اور اس خروج کے بین الاقوامی اثرات مرتب ہوں گے، جن کے سبب کورہ ارض پر طویل علاقوں میں لڑی جانے والی جنگوں کا ظہور ہوگا۔ بعض علماء نے اولاد حسن کی جگہ اولاد حسین تحریر کیا ہے۔ اگرچہ بیشتر نسخوں میں اولاد حسن ہی تحریر ہے، لیکن اگر دوسرے نسخے کو تسلیم کیا جائے تو یہ خروج کرنے والے سید حسینی ہوں گے ان کے

بارے میں تفصیلات نہیں ملتیں کہ یہ کون ہیں؟ کہاں سے خروج کریں گے۔
اور ان کی جنگ کن لوگوں سے ہوگی۔ جیسے کہ سید حسنی کے سلسلہ میں تفصیلاً
ملتے ہیں۔

④ یہ مشہور دجال نہیں ہے جس کی آمد کا تذکرہ بکثرت روایات میں ہے، اس
لیے کہ وہ نزول عیسیٰ کے وقت ظاہر ہوگا، وہ دجال جو مشرق سے خروج کرے گا
اس کی تفصیلات نہیں معلوم ہو سکتا ہے یہ کوئی ایسا باطل پرست سرکردہ
شخص ہو جو سید حسنی یا حسینی کے مقابل خروج کرے۔



روایت جابرؓ

عن جابر بن عبد الله انصارى قال حجت مع رسول الله صلى الله عليه وآله حجة الوداع فلما قضى النبي صلى الله عليه وآله ما افترض عليه من الحج اتي مودع الكعبة فلزم حلقة الباب ونادى برفع صوته ايتها الناس فاجتمع اهل المسجد واهل السوق فنقال اسمعوا انى فائل ما هو بعدى كائن فليبع شاهدكم غائبكم بشم بكي رسول الله صلى الله عليه وآله حتى بكي لبكائد الناس اجمعين فلما سكت من بكائه

جابر ابن عبد الله انصارى بیان کرتے کرتے ہیں کہ ہم نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ جب رسول اللہ حج اور اس کے فرائض سے فارغ ہو گئے تو خانہ کعبہ کو وداع کرنے کے لیے تشریف لائے اور حلقہ در کوہاتھ میں تھام کر با آواز بلند ارشاد فرمایا۔

” اے لوگو! اس آواز کو سنتے ہی وہ سارے لوگ جو مسجد الحرام اور بازار میں تھے جمع ہو گئے۔ اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا: سنو! میں بتانا چاہتا ہوں جو میرے بعد ہوگا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائبین تک اسے پہنچا دیں پھر رسول اللہ نے گریہ فرمانا شروع کیا اور آپ کو گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین بھی رونے لگے۔ جب رسول اللہ کا گریہ

تو فرمایا کہ خدا تم پر رحم کرے، یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پتے کی مانند ہو جس میں کانٹا نہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہوگا جس میں پتہ بھی ہوگا اور کانٹا بھی ہوگا پھر اس کے بعد فقط کانٹا ہے پتہ نہیں ہے۔

یہاں تک کہ اس زمانے میں سلطان جابر بنخیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے، اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے۔ پھر رسول اللہ نے گریہ فرمایا۔ سلمان فارسی اُٹھے اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ایسا کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا، اے سلمان! یہ اس وقت ہوگا جب تمہارے علماء کم ہو جائیں گے اور تمہارے قاریان

قال اعلموا رحمکم اللہ ان مثلکم فی هذا الیوم کمثل ورق الشوک فیہ الی اربعین ومائۃ سنۃ ثم یابی من بعد ذالک شوک وورق الی مائتین سنۃ ثم یابی من بعد ذالک شوک لادورق فیہ۔

حتی لا یری فیہ الاسلطان جابر اوعنی بخیل او عالم مراغب فی المال او فقیر کذاب او شیخ فاجر او صبی وقح او امراہ رعناء شقربکی رسول اللہ ققام الیہ سلمان الفارسی رحمہ اللہ قال یا رسول اللہ ان خبر نامتی یکون ذالک فقال یا سلمان! اذا قلت علمائکم وذهب قراؤکم و

اے حضرت سلمان فارسی کو مخاطب کر کے اشارہ اس دور کے لوگوں کی طرف تھا جن کا ذکر ہے۔

قطعتم زکوٰۃ ما اظهرتم
 منکراتکم وصلت اصولکم
 فی مساجدکم وحطتہ الدنیا
 فوق رؤسکم والعلم
 تحت اقدامکم والكذب
 حدیثکم والغیبتہ فاکفتمکم
 والحرام غنیمتکم ولا یرجہ
 کبیرکم صغیرکم ولا
 یوقر صغیرکم کبیرکم
 فعند ذلک تنزل اللعنة
 علیکم ویجعل باسکم
 بینکم وبقی الدین بینکم
 لفظاً بالسننکم فاذا او
 تیتم هذه الخصال
 توقعوا التریج الحمر
 اومسحاً وقذفاً بالحجارة

قرآن ختم ہو جائیں گے اور تم زکوٰۃ کی ادائیگی
 قطع کر دو گے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر
 کر دو گے جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں
 میں بند ہوں گی اور جب تم دنیا کو سر پر اٹھاؤ
 گے اور علم کو زیر قدم رکھو گے اور جب جھوٹ
 تمہاری گفتگو ہوگی غیبت تمہاری نقل
 محفل ہوگی اور حرام مال غنیمت ہوگا اور
 جب تمہارا بزرگ تمہارے غمخوروں پر شفقت
 نہیں کرے گا، اور تمہارا خورد تمہارے
 بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا اس وقت
 تم پر اللہ کی لعنت نازل ہوگی اور تمہاری
 اُمت تمہارے درمیان قرار دے گا۔
 اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ
 بن کر رہ جائے گا تو تم میں جب خصلتیں
 پیدا ہو جائیں^۱ تو سرج آندھی مسخ یا
 آسمان سے سنگ باری کی توقع رکھو اور

۱۔ اس وقت یہ ساری بیان کردہ علامات سماج میں پائی جاتی ہیں سوائے ان تین غلطیوں کے جو

میرے اس کلام کی تصدیق کتاب خدا
میں موجود ہے۔

اے رسولؐ کہہ دو کہ وہی اس
بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے
سر کے اوپر سے نازل کرے یا تمہارے
پاؤں کے نیچے سے اٹھا دے یا ایک
گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابل کرنے
اور تم سے بعض کو بعض کی جنگ کا مزہ
چکھا دے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات
کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ
لوگ سمجھ سکیں۔

اس وقت صحابہ کا ایک گروہ اٹھ
کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
ہمیں بتائیے کہ ایسا کب ہوگا؟ تو
آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازوں
میں تاخیر کی جائے اور شہوت رانی
عام ہو جائے اور قہوے کی مختلف
اقسام پی جائے لگیں اور باپ اور
ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں یہاں

وتصدیق ذالک فی کتاب
اللہ عذ وجل۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى
اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ
فَوْقِكُمْ اَوْ مِّنْ تَحْتِ
اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبَسَكُمْ شِيعًا
وَيُزَيِّقَ بَعْضُكُمْ بِاَسْ
بَعْضٍ اَنْظُرْ كَيْفَ
نُصَرِّفُ الْاَيَاتِ لَعَلَّهُمْ
يَفْقَهُونَ۔

(سورۃ انفال آیت ۲۵)

فَنَقَامُ اِلَيْهِ جَمَاعَةٌ
مِّنَ الصَّاحِبَةِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ اَخْبِرْنَا مَتَىٰ يَكُونُ
ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا خَيْرُ
الصَّلٰوةِ وَاتِّبَاعُ لَشَهَوَاتِ
وَشَرِبُ الْقَهْوَاتِ وَشَتْمُ
الْاَبَاءِ وَالْاُمَمَاتِ حَتَّىٰ

تروا الحرام مغنما و
 الزکوة مفرما و اطاع
 الرجل زوجته و جفی و
 قطع رحم و ذہبت رحمته
 الا کابر و قتل حياء
 الأصاغر و شید و البنیان
 و ظلموا العبد و الاماء
 شهدوا بالهواء و حکموا
 بالجور و یسب الرجل
 اباہ و یحسد الرجل اخاہ
 و یعامل الشرکاء
 بالخيانة و قتل الوفاء
 و شاع الزنا و تزین الرجل
 بثیاب النساء و سلب
 عنهن قناع الحياء و دب
 الکبر فی القلوب
 کد بیب السم
 فی الایدان و قل
 المعروف و ظهرت

تک کہ حرام کمال غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو حرام
 سمجھنے لگیں، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے
 لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع
 رحم کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت
 اور رحم ختم ہو جائے اور خوردوں کی حیا
 کم ہو جائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط
 بنانے لگیں اور اپنے خادموں اور نوٹدیوں
 پر ظلم کرنے لگیں اور ہوا و ہوس کی بنیاد پر
 گواہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور
 مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے اور انسان
 اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے اور رحمہ
 دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے اور
 وفام کم ہو جائے اور زنا عام ہو جائے اور
 مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ
 کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیا کا
 پردہ اٹھ جائے اور تکبر دلوں میں اس
 طرح داخل ہو جائے جس طرح زہر چرموں
 میں داخل ہو جاتا ہے اور عمل نیک
 کم ہو جائے اور جرائم بے انتہا عام

الجرائم وهونت العظام
وطلبوا المدح بالمال
وانفقوا المال للغناء
شغلوا بالدنيا عن
الآخرة وقتل الورع و
كثر الطمع والهرج
والمراج واصبح
المومن ذليلا والمناق
عزیزا مساجدهم معمورة
بالاذان وقلوبهم خالية
من الايمان بما استحفظوا
بالقران وبلغ المؤمن
عنهم كل هو ان فعند
ذلك تری وجوههم
وجوه الادميين وقلوبهم
قلوب الشياطين كلامهم احلى

ہو جائیں اور فرشتہ الہی حقیر ہو جائیں اور
سرمایہ دار مال کی بنا پر اپنی تعریف کی
خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور گانے
پر مال صرف کریں اور دنیا داری میں سرگرم
ہو کہ آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ
کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور
انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور
ان کی مسجدیں اذان سے آباد ہوں
اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوں
اس لیے کہ وہ قرآن کا استخفاف
(توبہ ۱۰) کریں اور صاحب ایمان کو ان
سے ہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا
کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ
ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے
ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل
ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے

سے بڑے گناہ چھوٹے ہو جائیں یا بڑی اور ہولناک اور مجبورہ چیزیں عام ہو جائیں
سے لوگ مال کے سرمایہ داروں کی تعریف کریں گے یا سرمایہ دار مال دیکھ اپنی تعریف کر دلائیں گے

اور ان کے دل حنظل سے زیادہ کڑھے
ہیں تو وہ بھیڑیے ہیں جو انسانی لباس
میں ہیں۔ ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا
نہ ہوگا۔ جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا
کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے
ہو؟ تمہاری جراتیں بڑھ گئی ہیں۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے
تمہیں عبت خلق کیا ہے؟ اور تمہاری
بازگشت ہماری طرف نہیں ہوگی۔

میں اپنی عزت و جلال کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت
کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں
گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی سزا
نہ دیتا اور اگر بندگان متقیں کے تقوٰے
کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک
قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز
پتہ بھی نہ اُگاتا۔ تعجب ہے ان لوگوں

من العسل وقلوبهم اُمُرٌ
من الحنظل فهم ذئاب
وعليهم ثياب ما من يوم
الا ويقول الله تبارك وتعالى
افنبى تغترون ام على
تجتراؤن۔

افحسبتم انما
خلقناكم عبثا وانكم
الينال ترجعون۔

فوعزنى وجلالى لولا
من يعبدنى مخلصا ما
امهلت من يعصينى طرفة
عين ولولا ورع الورعين
من عبادى لما
انزلت من السماء
قطرة ولا انبت ورقة
خضراء فواعجبوا لقوم

الهواء وتعظیم اصحاب المال
 وبيع الدين بالدنيا فعند هـ
 سندوب قلب الصومن في جوفه
 كما يذوب الملح بالماء
 مما يرى من المنكر فلا
 يستطيع ان يغيره قال سلمان
 ان هذا الكائن يارسول الله
 قال اى والذى نفسى بيده
 يا سليمان ان عندها يليهم
 امراء جوره ووزراء فسقه و
 عرفاء ظلمته وامناء خونه
 فقال سليمان ان هذا الكائن
 يارسول الله فقال اى و
 الذين نفسى بيده يا
 سلمان ان عندها يكون
 المنكر معروفنا و
 المعروف منكرا و
 يوتمن الخائن ويخون
 الامين ويصدق الكاذب

فروخت کرنا۔ اس وقت مومن کا دل
 اس کے پہلو میں اس طرح آب ہوگا
 جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے
 اس لیے کہ وہ برائیوں کو دیکھے گا۔ لیکن
 اسے بدل دینے کی قدرت نہیں ہوگی
 سلمان نے کہا کہ یارسول اللہ!
 کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں اے
 سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
 میں میری جان ہے۔ اس وقت
 حکمران ظالم و جاہل ہوں گے۔ وزراء
 فاسق ہوں گے۔ عرفا ظالم ہوں گے
 امانت دار خائن ہوں گے۔ سلمان
 نے کہا یارسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟
 فرمایا اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
 کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت
 منکر معروف ہو جائے گا، اور معروف
 منکر ہو جائے گا، خائن کو امانت دار
 سمجھا جائے گا اور امین خیانت کرے گا
 اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی

وَيَكْذِبُ الصَّادِقُ قَالَ سَلَامٌ
 وَانْ هَذَا الْكَائِنُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ أَيْ وَالَّذِي نَفْسِي
 بِيَدِهِ فَعِنْدَهَا يَكُونُ إِمَارَةُ
 النِّسَاءِ وَمِثْلُهَا وَدَلَامَاءِ
 وَقَعُودِ الصَّبِيَّانِ عَلَى
 الْمَنَابِرِ وَيَكُونُ الْكَذِبُ
 طَرَفًا وَالزَّكَاةُ مَخْرَمًا
 وَالْفَيْسُ مَخْنَمًا وَيَجْفُوا
 الرَّجُلُ وَالِدِيهِ وَيَسِرُ
 صَدِيقُهُ وَيَطْلُعُ الْكَاكِبُ
 الْحَذَبُ قَالَ سَلَامٌ
 اِنْ هَذَا الْكَائِنُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ أَيْ وَالَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ يَا سَلَامُ
 وَعِنْدَهَا تَشَارِكُ الْمَرْءُ
 زَوْجَهَا فِي التَّجَارَةِ وَ
 يَكُونُ الْمَطْرُ قِيْظًا وَ
 يَغِيْظُ الرَّامُ غِيْظًا وَ

اور سچے کی تکذیب کی جائے گی سلمان
 نے کہا یا رسول اللہ کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
 اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے
 قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس
 وقت عورتوں کی حکومت ہوگی اور
 کمینوں سے مشورہ لیا جائے گا اور
 لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے اور جھوٹ
 بولنا ظرافت میں شمار ہوگا اور زکوٰۃ کو
 جرمانہ سمجھا جائے گا اور مال خدا کو غنیمت
 سمجھا جائے گا اور انسان اپنے والدین
 پر جو رجوع جفا کرے گا اور اپنے دوست
 کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اور دُعا
 ستارہ ظاہر ہوگا۔ سلمان نے کہا، یا
 یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
 ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
 کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
 اس وقت عورت تجارت میں اپنے
 شوہر کے ساتھ شریک ہوگی اور
 صاحبان عزت ذلیل ہوں گے اور

يَحْتَقِرُ الرَّجُلُ الْمَعْسُورَ
 فَعِنْدَهَا تَقَارِبُ الْأَسْوَاقِ
 اذْ قَالَتْ هَذَا الْمَابِعُ
 شَيْءٌ وَقَالَ هَذَا الْمَ
 اَرْبَحُ شَيْءٌ فَلَا
 تَرَى إِلَّا ذَا مَالٍ لِلَّهِ
 فَقَالَ سَلْمَانُ إِنَّ هَذَا
 لَكَائِنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ أَيْ وَالَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ يَا سَلْمَانُ
 فَعِنْدَهَا تَلِيهِمْ
 أَقْوَامٌ أَنْ تَكَلَّمُوا
 فَتَلَوْهُمْ وَأَنْ سَكَنُوا
 اسْتَبَاحُوهُمْ لِيَسْتَأْذِنَ
 بَفِيهِمْ وَلِيَطُونَ حُرْمَتَهُمْ
 وَلِيَسْفِكْنَ دَأْثَهُمْ
 وَلِتَمْلَأَنَّ قُلُوبُهُمْ دَغْلًا
 وَدَعْبًا فَلَا تَرَهُمْ
 إِلَّا وَجِلِينَ خَائِفِينَ

غریب و فقیر شخص کی توہین کی جائے
 گی تو اس وقت بازار قریب ہو جائیں
 گے۔ ایک کہے گا کہ میں نے کچھ نہیں
 بیچا اور دوسرا کہے گا کہ میں نے کچھ نفع
 نہیں کمایا، تم نہیں دیکھو گے مگر اللہ
 مذمت کرنے والے کو تو سلمان نے
 کہا، یا رسول! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
 ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
 جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔
 اس وقت ایسے لوگ حکمران ہونگے
 کہ اگر عوام گفتگو کریں گے تو حکمران
 قتل کر دیں گے، اور اگر چپ رہیں
 گے تو حکمران ان کے مالک بن جائیں
 گے اور ان لوگوں کی دولت سے
 خود دولت مند بن جائیں گے اور
 ان کی حرمت کو پامال کر دیں گے
 اور ان کا خون بہائیں گے اور ان
 کے دلوں کو اپنے رعب و دبدبہ سے
 معمور کر دیں گے اور تم انہیں دیکھو گے

مرعوبین مرہوبین قال
 سلمان ان هذا الکائن
 یا رسول اللہ قال ای
 والذی نفسی بیدہ
 یا سلمان عندہا یوقی
 بشی من المشرق و
 شیء من المغرب یلون
 اُمتی قالوبل انہما
 اُمتی منہم و بل
 لہم من اللہ لایرحمون
 صغیرا ولا یوقرون
 کبیرا ولا یتجاوزون
 عن مُسیئ جثہم جثۃ
 الادمیین وقلوبہم
 قلوب الشیاطین قال
 سلمان وان هذا الکائن
 یا رسول اللہ قال ای والذی
 نفسی بیدہ یا سلمان وعندہا
 یکتفی الرجال بالرجال والنساء

مگر ہر اسال اور خوف زدہ، مرعوب
 اور سہما ہوا۔ سلمان فارسی نے کہا، یا
 رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
 اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
 میں میری جان ہے۔ اس وقت کچھ مڑتے
 سے لایا جائے گا اور کچھ مغرب سے لایا جا
 گا، اور میری اُمت کو اس رنگ میں رنگا
 جائے گا۔ پس دائے ہو میری اُمت کے
 ضعیفوں پر ان لوگوں سے پس دائے
 ہو ان پر خدا کی طرف سے، وہ تو نہ
 چھوٹوں پر رحم نہ بڑوں کی عزت کریں گے
 نہ بدی کرنے والوں سے درگزر کریں
 گے ان کے جسم آدمیوں کے جسم ہونگے
 اور ان کے دل شیطانوں کے دل ہونگے
 سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا
 ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
 کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
 وقت مرد مردوں پر اکٹھا کریں گے اور
 عورتیں عورتوں پر اکٹھا کریں گی اور لڑکے

بالنساء ویغار علی الغلمان
 کما یغار علی الجاریة
 فی بیت اهلها وتشبه الرجال
 بالنساء والنساء بالرجال
 ویرکبن ذات الفروج
 السروج فعلی من من اُمتی
 لعنة الله قال سلمان ان
 هذا الکائن یا رسول الله
 قال ای نفسی بیدہ یا
 سلمان وعندہا سرت
 المساجد کما تزخرف
 البیع والکنایس وتحلّی
 المصاحف وتطوّل
 المنارات وتکثر الصفوف
 بقلوب متباغضه والسن
 مختلفه قال سلمان
 وان هذا الکائن
 یا رسول الله! قال ای
 والذی نفسی بیدہ

لڑکوں پر اس طرح ایک دوسرے
 سے حسد کریں گے جس طرح لڑکی پر کیا
 جاتا ہے۔ جو اپنے گھر میں ہو، اور مرد
 عورتوں سے مشابہ ہونگے اور عورتیں
 مردوں کے مشابہ ہونگی اور عورتیں خود
 سواری کریں گی۔ میری اُمت کی ان
 عورتوں پر خدا کی لعنت ہو۔ سلمان
 نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟
 فرمایا ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے
 قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس
 وقت مسجدوں کو اس طرح منقش کیا
 جائے گا۔ جیسے کلیسا وغیرہ منقش
 ہوتے ہیں۔ اور قرآنوں کی طلاکاری
 کی جائے گی اور منارے طویل ہونگے
 اور صفیں زیادہ ہو جائیں گی، لیکن دلوں
 میں بغض ہوگا اور زبانوں پر اختلاف
 سلمان نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا
 ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں سلمان! اس
 خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان

یا سلمان وعندها تحیس
 ذکور اُمّتی مذهب
 یلبسون الحدیر والدیاج
 ریتخذون جلود المنور
 صفا قال سلمان وان
 هذا لکائن یا رسول اللہ
 قال ای والذی نفسی
 بیدہ یا سلمان وعندها
 یظمص الربا ویعاملون
 بالخصیة والرشاء و
 یوضع وترفع الدنیا
 قال سلمان وان هذا
 یکائن یا رسول اللہ قال
 ای والذی نفسی بیدہ
 یا سلمان وعندها یکثر
 الطلاق فلا یقام للہ
 حدّا ولن یضر اللہ شیئا
 قال سلمان وان هذا
 لکائن یا رسول اللہ قال ای

ہے۔ اس وقت میری اُمت کے مرد اپنے
 آپ کو سونے کی چیزوں سے آراستہ کریں
 گے اور حریر و دیبا کے لباس پہنیں گے۔
 اور مردوں کی کھال کا نرم لباس استعمال
 کریں گے۔ سلمان نے کہا یا رسول اللہ!
 کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا اے سلمان!
 اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں
 میری جان ہے۔ اس وقت سود ظاہر
 آشکار ہوگا اور لوگ غیبت اور رشوت
 کے ذریعہ معاملہ کریں گے اور دین لپٹ
 ہو جائیگا اور دنیا بلند ہو جائے گی سلمان
 نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟
 فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
 جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
 وقت طلاق کی کثرت ہو جائے گی اور
 اللہ کے لیے حدود جاری نہیں کی جائیں
 گی۔ لیکن اللہ کو کوئی شے ضرر نہیں
 پہنچا سکتی۔ سلمان نے کہا یا رسول اللہ
 کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں اے

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ يَا سَلْمَانَ
وَعِنْدَهَا تَظْهَرُ الْقَنِيَّاتُ
وَالْمَعَارِفُ وَيَلِيهِمْ شَرَارُ
أُمَّتِي، قَالَ سَلْمَانُ وَإِنْ
هَذَا الْكَائِنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَيْ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ يَا سَلْمَانَ وَعِنْدَهَا
تَحْجُجُ أَوْ سَاطَهَا لِلتَّجَارَةِ
وَتَجْجُجُ فَقَرَاؤُهَا
لِلزِّيَاءِ وَالسَّمْعَةِ فَعِنْدَهَا
يَكُونُ اقْوَامٌ يَتَعَلَّمُونَ
الْقُرْآنَ لَخَيْرِ اللَّهِ
فِي تَحْذُونِهِ مَزَامِيرُ
وَيَكُونُ اقْوَامٌ يَتَفَقَّهُونَ
لِغَيْرِ اللَّهِ وَتَكْثُرُ
أَوْلَادُ الزِّنَا وَيَتَخَنُونَ
بِالْقُرْآنِ وَمِثْلُهَا فَتُونَ
بِالدُّنْيَا، قَالَ سَلْمَانُ
وَإِنْ هَذَا الْكَائِنُ

سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں
میری جان ہے۔ اس وقت مختلف
آلاتِ موسیقی اور مختلف ساز ظاہر
ہوں گے انہیں میری اُمت کے شریر
لوگ پسند کریں گے سلمان نے کہا کہ
یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا،
ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت میری اُمت
کے سرمایہ دار تفریح کے لیے حج کریں گے
اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لیے
اور غریب لوگ ریاکاری اور اپنا احترام
کروانے کے لیے حج کریں گے تو اس وقت
کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے
قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسے
آلاتِ موسیقی کی طرح قرار دیں گے۔
اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے
لیے علم فقہ حاصل کریں گے اور زنا زادوں
کی کثرت ہو جائے گی۔ اور قرآن کو گایا
جائے گا اور لوگ دنیا کی طرف شدید

میلان رکھتے ہوں گے سلمان نے کہا
 یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
 اے سلمان! اس خدا کی قسم! جس کے
 قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ اس
 وقت ہوگا جب محارم کی ہتک حرمت
 ہو جائے اور گناہ اکتاب کیے جائیں اور
 اشتر کا نیک بندوں پر تسلط ہو جائے
 اور جھوٹ عام ہو جائے اور ضد ظالم
 ہو جائے عقلمند انسان پوشیدہ اور گوشہ
 نشین ہو جائے اور لوگ اچھے لباس پر
 فخر و مباہات کریں اور بغیر موسم کے بارش ہونے
 لگے اور طبل و ساز کو پسند کرنے لگیں
 اور امر بالمعروف نہی عن المنکر سے
 نفرت کرنے لگیں یہاں تک کہ اس
 زمانے میں مومن کنیز سے بھی بدتر ہو جائے
 اور اس زمانے کے قاریوں اور عابدوں
 میں ملامت بازی آشکار ہو جائے تو یہ

یا رسول اللہ قال ای
 والذی نفسی بیدہ یا
 سلمان ذالک اذا انتھکت
 المحارم واکتسبت
 المآثم وتسلط الاشرار
 علی الاخیار ویدثفوا
 الکذب ویظہر
 الجاحلۃ ویغشی
 العاقلۃ ویتباہون
 فی اللباس ویمطرون
 غیر اوان المطر و
 یتحسنون الکوثۃ
 والمعارف ویتکرون
 الامر بالمعروف و
 النہی عن الضکر حتی
 یکون المومن فی ذالک
 الزمان اقل من الامۃ

۱۔ بعض نسخوں میں اس جگہ "ویغشیو الفاقۃ" ہے جس کا مطلب یہ
 ہے کہ قحط اور فاقہ عام ہو جائے گا۔

وَيُظْهِرُ قُرَائِهِمْ وَعِبَادَهُمْ
 فِي مَا بَيْنَهُمُ التَّلَاقُ
 فَأُولَئِكَ يَدْعُونَ فِي
 مَلَكُوتِ السَّمُوتِ الْأَدْنَى
 الْأَنْجَاسِ - قَالَ سَلْمَانُ
 إِنَّ هَذَا الْكَائِنُ يَارَسُولَ
 قَالَ أَيْ وَالَّذِي نَفْسِي
 بِيَدِهِ يَا سَلْمَانُ فَعِنْدَهَا
 لَا يَغْنَى إِلَّا الْفَقْرُ
 حَتَّى إِنَّ السَّائِلَ لَيَسِلُ
 فِيمَا بَيْنَ الْجَمْعَتَيْنِ لَا
 يَصِيبُ أَحَدٌ الْيَضَعَ فِي
 كَفِّهِ شَيْئًا قَالَ سَلْمَانُ
 وَإِنَّ هَذَا الْكَائِنَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَيْ وَالَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ يَا سَلْمَانُ وَعِنْدَهَا
 يَتَكَلَّمُ الرَّؤُوسُ قَالَ سَلْمَانُ
 وَمَا الرَّؤُوسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا
 ابْنِي وَأُمِّي قَالَ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ

لوگ آسمان کے فرشتوں میں بخش اور
 پلید کے نام سے یاد کیے جاتے ہونگے
 سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا
 ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
 کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
 اس وقت سرمایہ دار کو فقط افلاس
 سے خوف ہوگا۔ یہاں تک کہ سائل
 دو جمعوں کے درمیان سوال کرے گا
 لیکن کوئی اسے کچھ دینے والا نہ ہوگا۔
 سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا
 ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان!
 اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان
 ہے۔ اس وقت رؤسہ گفتگو
 کرے گا۔ سلمان نے پوچھا یا رسول
 اللہ! میرے ماں باپ آپ پر خدا
 ہوں یہ رؤسہ کیا ہے؟ فرمایا ایسا
 شخص انسانی مسائل پر گفتگو کرے
 گا جسے گفتگو نہیں کرنی چاہیے اور
 جو پہلے گفتگو نہیں کرتا تھا، پس یہ

العامۃ من لم یکن یتکلم
فلم یلیثوا الا قلیلا
حتی تخور الارض خورۃ
فلا یظن کل قوم الا
انہا خارت فی ناحیہم
فیمتکون فی مکثہم
فتلقی لہم الارض افلا
ذکبہا قال ذهب و
فضۃ ثم اوحی بیدہ
الی الاساطین فقال
مثل ہذا فی یومئذ
لا ینفع ذهب ولا فضۃ
وہذا معنی قولہ فقد
جاء اشراطہا۔ ۛ

لوگ زمین پر باقی نہیں رہیں گے، مگر
بہت کم، یہاں تک کہ زمین اس
طرح دھنس جائے گی کہ ہر شخص یہی
خیال کرے گا کہ میرے علاقے میں دھنسی
ہے۔ پھر وہ لوگ باقی رہیں گے۔
جب تک اللہ چاہے گا، اور پھر ان
کی بقا کے دوران زمین اپنے جگہ کے
ٹکڑے انہیں نکال کر دے گی۔ کہا
سونا چاندی۔ پھر اشارہ فرمایا ستونوں
کی طرح اور فرمایا کہ وہ جگہ کے ٹکڑے
اس کے مثل ہوں گے۔ اس دن سونا
چاندی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے
گا اور یہی فقط 'جاء اشراطہا'
کا مفہوم ہے۔

ۛ دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ زمین اس شدت سے فریاد کرے گی کہ ہر قوم یہ خیال کرے
گی کہ اس کے علاقے میں فریاد کر رہی ہے۔ ممکن ہے جدید ترین جنگی اسلحوں کی آواز کی طرف
اشارہ ہو۔

ۛ تفسیر علی ابراہیم قمی مطبوعہ نجف اشرف۔

یہ روایت تفسیر قمی کے مطبوعہ نسخہ سے نقل کی گئی ہے، لیکن میرے ذاتی کتب خانے میں اس تفسیر کا ایک قلمی نسخہ (۶۶-۷۱ھ) ہے۔ جو علامہ مجلسیؒ کے زیر مطالعہ رہا ہے۔ اور اس پر ان کے حواشی موجود ہیں۔ اس نسخہ سے مقابلہ کرنے سے بعض لفظی اور معنوی اختلافات پائے گئے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف ان اختلافات کو قلمی نسخے کے مطابق نقل کیا ہے، جن سے معنوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔



روایت اصبح

ان اصبح بن نباتہ قال: سمعت امیر المؤمنین علیہ السلام یقول للناس: سلونی قبل ان تفقدونی لأخبط طرق السماء أعلم من العلماء، وبطرق الارض أعلم من العالم، انا یعسوب الدین انا یعسوب المؤمنین وامام المتقین، وديان الناس يوم الدين انا قاسم النار، وخازن الجنان، وصاحب الحوض والميزان وصاحب الاعراف فليس منا امام الا وهو عارف بجميع اهل ولايته

اصبح بن نباتہ نے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین کو لوگوں سے کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو اس لیے کہ سائے علمائے آسمان کے راستوں کو اور سارے عالم سے زمین کے راستوں کو زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ میں دین کا سردار ہوں، میں مومنوں کا آقا اور متقین کا امام ہوں، میں قیامت کے دن لوگوں کو بدلہ دینے والا ہوں۔ میں قاسمِ نار اور خازنِ جنت ہوں صاحبِ حوض کوثر ہوں اور میزان اعمال اور صاحبِ اعراف ہوں، ہم میں سے ہر امام اپنے اہل ولایت کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے۔

اسی کو اللہ نے کہا ہے کہ اے رسول
تم مندر رہو اور ہر قوم کے لیے ایک
ہادی ہے۔

اے لوگو! مجھ سے جو چاہو پوچھ
لو۔ قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو۔ پس
مشرق کی طرف سے ایک فتنہ برپا
ہوگا، جس کے شعلے بھڑک کر بہت
بلند ہوں گے اور جیت بجھیں گے
تو انسانوں کو اپنے ساتھ ہلاکت میں
ڈال دیں گے، اور سرزمین مغرب
سے آگ کا شعلہ بلند ہوگا جو بہت
بلندی تک جائے اور کسے گاوائے
ہو ان لوگوں پر جو میری پیٹ میں
آکر ہلاک ہوں تو جب آسمان کی روشنی
طویل ہو جائے گی تو تم کہو گے کہ وہ
(مہندی) سرگیا یا ہلاک ہو گیا اور وہ
کسی واوی میں چلا گیا اس وقت
اس آیت کی تاویل سامنے آئیگی۔
پھر ہم نے تمہیں حملہ کی طاقت

وذلك قولہ عزوجل
انما انت منذر ولكل
قوم هاد۔

الايتها الناس سلوني
قبل ان تفقدوني فان بين
جواحي علما جما فسلوني قبل
ان تشخر برجلها فتنه
شرقية وتطاني خطامها
بعد موتها وحياتها و
تشب النار بالخطيب
الجزل من غربي الارض
رافعة ذيلها، تدعوي ويلها
لرحله ومثلها، فاذا استدار
الفلک، قلت مامت او
هلك، باي واد سلك
فيؤمئذ تاويل هذه
الاية۔

ثم ردنا لکم الکرة

تو زمین میں دھنس جائے گا اور فقط
ایک باقی بچے گا۔ اللہ اس کے چہرے
کو لپٹ کی طرف کر دے گا تاکہ لوگ
خائف ہوں اور پیروان سفیان کو
عبرت حاصل ہو۔ اس وقت اس آیت
کی تاویل سامنے آئے گی اور اگر تم اس
حالت کو دیکھو گے جب کہ گھبرا جائیں
گے اور انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملے
گا اور وہ ایک قریب کے مکان میں پکڑے
جائیں گے۔

اسی طرح سفیان کی ایک لاکھ تیس
ہزار کا لشکر کوفہ کی طرف روانہ کرے
گا۔ یہ لشکر روح اور فارق میں پڑاؤ
ڈالے گا۔ اور وہاں کے تیس ہزار اشخاص
حرکت کریں گے وہ کوفہ پہنچ کر غیلہ
میں حضرت ہود کی قبر کے پاس فروکش
ہوں گے اور عید قربان کے دن لوگوں

خسف بهم فلا ینجو
الارجل یحول اللہ وجہہ
الی قفاه لینذرہم
ویکون ایۃ لمن
خلفہم و یومئذ تاویل
ہذہ الایۃ ولوتری
اذا فرعوا فلا فوت
واخذو من مکان
قریب۔

ویبعث مائۃ و ثلاثین
الفا الی الکوفۃ و ینز
لون التروحاء و الفارق
فی سیر منہا ستون الفا
حتی ینزلوا الکوفۃ
موضع قبر ہود علیہ السلام
بالتخلیۃ فیہ یجمعون

الیہم یوم الزینۃ و
 امیر الناس جبار عنید
 یقال لہ: الکاهن الساحر
 فیخرج من مدینۃ الزوراء
 الیہم امیر فی خمسۃ
 آلاف من الکھنۃ و
 یقتل علی جسرہا سبعین
 الفاء حتی تحمی الناس
 من الفرات ثلاثۃ ایام
 من الدماء وینثن اجساد
 ویسبی من الکوفۃ سبعون
 الف بکر لایکشف عنہا
 کف ولا قناع، حتی یوضعن
 فی المحامل، ویذهب بہن
 الی الثوبۃ وہی الغری۔

پر حملہ کریں گے۔ اس وقت کوفہ کا
 حاکم ایک جبار اور سرکش انسان ہوگا
 جسے لوگ کاہن و ساحر کے لقب سے
 یاد کریں گے۔ اس زوراء (بغداد) کا
 حاکم پانچ ہزار کاہنوں کے ساتھ جنگ
 کے ارادے سے حرکت کرے گا اور
 یہ لوگ ستر ہزار اشخاص کو کوفہ کے پل
 پر قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ خون
 اور مردوں کے تعفن کے سبب تین
 دن تک لوگ فرات سے کنارہ کشی
 اختیار کریں گے۔ ستر ہزار باکرہ بڑکیاں
 جن کی کلائیاں اور چہرے کبھی ظاہر
 نہیں ہونگے شہر کوفہ سے گرفتار کی
 جائیں گی انہیں محلوں میں بٹھا کر ثور
 یعنی غری لے جایا جائے گا۔

لہ غری اطراف کوفہ کے ایک علاقے کا نام ہے اور ثور یہ اس مقام کا نام ہے جہاں اس وقت
 ککیل ابن زیاد کی قبر ہے۔ یہ علاقہ اب نجف کے محلوں میں شامل ہے اور مسجد حنظلہ کے حوالے
 سے مشہور ہے۔

شمیخرج من الکوفۃ
مائۃ الف مابین مشرک و
منافق، حتی یقتدوا دمشق
لا یصدھو عنھا صا
وبی امر ذات العماد، و
تقبل رایات من شرقی
الارض غیر معلمة لیست
یقطعن ولا کفان ولا
حریر، مختوم فی
راس القناۃ بخاتم
السید الاکبر یسوقھا
رجل من ال محمد تظھر
بالمشرق، وتوجد ریجھا
بالمغرب کالمسک الاذفر
یسیر الرعب امامھا لبشر حتی
یزلوا الکوفۃ طالبین بدماء آباءھم۔

فبیناھم علی ذالک
اذا قبلت خیل الیمانی و
الخراسانی یتسبقان کانھا

پھر ایک لاکھ مشرک و منافق شہ کوفہ
سے نکل کر دمشق کی طرف جائیں گے
جہاں شداد کا بہشت تھا اور کوئی انہیں
رکنے والا نہ ہوگا اور سرزمین مشرق سے
کچھ پرچم آئیں گے جن میں کوئی علامت
نہیں ہوگی وہ پرچم نہ رونی کے ہوں گے
نہ سوتی ہوں گے اور نہ لشی، ان کے
نیزوں کی نوک پر سید اکبر (رسول اللہ)
کی مہر ہوگی اور ان کا مہر خاندان رسول
کا ایک شخص ہوگا یہ مشرق میں ظاہر
ہوں گے اور ان کی خوشبو مشک
کی طرح مغرب تک پہنچے گی، ان کا عب
ان کی آمد سے ایک ماہ قبل دلوں میں
گھر کر جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوفہ
پہنچ کر اپنے آباؤ اجداد کے خون کا
انتقام لیں گے۔

ادھر وہ مشغول ہوں گے اور
ادھر یمانی اور خراسانی گھوڑ دوڑ کے
گھوڑوں کی طرح تیزی سے پہنچیں گے

یہ دونوں لشکر پر اگندہ حال اور غبار
 آلود ہوں گے اور کوفہ پہنچنے کے لیے
 سواریوں کو اس طرح دوڑائیں گے کہ
 گھوڑوں کے سموں سے تیر کی طرح شعلے
 نکلیں گے۔ اگر کوئی ان سموں کو دیکھے گا
 تو کہے گا آج کے دن کے بعد یہاں کئی
 غیر نہیں ہے۔ پروردگار! ہم توبہ کرتے
 ہیں۔ یہ وہی بزرگ اشخاص ہوں گے
 جن کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا ہے
 کہ ”اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا
 ہے“ اس وقت اہل نجران سے
 ایک شخص اُٹھے گا اور امام کی دعوت
 قبول کرے گا۔ یہ عیسائیوں میں پہلا
 شخص ہوگا جو لبیک کہے گا، اپنے
 معبد کو منہدم کرے گا اور اپنی صلیب
 کو توڑ دے گا، اس وقت (مہدی)
 دوستوں (بظاہر) کمزور انسانوں

فرسی زبان شعت غبر جرد
 اصلا ب نواطی واقدا ح
 اذا نظرت احدہم برجلہ
 باطنہ فیقول: لاخیر
 فی مجلسنا بعد یومنا
 هذا الہم فانا الثابتون
 وھما لابدال الذین
 وصفھما اللہ فی کتابہ
 العزیز ان اللہ یحب
 المتوابعین ویحب المتطھرین
 ولنظراؤھم من آل
 محمد ویخرج رجل من
 اهل نجران یستجیب
 للامام فیكون اول النصاری
 اجابۃ فیھدم بیعہ
 ویذق صلیبہ، فیخرج
 بالصوالی وضعفاء الناس

فیسرون الی النخلیہ باعلام
 ہدی، فیکون مجمع الناس
 جمیعاً فی الارض کُلُّها
 بالفاروق فیقتل یومئذ
 ما بین المشرق والمغرب
 ثلاثۃ الاف الف یقتل
 بعضهم بعضاً فیومئذ تاویل
 هذه الآیة "فما زالت تلك
 دعواهم حتی جعلناهم
 حصیداً اخا مدین۔"

کے ساتھ خرچ کرے گا۔ یہ لوگ ہدایت
 کے پرچم اٹھائے ہوئے نخلیہ تک
 پہنچیں گے اور "فاروق" روئے زمین
 کے انسانوں کا مرکز اجتماع ہوگا، تو
 اس دن تین ہزار اشخاص مغرب کے
 درمیان قتل ہوں گے۔ اس دن اس
 آیت کی تاویل ظاہر ہوگی اور وہ یہی
 بات کہتے ہیں، یہاں تک کہ ہم
 نے انہیں ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح
 بے رونق کر دیا ہے۔

وینادی منادی فی شہر
 رمضان من نایہ المشرق
 عند الفجر، یا اهل الہدی
 اجتمعوا! ینادی منادی من
 قبل المغرب بعد ما یغیب
 الشفق یا اهل الباطل اجتمعوا
 ومن الغد عند الظہر تتلون

اور ایک منادی ماہ رمضان میں
 مشرق سے صبح کے وقت آواز دے گا
 "اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ، اور
 ایک منادی مغرب کی طرف سے شفق
 غائب ہونے کے بعد آواز دے گا۔
 اے اہل باطل جمع ہو جاؤ، اس کے
 دوسرے دن ظہر کے وقت سورج رنگ

الشمس وتصفّر فتصبر سوداً
 مظلمة وليوم الثالث يفرق
 الله بين الحق والباطل، وتخرج
 دابة الارض، وتقبل الروم الى
 ساحل البحر عند كهف
 الفتية، فيبعث الله الفتية من
 كهفهم، مع كلبهم منهم رجل
 يقال له: مليخا وآخر خملها
 وهما الشاهدان المسلمان
 للقائم عليه السلام۔

بدلے گا اور زرد ہو جائے گا اور پھر
 سیاہ و تاریک ہو جائے گا اور تیسرے
 دن اللہ حق اور باطل کے درمیان تفریق
 کر دے گا۔ دابة الارض خروج کرے گی
 اور رومی شکر سمندر کے کنارے
 اصحاب کہف کے غار کے نزدیک
 پہنچے گا۔ اللہ ان اصحاب کو ان کے
 کتے کے ساتھ اُٹھائے گا۔ ان میں سے
 ایک ملیخا، دوسرا خملہا، یہ دونوں
 قائم کے گواہ اور مطیع ہوں گے۔

توضیح

- ① مشرق کا فتنہ واضح نہیں ہے اس سے خراسانی کا خروج بھی مراد ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ افغانستان چین اور بعض روسی ریاستوں کی شورشیں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ مغرب کے آگ کے شعلے سے مراد جنگ ہے۔
- ② آسمان کی گردش سے مراد طویل زمانے کا گزر جانا ہے۔ اس وقت عقیدہ مہدی کے سلسلے میں حیران و سرگردان ہوں گے اور یہ بھی عقیدہ پیدا ہو جائے گا کہ (نعوذ باللہ) مہدی کا انتقال ہو گیا۔
- ③ آیت ۶۰ (نبی اسرائیل) کی تاویل سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آل محمد

علیم السلام سے جو وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین پر حکومت دے گا اور برکتوں سے نوازے گا، وہ پورا ہوگا۔

۴) کوفہ کی حصار بندی کی جائے گی اور ایسا نظام قائم کیا جائے گا، جس سے اس کی حفاظت ہو سکے۔ ہو سکتا ہے اس کی شاہراہوں پر سرکاری چوکیاں قائم کر دی جائیں جو گزرنے والوں کی تفتیش کریں یا راڈار کا کوئی نظام قائم کیا جائے۔

۵) شہر میں دشمن فوج سے حفاظت کے لیے یا مورچہ بندی کے لیے خندق کھودی جائے۔

۶) ہم نے یہاں تخریق الزوایا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ کوفہ کی گلیوں میں پانی گھس آئے گا۔ اس کلمہ کی مزید تفہیم کے لیے خطبہ افتخاریہ کی توضیح ملاحظہ کی جائے۔

۷) چالیس شبانہ روز مسجدوں کی تعطیل احتجاج یا کرفیو یا جنگ کے سبب ہو سکتی ہے۔

۸) ہیکل ہر وہ چیز ہے جو جسامت اور ضخامت رکھتی ہو، بلند عمارات، مجسمہ اور اہل کتاب کی عبادت گاہ کو بھی ہیکل کہتے ہیں۔ ہیکل کے ظاہر ہونے سے کسی مجسمہ کی تنصیب بھی مراد ہو سکتی ہے، بلند و بالا عمارت کا قیام بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔ یا ایسی عبادت گاہ کا قیام جس میں مجسمے رکھے جاتے ہیں، جیسے عیسائیوں کا گرہن دیا ہندوؤں کا مندر۔ کشف ہیکل کے ساتھ ایسی کوئی علامت نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ واقعہ کہاں ہوگا، لیکن اس کے قبل و بعد کی علامتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اس کی تعلق بھی کوفہ ہی سے ہے، کوفہ اور نجف کے ایک ہو جانے کے سبب لفظ کوفہ کا دونوں پر اطلاق ہوتا۔

⑨ مسجد کوفہ کے ارد گرد مختلف پرچیوں کا لہرایا جانا شدید ترین جنگوں کا اور خون ریزی کا سبب ہوگا۔

⑩ پشت کوفہ سے مراد نجف ہے اور نفسِ زکیہ اشارہ ہے کہ قتل ہونے والی شخصیت علم و فضل اور ورع و تقویٰ میں بندیوں پر قائم ہوگی۔ ستر (۷۰) سے عدد بھی مراد ہو سکتا ہے اور کثرت بھی۔ یہ مقتولین بھی غالباً اہل علم و تقویٰ ہوں گے۔



روایت نزال ابن سبرہ

عن النزال بن سبرہ قال: خطبنا علی بن ابی طالب علیہ السلام فحمد لله واشتفی علیہ، ثم قال سلونی ایها الناس قبل ان تفقدونی ثلاثا: فنقام الیه صعصعہ بن صوحان فقال: یا امیر المؤمنین متی یخرج الذجال؟ فقال له علی علیہ السلام: اقعد فقد سمع الله کلامک وعلما اردت والله ما المسوؤل عنه باعلم من السائل، ولكن

نزال ابن سبرہ سے روایت ہے کہ ایک دن امیر المؤمنینؑ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، پہلے خداوند عالم کی حمد و ثنا کی اس کے بعد تین مرتبہ فرمایا اے لوگو! جو کچھ مجھ سے پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو یہ سن کر صعصعہ بن صوحان اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المؤمنین و جال کا خروج کب ہوگا فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہاری بات سن لی اور اسے تمہارا مقصود بھی معلوم ہے۔ خدا کی قسم اس مسئلہ میں سؤل جس سے سوال کیا گیا ہے سائل سے عالم تر نہیں ہے۔ لیکن

اسے خروج و جال کے حتمی وقت سے لاعلمی کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ حتمی وقت فقط

اللہ کے علم میں ہے۔

اس کے خروج کی کچھ علامتیں ہیں۔ جو لفظ بہ لفظ متواتر پوری ہوتی رہیں گی۔ اگر تم چاہو تو علامتوں سے تمہیں آگاہ کر سکتا ہوں۔ صمصم نے عرض کی یا امیر المومنین! ارشاد فرمائیے فرمایا جو کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا۔ اس کی علامات یہ ہیں۔

کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں اور امانت کو ضائع کرنے لگیں اور سود کھانے لگیں اور رشوت لینے لگیں اور مستحکم عمارتیں تعمیر کرنے لگیں اور دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیں اور سفہارے کو عامل بنائیں اور کام پر معموں کریں، اور عورتوں سے مشورہ کرنے لگیں اور ہوا و ہوس کی پیروی کرنے لگیں اور ایک دوسرے کے خون کو بے قیمت سمجھنے لگیں اور علم کو انسان

لذلك علامات وهات
يتبع بعضها بعضا كحدو
النعل بالنعل وان شئت
انباتك بها قال: نعم
يا امير المومنين۔ فقال
عليه السلام: احفظ فان
علامة ذلك اذا۔

امات الناس الصلاة،
واصاعوا الامانة واستحلوا
الكذب، واكلوا الربا،
واخذوا الرشا، وشيدوا
البنیان، وباعوا الدين
بالدنيا واستعملوا السفهاء،
وشاوروا النساء، وقطعوا
الارحام، واتبعوا الالهواء
واستخفوا بالدماء
وكان الحل وضعفاء

ظلم فخرء وکانت الامراء
 فجرة، والوزراء ظلمة
 والعرفاء خونة والقراء
 فسقة وطهرت شهادات
 الزور، واستعلن الفجور
 وقول البهتان والانش
 والطغیان وحلیت
 المصاحف، وزخرفت
 المساجد، وطولت
 المنار، واكراما الاشرار
 واذا دحمت الصفوف
 واختلف الالهواء، و
 نقضت العقود واقترب
 الموعد وشارک
 النساء ازواجهن
 فالتجارة حرصا

کی کمزوری سمجھا جانے لگے اور ظلم و ستم
 باعثِ فخر ہو، اور جب حکمران فاجر ہوں
 اور وزراء ظالم ہوں اور عرفاء خائن
 ہوں اور قاریانِ قرآن فاسق ہوں۔
 اور جب جھوٹی گواہیاں ظاہر ہو جائیں
 اور فسق و فجور، بہتان تراشی، گناہ و
 سرکشی کا علانیہ رواج ہو جائے اور
 جب قرآن مزین کیے جائیں اور مسجد
 میں نقاشی کی جائے، منارے طویل
 بنائے جانے لگیں اور شریر افراد کی
 تکریم کی جانے لگے اور صفِ بندیاں
 کثرت سے ہونے لگیں، اور خواہشوں
 میں اختلاف ہو جائے اور معاہدے
 ٹوٹ جائیں اور وقت موعود قریب
 آجائے اور بیویاں حرصِ کونیہ
 میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت

۲۰ بعض لوگوں نے عرفا سے مراد عام دانش ورین کو لیا ہے اور بعض نے اس لفظ کو اہل تصوف
 کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

علی الدنيا، وعلت
 اصوات الفساق و
 واستمع منهم وکان
 زعیماً القوم الذلہم
 واتقوا الفاجر مخافة
 شره وصدق الکاذب
 واورتمن الخائن
 واتخذت القیان و
 المعازف، ولعن آخر
 هذه الامة اولها
 وركب ذوات الفروج
 السروج وتشبه النساء
 بالرجال والرجال
 بالنساء وشهد شاهد
 من غیر ان یستشهد و
 شهد الآخر قضاء لذمام
 بغیر حق اعرفه وتفقه لغير

میں شریک ہونے لگیں فاسق
 انسانوں کی آوازیں بلند ہوں، اور
 انہیں سنا جانے لگے اور قوم کا سردار
 ان کا رذیل ترین شخص ہو اور فاسق
 و فاجر شخص کو اس کے شر کے خوف
 سے پرہیزگار کہنے لگیں اور جھوٹے
 کی تصدیق کی جانے لگے اور جب
 خیانت کار امین بن جائے اور گانے
 والی عورتیں آلات موسیقی ہاتھ میں
 لے کر گانا گانے لگیں اور جب لوگ
 اپنے گزشتہ افراد پر لعنت بھیجنے
 لگیں اور عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں
 اور جب عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں
 مشابہ ہو جائیں۔ گواہ گواہی طلب
 کیے بغیر گواہی دینے لگے اور دوسرا
 اپنے دوست کی خاطر خلاف حق گواہی
 دے اور لوگ علم دین کو غیر دین

لہ یہ موسیقاروں کی آواز کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے؟ اور سیاست دانوں کے استغنائی نعروں اور تقریروں

کی طرف بھی۔ بظاہر اس سے ہر وہ آواز مراد ہے جو خلاف حق ہو اور غیر خدا کے لیے بلند ہو۔

الدين، واثروا عمل الدنيا
 على الآخرة، ولبسوا
 جلود الضان على قلوب
 الذئاب، وقلوبهم
 استن من الجيف، و
 امر من الصبر، فعند
 ذلك الوحا الوحا،
 العجل العجل، خير
 المساكين يومئذ،
 بيت المقدس
 لياتين على الناس
 زمان سيتفنى احدهم
 الله من سكانه فقام
 اليه الاصبع بن نباته
 فقال: يا امير المؤمنين
 من الدجال؟ فقال:
 الا ان الدجال صائد بن
 الصيد فالشقي من
 صدقه، والسعيد من كذبه

کے لیے حاصل کریں اور دنیا کے کام
 کو آخرت کے کام پر مقدم قرار دیں
 اور جب لوگ بھیڑوں جیسے
 پر بکری کی کھال پہن لیں۔ اور ان
 کے دل سردار سے زیادہ مستعفن ہو جائیں گے
 اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے جب
 ایسا زمانہ آجائے تو اس وقت
 عجلت اور سرعت سے کام لینا اور
 بہت جلدی کرنا۔ اس زمانے میں
 سکونت کے لیے بہترین جگہ بیت
 المقدس ہوگی، انسانوں پر ایک
 زمانہ ایسا آئے گا۔ جب ہر شخص
 وہاں سکونت کی تمنا کرے گا۔ یہ
 سن کر اصبع بن نباتہ کھڑے ہو گئے
 اور عرض کی کہ یا امیر المؤمنین! دجال
 کون ہے؟ فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، کہ
 دجال صائد بن صید ہے، وہ شقی
 ہے جو اس کی تصدیق کرے اور وہ
 سعید ہے جو اس کی تکذیب کرے

یخرج من بلده یقال
لہا اصبهان من قریة
تعرف الیہودیة عینہ
الیمنی ممسوحة والاخری
فی جہمہ تضيئ کاٹھا
کوکب الصبح فیہا
علقہ کانہا مزوجة
بالذمربین عینیہ
مکتوب "کافر" یقرأ
کل کاتب وأُمح
یخوض البحار، وتسير
معہ الشمس، بین
یدیه جبل من دخان
وخلفہ جبل ابيض
یرى الناس انہ طعام
یخرج فی قحط شدید تحتہ
حماراً قمر خطوہ حمارة میل
تطوی للارض منهلا
منهلا ولا یمربماء

وہ اصفہان نامی ایک شہر اور
یہودیہ نامی ایک گاؤں سے خروج
کرے گا۔ اس کی داہنی آنکھ نہیں
ہوگی اور دوسری آنکھ پیشانی پر ہوگی
اور صبح کے ستارے کی طرح روشن
ہوگی۔ اس کی آنکھیں کوئی چیز ہو
گی جو جیسے ہوئے خون کی طرح ہوگی۔
اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان
تحریر ہوگا کہ کافر ہے اور ہر پڑھا لکھا
اور جاہل اسے پڑھ سکے گا اور سمندر میں
کو پار کرے گا اور سورج اس کے ساتھ
چلے گا۔ اور اس کے سامنے دھوئیں
کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک سفید
پہاڑ ہوگا، جسے لوگ غذا سمجھیں گے
اور وہ شدید قحط کے زمانہ میں خروج
کرے گا اور ایک سفید گدھے پر سوار
ہوگا۔ اس کے گدھے کا ایک قدم
ایک میل ہوگا۔ زمین اس کے قدموں
کے نیچے سٹپتی جائے گی وہ جس پانی

الا غار الى يوم القيامة
 ينادى باعلى صوته يسمع
 ما بين الخافقين، من
 الجن والانس والشیاطین
 يقول: الی اولیائی انا
 الذی خلق فسوی،
 وقد رفهدی، انارتکم
 الالعی۔ وکذب عدو
 الله انه الاعور۔ يطعم
 الطعام ويمشی فی
 الاسواق، وان ربکم
 عز وجل لیس باعور۔
 ولا یطعم ولا یمشی
 ولا یزول (تعالی الله عن
 ذالک علوا کبیرا)
 الا وان اکثر اشیاعه یومئذ
 اولاد الزنا واصحاب
 الطیالسة الخضر، یقتله الله
 عز وجل بالشام علی عقبه، تعرف

کے قریب سے گزرتے گا وہ قیامت تک
 کے لیے خشک ہو جائے گا، وہ بلند آواز
 سے خطاب کرے گا، جسے مشرق مغرب
 تک جن و انس اور شیطان سنیں گے
 اور وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو!
 آؤ میرے پیچھے میں ہی وہ ہوں جس
 نے خلق کیا اور توازن و اعتدال بخشا
 اور رزق مقرر کیا اور پھر ہدایت کی پس
 میں تمہارا خدا ہے بزرگ و برتر ہوں
 وہ دشمن خدا جھوٹا ہوگا اور یک چشم
 ہوگا، کھانا کھائے گا اور بازاروں میں
 راستہ چلے گا جب کہ تمہارا رب نہ
 یک چشم ہے اور نہ کھانا کھاتا نہ بازاروں
 میں راستہ چلتا ہے نہ فنا پذیر ہے
 اس زمانے میں دجال کے اکثر پیرو
 زنا زادے اور سبز ریشمی لباس والے
 لوگ ہوں گے۔ خدا سے عز و جل شام
 کی ایک پہاڑی پر جس کا نام ”عقبیٰ
 افیق“ ہوگا۔ دجال کو قتل کرے گا۔

یہ قتل اللہ مجھ کے دن تین ساعت بعد
اس شخص کے ہاتھوں کروائے گا۔ جس
کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز
پڑھیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے بعد ایک
بہت بڑا حادثہ رونما ہو گا۔ ہم نے
پوچھا کہ ”یا امیر المؤمنین! وہ حادثہ
کیا ہے؟“ فرمایا صفا کی طرف سے
دابۃ الارض کا خروج ہے۔ اس
کے ساتھ سیلمان کی انگوٹھی اور موسیٰ
کا عصا ہو گا۔ وہ اس انگوٹھی کو جس
مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس
پر تحریر ہو جائے گا کہ یہ مومن حقیقی
ہے اور جس کافر کے چہرے پر رکھے
گا تو اس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ
حقیقی کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن
آواز دے گا کہ اے کافر تجھ پر رائے
ہو اور کافر کہے گا کہ اے مومن! تیرا
حال کتنا اچھا ہے مجھے یہ بہت پسند ہے

بعقبۃ افیق ثلاث ساعات من
یوم الجمعة علی یدی من یصلی
المسیح عیسیٰ بن مریم
خلفہ۔

الا ان بعد ذلک الطامة
الکبریٰ قلنا: وما ذلک
یا امیر المؤمنین؟ قال:
خروج دابة من الارض
من عند الصفا، معها خاتم
سليمان، وعصا موسى،
تضع الخاتم علی وجه
کل مؤمن، فیطبع فیہ
هذا مؤمن حقاً وتضعه
علی وجه کل کافر
حقاً حتی ان المؤمن لینادی
الویل للک یا کافر وان
الکافر ینادی طوبی للک
یا مؤمن! وددت انی الیوم
مثلک فافوزاً ففوزاً ثم

خطبۃ البیان

عن عبد الله بن مسعود رفعه الى علي بن ابي طالب عليه السلام لما تولى الخلافة بعد الثلاثة اتي الى البصرة فرقى جامعها وخطب الناس خطبة تذهل منها العقول وتقصع منها الجلود فلما سمعوا منه ذلك اكثروا بالبكاء والنحيب وعلا الصراخ قال وكان رسول الله قد اسر اليه السر

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب علیؑ خلافت پر متمکن ہوئے تو بصرہ آئے اور شہر کی جامع مسجد کے منبر پر بیٹھ کر آپؑ نے ایسا خطبہ دیا کہ لوگوں کی عقلیں مدھوش ہو گئیں اور ان کے بدن محقر اُٹھے جب انہوں نے آپ کے اس خطبہ کو سنا تو شدت سے گریہ کیا اور نالہ و شیون کی صدا میں بلند ہونے لگیں۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اسرار مخفیہ جو آپ کے اور خداوند عالم کے درمیان تھے۔ علی کو یہ شہیدہ طور پر بتلا دیئے۔

الخفى الذى بينه وبين الله
 عز وجل فلاجل ذلك انتقل
 الثور الذى كل فى وجهه
 رسول الله الى وجهه على بن
 ابي طالب عليه السلام قال:
 قال او مات النبی فی مرضه
 الذى اوصى فيه لعل امير
 المؤمنين وكان قد اوصى
 امير المؤمنين ان يخطب
 الناس خطبة البيان فيها
 علم كان وما يكون الى يوم
 القيمة قال فقام امير المؤمنين
 عليه السلام بعد موت النبی
 صابرا على ظلم الامة الى ان
 قرب أجله وحان وصاية
 النبی بالخطبة التى
 تسمى خطبة البيان
 فقام امير المؤمنين
 عليه السلام بالبصرة

تھے۔ یہی سبب ہے کہ وہ نور جو رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک
 میں تھا وہ علی ابن ابی طالب کے
 چہرے میں منتقل ہو گیا تھا۔ اور پیغمبر
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں
 انتقال فرمایا۔ اس میں امیر المؤمنین
 کو وصیت بھی کی تھی اور یہ وصیت
 بھی کی تھی کہ وہ لوگوں کے سامنے
 خطبہ بیان کو بطور خطبہ ارشاد فرما
 دیں جس میں پورے ماضی اور قیامت
 تک کے مستقبل کا علم ہے۔ پھر علی
 نے وفات رسول کے بعد امت
 کے مظالم پر صبر کیا اور اس پر قیام
 کیے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی
 زندگی کا پیمانہ چھلک اٹھا اور
 اس خطبہ کے سلسلے میں رسول اللہ
 کی وصیت پر عمل کرنے کا مرحلہ
 آگیا۔ پس امیر المؤمنین اٹھے اور
 منبر پر شریف فرما ہوں۔ یہ آپ

ترفع الدابة راسها فيراها
 من بين الخافقين
 باذن الله عز وجل بعد
 طلوع الشمس من
 مغربها فعند ذلك
 ترفع التوبة فلا
 توبة تقبل ، ولا عمل
 يرفع " ولا ينفع نفساً
 ايمانها لم تكن امنت
 من قبل او كسبت
 في ايمانها خيراً شراً
 قال عليه السلام : لا
 تسألوني عما يكون
 بعد ذلك فانه
 عهد الى حبيبي عليه
 السلام ان لا اخبر به
 غير عترتي فقال
 النزال بن سبرة لصعصعة
 ما عني امير المؤمنين

کہ کاش میں بھی تیری طرح کامیاب و
 کامران ہوتا۔ پھر وہ دابہ اپنے سر کو
 بلند کرے گا اور مشرق و مغرب کے لوگو
 خدا کے اذن سے اسے اس وقت
 دیکھیں گے جب سورج اپنے مغرب
 سے طلوع کرے گا۔ اس وقت درتوبہ
 بند ہو جائے گا نہ توبہ قبول ہوگی اور نہ
 کوئی عمل صالح آسمان کی طرف جائے
 گا اور نہ کسی کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے
 گا اگر اس نے پہلے سے ایمان قبول
 نہ کیا ہو یا ایمان کی حالت میں خیر
 نہ کیا ہو۔ پھر فرمایا اس کے بعد اس
 کے واقعات مجھ سے نہ پوچھو، اس
 لیے کہ میں نے اپنے حبیب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ
 عہد کیا تھا کہ اپنی عترت کے علاوہ
 کسی کو اسکی اطلاع نہ دوں گا۔ نزال
 ابن سبرہ نے صعصعہ سے پوچھا
 کہ اس بات سے امیر المؤمنین کی

بهذا القول: فقال صعصعة
يا ابن سبرة ان الذي يصلي
خلفه عسى بن مريم
هو الثاني عشر من العترة
التاسع من ولد الحسين
بن علي، وهو الشمس
الطالع من مغربها
يظهر عند الركن و
والمقام يطهر الارض و
يضع ميزان العدل فلا
يظلم احد فاخبر
امير المؤمنين عليه السلام
ان حبيب رسول الله صلى الله
عليه واله وسلم عهد اليه
الا يخبر بما يكون بعد ذلك
غير عترته الا ثمة له

کیا مراد ہے؟ صعصعہ نے جواب
دیا کہ اے ابن سبرہ! وہ شخص جس
کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں
گے وہ عترتِ رسول کا بارہواں
اور اولادِ حسینؑ کا نواں امام ہو
گا۔ یہ وہی سورج ہے جو اپنے
مغرب سے طلوع ہوگا، وہ رکن
مقام کے قریب ظاہر ہوگا، زمین
کو پاک کرے گا۔ میزانِ عدل کو
قائم کرے گا۔ پھر اس کے بعد
کوئی کسی پر کوئی ظلم نہیں کرے گا
اور امیر المؤمنین نے یہ بھی کہا ہے
کہ ان کے حبیب رسول اللہ نے
ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے بعد
جو کچھ ہوگا وہ انہی اہل بیت کے
علاوہ کسی اور کو نہ بتلائیں۔

(صلوات اللہ علیہما اجمعین)

ورق المنبر وہی آخر خطبہ
خطبہا فحمد لله وأثنى
عليه وذكر النبي، فقال:
إيها الناس أنا وحبیبی محمد
كھاتین وأشار بسبابته
والوسطی ولولا آية في
كتاب الله لنبأتكم بها
في السموات والأرض وما
في قعر هذا فمأخفي
على منه شيء ولا تعزب
كلمة منه وما أوحى إلى
بل هو علم علمنيہ
رسول الله لقد أمرني
الف مسألة في كل مسألة
الف باب في كل باب
الف نوع فاستلوني
قبل أن تفقدوني
استلوني عما دون
العرش أخبركم ولولا

کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے
پہلے حمد و ثنائے الہی کی پھر رسول اکرم
کا ذکر خیر فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا اے
لوگو! میں اور میرے حبیب محمد رسول
اللہ اس طرح ہیں (کلمہ والی انگلی اور میان
والی انگلی کو ملا کر دکھلایا) اگر خدا کی
کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں
تمہیں آسمان و زمین میں جو کچھ ہے بتلا
دیتا اور اس کی تہہ میں کیا ہے وہ بھی
بتلا دیتا۔ پس اس کی کوئی شے مجھ سے
مخفی نہیں ہے اور اس کا کوئی کلمہ مجھ
سے اوجھل نہیں ہے اور (یاد رکھو کہ)
میری طرف وحی نہیں کی گئی ہے بلکہ
یہ وہ علم ہے جسے رسول اللہ نے مجھے
تعلیم کیا ہے۔ انہوں نے پوشیدہ طور
سے مجھے ہزار مسئلے بتائے ہیں اور ہر
مسئلے میں ہزار باب ہیں اور ہر باب
میں ہزار نوع ہیں۔ پس مجھ سے پوچھو
قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔ عرش

ان يقول قال لكمان على
 ابن ابی طالب علیه السلام
 ساحر كما قيل في
 ابن عمي لا خبرتكم
 بمواضع أحلا مكم وبها
 في عنوامض الخزائن
 (المسائل) ولا خبرتكم
 بما في قرار الارض
 وهذه هي خطبة
 التي خطب وهي
 خطبة البيان -

کے علاوہ مجھ سے پوچھو میں تمہیں بتلاؤں
 گاہ اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارا
 کہنے والا کہے گا کہ علی ابن ابی طالب
 جادوگر ہے۔ جیسا کہ میرے ابن عم
 کے باپ میں کہا گیا تو تمہارے خوابوں
 کے موارد بتلا دیتا اور خزانوں
 (یا مسئلوں) کے پوشیدہ راز بتلا
 دیتا۔ اور میں تمہیں بتلا تا کہ زمین کی تہہ
 میں کیا ہے۔ اور یہ ہے آپ کا وہ
 خطبہ جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔
 اور اس کا نام خطبۃ البیان ہے۔

پہلے آپ نے تفصیل کے ساتھ پروردگارِ عالم کے اوصافِ جمیلہ و
 جلیلہ کا ذکر فرمایا۔ پھر رسول اکرمؐ کا انتہائی جامع اور مبارک تذکرہ فرمایا، پھر
 ارشاد فرمایا: ایہا الناس سار المشل وحقق العمل وکثر
 الوجہ وقرب الاجل ودنا الزحیل ولم یبق من عمری
 الا القلیل فأسلو فی قبل ان تفقدونی۔ اے لوگو! جو نمونہ
 تھا وہ جا رہا ہے اور موت محقق ہو چکی ہے اور خوف و ترس بڑھ گیا ہے۔
 اور کوچ کا وقت قریب آ گیا ہے اور میری عمر سے ایک قلیل وقفہ کے علاوہ
 کچھ باقی نہیں ہے، تو مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔

اس کے بعد آپ نے اپنے سو (۱۰۰) اہم فضائل اَنَا (میں) کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ انہیں اس لیے ذکر نہیں کیا جا رہا ہے کہ وہ ہمارے موضوع سے براہ راست مربوط نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ بعض جملے قابل تشریح ہیں اور بعض قابل تاویل جس کی اس مختصر رسالے میں گنجائش نہیں ہے۔

ایک سو ایک میں (۱۰۱) فضیلت میں آپ نے ارشاد فرمایا ” اَنَا ابوالمہدی القائم في آخر الزمان - میں مہدی کا پدر ہوں جو آخری زمانے میں قیام کرے گا۔ یہ سُن کر مالک اشتر اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المومنین آپ کی اولاد میں یہ قائم کب قیام کرے گا۔ اس وقت آپ نے جواب میں فرمایا:

فقال عليه السلام اذا	جب باطل اور نادان مقدم ہو اور
زهق الزاهق وخفت	جب حق و حقیقت خفیف ہوں اور
الحقائق ولحق اللاحق	جب پہنچنے والی چیز پہنچ جائے اور
وثقلت الظهور وتقربت	جب پشتیں بھاری ہو جائیں اور امور
الامور وحجب النشور و	ایک دوسرے کے قریب آجائیں اور
ارغم المالك و سلك	انہار سے روک دیا جائے اور مالک
السالك و هلك الهالك	کی ناک رگڑی جائے اور جب قدم
وعمت القنوات و	بڑھانے والا قدم بڑھاتا جائے اور
بغت العسیرات و	جب ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے
كثرت الغمرات	اور جب نہریں خشک ہو جائیں اور

وقصر الامد ودهش
 العدد وهاجت الوسوس
 وغیطل العساعس
 (الفسارس) وماجت
 الامواج وضعف الحاج
 واشتد الخرام و
 ازدلف الخصام و
 واختلف العرب
 واشتد الطلب
 ونكص الهرب
 وطلبت الديون
 وذرفت العيون
 واغبن المغبون
 وساطا النشاط
 وهاط الهياط
 وعجز المطاع
 واظلم الشعاع
 وصمت الاسماع
 وذهب العفاف

جب قبیلے باغی ہو جائیں اور جب
 سختیاں زیادہ ہو جائیں (یا کینے بڑھ
 جائیں) اور عمر کوتاہ ہو جائے اور
 (فتنوں کی) تعداد و ہشت زدہ کر دے
 اور دوسو سے بے جان انگیز ہوں اور
 جب بھیڑ پیٹے (ساہی) مجتمع ہو جائیں
 اور جب موجوں میں توج آجائے۔
 اور جب حج کرنے والا کمزور و ناتواں
 ہو جائے اور جب والہانہ پن میں
 شدت آجائے اور جب دشمن ایک
 دوسرے کے مقابل صف آرا ہو جائیں
 اور قوم عرب کے درمیان اختلاف
 پیدا ہو جائے اور طلب شدید ہو
 جائے اور ڈرنے والے پیچھے ہٹ
 جائیں اور جب قرضے مانگیں جائیں
 اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں،
 اور کم عقل دھوکہ کھا جائے اور جب
 خوش ہونے والا ہلاک ہو جائے۔
 اور جب شورش کرنے والے شورش کریں

وسجسج الانصاف
 واستحوذ الشيطان و
 عظم العصيان و
 حكمت النسوان
 وفدحت الحوادث
 ونفشت التوافث
 وهجم الوائث
 واختلف الالهواء
 وعظمت البلوى
 واشتدت الشكوى
 واستمرت الدعوى
 وقرض القارض
 ولمظ اللامظ
 وتلاحم الشداد
 ونقل الملحاد
 وعجت الفلاة
 ونضل البارج
 وعمل التاسح
 وزلزلت الارض

اور جس کی اطاعت کی جاتی ہو وہ عاجز
 در ماندہ ہو جائے اور کرن (نور شمس) تا یک
 ہو جائے اور سماعتیں بہری ہو جائیں
 اور پاک دامنی رخصت ہو جائے اور جب
 عدل و انصاف قابل علامت بن جائے
 اور جب شیطان مسلط ہو جائے
 اور جب گناہ بڑے ہو جائیں اور عو تیں
 حکومت کریں اور جب سخت اور دشوار
 حادثے رونما ہونے لگیں اور جب زہر سانسے
 والے زہر برسائیں اور جب کونے الایحوم
 کرے اور خواہشات مختلف ہو جائیں اور
 بلایں بزرگ ہو جائیں اور شکوے (شکایتیں)
 شدت اختیار کر لیں اور دعویٰ مسلسل جاری
 رہیں اور تجاوز کرنے والا اپنی حد سے تجاوز کر
 جائے اور غضب ناک ہونے والا غضبناک ہو
 جائے اور جب جنگوں میں سرعت پیدا ہو
 جائے اور دین پر معرض ہونے والا تیز زبان ہو
 جائے اور بیابان و صول سے اٹ جائیں
 اور حکمران فریاد کرنے لگیں اور ایذا رسانی کرنے

و عطل الفرض
و كبت الامانة
و بدت الخيانة
و حثيت الصيانة
و اشتد الغيظ و
اراع الفيض و
قاموا الادياء
و قعدوا الاولياء
و خبثت الاعنياء
و نالوا الاشقياء
و مالت الجبال
و اشكل الاشكال
و شيع الكربال
و منع الكمال و ساهم
الشحيح و منع الفليح
و كففت الترويح و
خد خد البلوع و
و تكل كل الهلوع و
قد قد مذعور و تند

والا يذم كس تير سائے اور مٹی ڈالنے والا مٹی
ڈالے اور زمین کو زلزلہ آجائے اور فرض (خدا
وندی) معطل ہو جائے اور امانت ضائع ہو جائے
اور خیانت آشکا ہو جائے اور حفاظت رکھنے
والی طاقتیں (خوف زدہ ہو جائیں غیظ و غضب
شدید ہو جائے اور موت لوگوں کو ڈرائے اور
منہ بولے اٹھ کھڑے ہوں اور (سچے دوست
بیٹھ جائیں اور صاحبان دولت خمیث
ہو جائیں اور شقی لوگ (اعلیٰ مقامات تک)
پہنچ جائیں اور معاشرہ کے دانشور حق سے
پھر جائیں اور امور مبہم ہو جائیں اور اُستی
اور ناچاری عام ہو جائے اور کمال سے روکا
جائے اور بنیل و حریص قریب میں ایک دوسرے
پر غلبہ کی کوشش کریں اور کامیاب انسان
روک دیا جائے اور عافیت لوگوں تک پہنچنے
سے روک لی جائے اور جب بہت کھانیاں لائی
و کھائے اور جب بے صبر اور ڈر پوک انسان اپنے
سوگزدن کو جھکائے اور ڈر پوک بہت تیز
وڑنے لگے اور جب تاریکی بکھرنے لگے

الدیجور ونکس
 المنشور وعیس العوس
 وکسکس الهموس و
 اجلب الناموس
 ودعذ الشقیق و
 جریثمالانیق ونور
 الافیق واذاد الزائد
 وراد الراید وجد
 الجدود ومد المهدود
 وكد الكلود وحد
 الحدود ونطل
 الطلیل وغلغل
 الخلیل وفضل
 الفضیل وشتت
 الشتات وشممت

اور جب بد مزاج اپنا چہرہ بگاڑے اور
 شب روی کرنے والا بھر روک دیا جائے
 اور دانا تختہ رس انسان کو قریب کر لیا
 جائے اور جب گائے کا بچہ بک روی
 سے دوڑنے لگے اور وہ پیڑ سے
 نیچے گرے جو حیران کن ہو اور آفتاب کو روشن
 کر دے اور دودھ کو کالا دور کر دے اور
 جستجو کرنے والا جستجو کرے اور کوشش
 کرنے والا کوشش کرے اور رنج دینے
 والا رنج دے اور غضب ناک ہو کر زالا
 غضب ناک ہو جائے اور جب ناروا خون
 بہنے لگے اور کینہ پرور شخص کہیں پیغام
 بھیجے اور اضافہ والے کو مزید اضافہ ہو
 اور جو منتشر ہیں وہ مزید منتشر ہوں اور
 شماتت کرنے والے شماتت کریں اور

لے کم سن بچے اہم امور میں مداخلت کرنے لگیں

تہ یہ چیزیں برق بھی ہو سکتی ہیں اور خطرناک آتشیں اسلحہ بھی جو جہاز سے گرایا جائے یا نفا سے آئے۔

تہ افیق اردن میں ایک گھاٹی ہے۔

الثمات وكذا الهرم
 وقصم القصم و
 سدم السدم و نال
 الزاهب و داب الدائب
 ونجم ثاقب و رور
 القرآن و احمر الدیران
 و سدس الشرطان
 و ربع الزبرقان و
 ثلث الحمل و ساهم
 زحل و افضل العرار
 و منع الدحبار و
 بہت بوڑھا شخص رنج و تعب میں
 گرفتار ہو اور ٹوٹنے والا ٹوٹ جائے
 اور غضب ناک ہونے والا تادم و
 پستیان ہو اور قلیل حصہ پائے اور کوشش
 کرنے والا کوشش کرتا ہے اور قسم ہے
 بنجم ثاقب کی اور قرآن کو زینت دیا
 جائے اور دیر (یا سرائے) سرخ ہو
 جائیں۔ اور جب کہ شرطان تسدیس
 میں ہو اور زبرقان حالت تربیع میں ہو
 اور زحل سہم کے خانے میں ہو اور وہ
 ہر چیز جو مدہری چیز کی طرف پلٹتی ہو ناپید

۱۔ بعض لوگوں نے اس سے ستارۃ زحل کو مراد لیا ہے۔

۲۔ بعض محققین نے اسے دبران (بجائے دیرانی) پڑھا ہے۔ دبران چاند کی اٹھائیس منزلوں میں

سے چوتھی منزل ہے (نواب الدہور)

۳۔ لکھو یہ علم نجوم کی اصطلاحیں ہیں شرطان برج حمل کے دوستائے میں اور تسدیس چاند کی منزلوں

میں سے پہلی منزل ہے۔ زہر قان چاند ہے۔

۴۔ زحل تقاریر کی حالت میں ہوگا (نواب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے

اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

اثبت الاقدار و کملت
 العشرة و سدس
 الزهرة و غمرت
 الغمرة و ظهرت
 الافراط و توهده
 الکسا کس و تقد مهم
 النفايس فيکد حون
 الجزائر و يملكون
 الجزائر و يحدثون
 کيسان و يحدثون
 خراسان و يصرفون
 الحلسان و يهدمون
 الحصون و يظهرون
 المصون و يقتطفون

ہو جائے اور لہرہ اور مکہ کے درمیان کے
 میدان روک دیے جائیں اور مقدرات
 ثابت ہو جائیں اور دس (علامات) مکمل
 ہو جائیں اور زہرہ تسلیس میں ہو اور
 منتشر و پراگندہ افراد مختلف جگہوں پر جمع
 ہو جائیں اور ظاہر ہو جائیں چھٹی ناکوں کے
 اور پستہ قدر چوڑے جسم والے تو ہم میں پڑ
 جائیں اور ان پر مقدم ہوں ایسے لوگ
 جو عالی قدر ہوں اور آزاد عورتوں کو محبوب
 قرار دیں اور جزیروں کے مالک ہو جائیں
 اور حیلہ و مکر ایجاد کریں اور خراسان کو تباہ
 کریں اور خانہ نشینوں کو خانہ نشین سے
 پلٹا دیں اور قلعوں کو مسمار کر دیں اور پوشیدہ
 چیزوں کو ظاہر کر دیں اور شاخوں کو کاٹ

لے زحل مقارنہ کی حالت میں ہوگا (نواب الدہور) نجوم کی ان املاحوں کو سمجھنے کے لیے
 اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

۴۔ یہ ترک ہیں جو نقطہ کی نسل سے ہیں۔

۵۔ غالباً اس سے مراد چینی ہیں۔

الغصون ویفتحرن
 العراق ویحجمون
 المشقاق ید میراق
 فعند ذالک ترقبوا
 خروج صاحب الزمان
 شق انه جلس علی
 اعلام مرقاة من
 المنبر وقال آه
 شع آه لتعریض الشفاة
 وذبول الافواه قال
 فالنفت یمینا وشمحالا
 ونظر الی بطون لعرب و
 سادتهم ووجوه اهل
 الکوفة وکبار القبائل
 بین یدیه وهه صوت
 کان علی رؤسهم
 الطیر فتنفس الصعداء
 وان کمدوا وتململ حزینا
 وسکت هنیئة فقام

ڈالیں اور عراق کو فتح کر لیں اور دشمنی
 کرنے میں تیزی دکھلائیں اس خون کے
 سبب جو بہایا گیا ہو۔ پس اس وقت
 صاحب الزمان کے خروج کے منتظر
 رہو۔ پھر آپ منبر کے بلند ترین زینے
 پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ ہڈیوں
 کے کناری میں یہ بات کرنے پر اور ہڈیوں
 کی پڑ مروگی پر آہ ہے۔ پھر آہ ہے۔
 راوی کا بیان ہے کہ آپ نے داہنے
 اور بائیں نظر کی اور آپ نے عرب کے
 عشیروں اور ان کے سرداروں اور شرفائے
 اہل کوفہ اور بزرگان قبائل جو آپ کے
 سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان پر نگاہ
 ڈالی اور وہ لوگ اس طرح دم سانسے
 ہوئے تھے جیسے ان کے سروں پر پرند
 بیٹھے ہوں۔ پھر آپ نے ایک ٹھنڈی
 سانس لی اور ایک غمناک چیخ ماری اور
 حزن و اندوہ کا اظہار کیا اور کچھ دیر ساکت
 رہے۔ اتنے میں سوید بن نوعل جو خواج

الیہ سوید بن نوفل و
 هوکالمستہزیء و هو
 من سادات الخوارج فقال
 یا امیر المؤمنین ؑ انت
 حاضر ما ذکرک و عالم
 بما اخبرت قال فالتفت
 الیہ الامام علیہ السلام
 و رمقہ بعینہ رمقۃ
 الغضب فصاح سوید بن
 نوفل صیحة عظیمة
 من عظم نازلة نزلت
 بہ فمات من
 وقتہ و ساعۃ فاخرجوه
 من المسجد و قد تقطع
 اربا اربا فقال علیہ السلام
 ابمثلی یستہزیء
 المستہزون امر علی
 یعترض المتعرضون
 او یلیق لصلی أن یتکلم

کے سرداروں میں تھا۔ ایک تمسخر کرنے والے
 کی طرح اُٹھ کے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا
 کہ اے امیر المؤمنین جو چیزیں آپ نے
 ذکر کی ہیں کیا آپ ان کے سامنے حاضر
 ہیں اور جو بھی آپ نے خبر دی ہے کیا
 آپ اسے جانتے ہیں؟ راوی کہتا ہے
 کہ امام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے
 نگاہ غضب سے گھور کے دیکھا، جس
 پر سوید ابن نوفل نے ایک بڑی سیخ
 ماری اس عذاب کے سبب جو اس
 پر نازل ہوا تھا۔ اور اسی وقت مر گیا
 اور لوگ اسے اٹھا کر اس حالت میں
 مسجد سے باہر لے گئے کہ اس کا جسم
 ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔ پھر آپؑ
 نے فرمایا کہ کیا استہزاء کرنے والے
 یا مجھ جیسے شخص کا استہزاء کرنے والے
 اعتراض کرتے ہیں کیا مجھ جیسے شخص
 کے لائق ہے یہ بات کہ وہ اس
 بات کو بیان کرے۔ جسے نہیں جانتا

بما لا يعلم ویدعی
 ماليس له بحق هلك
 والله المبطلون وأيم
 الله لو شئت ما تركت
 عليها من كافر
 يا الله ولا منافق
 برسوله ولا مكذب
 بوصيه وانما اشكو
 بشي وحزني الى الله
 واعلم من الله ما
 لا تعلمون قال فقام
 اليه صعصعه ابن
 صوحان وميثم و ابراهيم
 بن مالك الا شتر وعمر و
 بن صالح فقالوا يا
 امير المؤمنين لنا ماي جري
 في آخر الزمان فان قولك
 يحيي قلوبنا ويزيد في
 ايماننا فقال حبا وكرامة

اور اس چیز کا دعویٰ کرے جس کا اسے
 حق نہیں ہے۔ خدا کی قسم باطل کام، انجام
 دینے والے ہلاک ہوں گے اور میں خدا کی قسم
 کھاتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو مرنے زمین
 پر خدا کے منکر کو رسول کے منافق کو اور
 وحی رسول کے مکذب کو زندہ نہ چھوڑوں
 میں اپنے حزن و اندوہ اور شکوہ کو فقط اورو
 فقط خدا پر چھوڑ رہا ہوں اور وہ کچھ خدا
 کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے
 ہو۔ اس موقع پر صعصعہ ابن صوحان او
 ميثم اور ابراهيم ابن مالک اشتر اور عمرو
 بن صالح اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے
 لگے کہ یا امیر المؤمنین زمانے کے آخر
 میں جو ہونے والا ہے وہ ہمارے لیے
 بیان فرمائیں۔ اس لیے کہ آپ کا بیان
 ہمارے دلوں کی حیات کا باعث ہے
 اور ہماری ایمان میں اضافے کا سبب
 ہے آپ نے فرمایا ضرورت ہماری خوشی
 پوری کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ

شَقَّ نَهْضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 قَائِمًا وَخَطَبَ خُطْبَةً
 بَلِيغَةً تَشْوِقُ إِلَى الْجَنَّةِ
 وَنَعِيمِهَا وَتَحْذَرُ مِنَ النَّارِ
 وَجَحِيمِهَا ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي
 سَمِعْتُ اخِي رَسُولَ اللَّهِ
 يَقُولُ تَجْتَمِعُ فِي أُمَّتِي
 مِائَةُ خَصْلَةٍ لَمْ تَجْتَمِعْ
 فِي غَيْرِهَا فَقَامَتِ الْعُلَمَاءُ
 وَالْفُضَلَاءُ يَقْبَلُونَ بِوِطْنِ
 قَدِيمِهِ وَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 نَقَسْمُ عَلَيْكَ بِابْنِ عَمَلٍ
 رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَبَيِّنَ لَنَا
 مَا يَجْرِي فِي طَوْلِ الزَّمَانِ
 بِكَلَامٍ يَفْهَمُهُ الْعَاقِلُ وَ
 الْجَاهِلُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 ثَمَّ أَمَّا حَمْدُ اللَّهِ وَاتَّقِ
 عَلَيْهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ فَضْلِي عَلَيْهِ

پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک بلیغ
 خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جنت کی
 تشویق اور آتش جہنم سے تحذیر تھی۔
 پھر فرمایا اے لوگو! میں نے اپنے بھائی
 رسول اللہ سے سنا ہے کہ فرمایا کہ
 میری امت میں سو (۱۰۰) خصلتیں جمع
 ہوں گی جو کسی اور قوم میں جمع نہیں ہوں گی
 یہ سن کر علماء و فضلاء اٹھ کھڑے
 ہوئے اور آپ کے تلو و دلوں کو چومنے
 لگے اور کہنے لگے یا امیر المؤمنین! ہم
 آپ کو آپ کے ابن عم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ کی قسم دیتے ہیں کہ زمانے
 کے طول میں جو ہونے والا ہے اُسے
 اس طرح ہمارے لیے بیان فرمائیں
 کہ عاقل اور جاہل دونوں سمجھ لیں۔
 راوی کا بیان ہے کہ آپ نے حمد و
 ثنائے الہی بیان کی پھر رسول اللہ کا ذکر
 مبارک فرمایا اور کہا کہ میری موت
 کے بعد سے جو کچھ وقوع پذیر ہوگا،

وقال انا من خبركم بما
يجرى من بعد موتى وبما
يكون الى خروج صاحب
الزمان القائم بالامر من
ذرية ولد الحسين والى
ما يكون فى آخر الزمان
حتى تكونوا على حقيقة
من البيان فقالوا مستى
يكون ذلك يا امير المؤمنين
فقال عليه السلام اذا
وقع الموت فى الفقهاء
وضيعت امة محمد
المصطفى الصلاة واتبعوا
الشهوات وقلت الامانات و
كثرت الخيانات وشربوا
القهوات واستشعروا شتم
الاباء والامهات ورفعت الصلاة
من المساجد بالخصومات و
جعلوها مجالس الطعامات و

اور میرے بیٹے حسین کی ذریت سے
قیام کرنے والے صاحب الزمان کے
خروج تک جو کچھ ہوگا وہ بتلا رہا ہوں
تاکہ تم اس بیان کی حقیقت سے آگاہ
ہو جاؤ۔ انہوں نے پوچھا یا امیر المؤمنین
یکب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا
کہ جب فقہائیں موت واقع ہو جائے
اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی
امت نمازوں کو ضائع کر دے اور
لوگ خواہشوں کی پیروی کرنے لگیں۔
اور جب امانتیں ضائع ہو جائیں اور
خیانتیں بڑھ جائیں اور لوگ مختلف قسم
کے نشتر آدرشوبات (قہوات) پینے
لگیں اور ماں باپ کو گالی دینا اپنا شغل
بنالیں اور ہنگاموں کے سبب مسجدوں
سے نمازیں اٹھ جائیں اور وہاں کھانوں
کی نشستیں ہونے لگیں۔ برائیاں بڑھ
جائیں اچھائیاں کم ہو جائیں اور آسمانوں
کو نچوڑا جانے لگے اس وقت سال

اکثر من السننات وقالوا
 من الحسنات وعصرت
 السموات فحينئذ تكون
 السنة كالشهر والشهر
 كالاسبوع والاسبوع
 كالیوم والیوم كالساعة
 ویكون المطر قیظاً والولد
 غیضاً ویكون اهل ذلک
 الزمان لهم وجوه جمیلة
 ومنما اثر ردة من رآهم
 اعجیوه ومن عاملهم
 ظلموه وجوههم وجوه
 الادمین وقلوبهم قلوب
 الشیاطین فہما مر من
 الصبر وانسن من الجیفة
 وانجس من الکلب وأروغ
 من الثعلب واطمع من
 الاشعب والزق من الجرب
 لا یتناہون عن منکر فعلوه
 ان حدثہم کذباً بؤس

مہینوں کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح
 اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور دن ایک
 گھنٹے کی طرح ہو جائے گا۔ اس وقت
 بغیر موسم کے بارش ہوگی۔ اور سیٹھا
 ماں باپ سے دل میں کینہ رکھے گا
 اس زمانے کے لوگوں کے چہرے
 خوبصورت اور ضمیر مردہ ہوں گے۔
 جو انہیں دیکھے گا پسند کرے گا اور
 جو ان سے معاملہ کرے گا وہ اس پر
 غلظ کریں گے ان کے چہرے آدمیوں
 کے اور قلوب شیطانوں کے ہوں گے
 وہ لوگ صبر سے زیادہ کڑے،
 مردار سے زیادہ بدبودار، کتے سے زیادہ
 نجس اور لومڑی سے زیادہ چالاک
 اور اشعب سے زیادہ جریص اور جرب
 سے زیادہ چپکے والے ہوں گے
 جن برائیوں پر عامل ہوں گے ان سے
 باز نہیں آئیں گے اگر تم ان سے گفتگو
 کر کے تو تم سے جھوٹ بولیں گے۔

وان + منتهم خانوك
 وان وليت عنهم اغتايوك
 وان كان لك مال
 حسدوك وان بخلت
 عنهم: بغضوك وان
 وضعتهم شتموك
 سماعون للكذب
 اكالون للسحت يستخلون
 الزنا والخمرو
 لمقالات والطرب
 والعناء والفقير بينهم
 ذليل حقير والمؤمن
 ضعيف صغير والحالم
 عندهم وضيع الفاسق
 عندهم مكرم والظالم
 عندهم معظم والضعيف
 عندهم هالك والقوى
 عندهم مالك لا يأمرون
 بالمعروف ولا ينهون عن

اگر انہیں امانت واریتاً تو خیانت
 کریں گے اور اگر ان سے روگردانی
 کرو گے تو تمہارے پیٹ پیچھے غیبت
 کریں گے اور اگر تمہارے پاس مال ہوگا
 تو حسد کریں گے۔ اگر ان سے بخل
 کرو گے تو دشمنی کریں گے اور اگر تم
 ان کی تعریف کرو گے تو تم کو گالیوں
 گے۔ وہ جھوٹ سننے اور حرام کھانے
 کے عادی ہوں گے، وہ زنا، شراب،
 آلات موسیقی اور ساز و آواز کو جائز
 جان کر استعمال کریں گے۔ فقہ ان کے
 درمیان ذلیل و حقیر ہوگا اور مومن کمزور
 اور کم حیثیت ہوگا اور عالم ان کے
 نزدیک پست و رجبہ اور فاسق ان کے
 نزدیک عالی مرتبت ہوگا اور ظالم ان
 کے نزدیک قابل تعظیم ہوگا اور کمزور
 انسان قابل ہلاکت ہوگا اور طاقت
 رکھنے والا ان کا مالک ہوگا۔ اور وہ
 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کریں

الفکر الغنی عندہم
 دولة الامانة مغنمة
 والزکاة مغرمة ویطیع
 الرجال زوجته وبعی
 والذیہ ویجفوهما و
 یسعی فی ہلال اخید
 وترفع أصوات الفجار
 ویحبون الفساد والغناء
 والزنا ویتعاملون بالسحت
 والزباء ویعار علی العلماء
 ویکثر ما بینہم سفک
 الدماء وقضاہم یقبلون
 الرشوة وتزوج الامراة
 بالامراة وتزف کما
 تزف العروس الی زوجها
 وتظهر دولة الصبیان
 فی کل مکان ویستحل
 الفتیان المغانی وشرب
 الخمر وتکتفی الرجال بالرجال
 گے۔ ان کے نزدیک استغناء دولت
 اور امانت مال غنیمت اور زکات
 اور جرمانہ ہوگی۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت
 اور والدین کے ساتھ نافرمانی اور جفا
 کرے گا اور اپنے بھائی کو ہلاک کرنے
 کی کوشش کرے گا۔ ناجروں کی آوازیں
 بلند ہوں گی اور لوگ فساد، گانا اور
 زنا کاری کو پسند کریں گے۔ لوگ مال
 حرام اور سود سے کاروبار کریں گے۔
 اور علماء کو سزائش کی جائے گی۔ آپس
 میں بہت خون ریزیاں ہوں گی۔ ان
 کے قاضی رشوتیں قبول کریں گے اور
 عورت عورت سے شادی کرے گی
 اور اس طرح آمادہ ہوگی جس طرح اپنے
 شوہر کے لیے آراستہ و آمادہ ہوتی ہے
 اور ہر جگہ لڑکوں کی حکومت و سلطنت
 ہوگی اور نوجوان گانے اور شراب نوشی
 کو حلال کر لیں گے اور مرد مرد پر اکتفا
 کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی

اور عورتیں زنیوں پر سواری کریں گی۔ اس
 وقت عورت ہر چیز میں اپنے شوہر
 پر مسلط ہو جائے گی اور لوگ تین ارادوں
 سے جج کے لیے جائیں گے۔ دولت مند
 تفریح کے لیے متوسط طبقہ والا تجارت
 کے لیے اور فقیر بھیک مانگنے کے
 لیے اور احکام (شریعت) باطل و معطل
 ہو جائیں گے اور اسلام پست ہو جائے
 گا اور شریر لوگوں کی حکومت ظاہر ہوگی
 اور دنیا کے ہر حصہ میں ظلم سرایت کر
 جائے گا اس وقت تاجر اپنی تجارت
 میں اور سنا رہے کام میں اور ہر پیشہ
 اپنے پیشے میں جھوٹ بولے گا۔ اس
 وقت منافع کم ہو جائے گا جو پیشہ
 ضیق میں ہوگی۔ نظریات میں اختلافات
 ہوں گے اور فساد بڑھ جائے گا اور
 نیکی کم ہو جائے گی۔ اس وقت لوگوں
 کے ضمیر سیاہ ہو جائیں گے۔ لوگوں
 پر ظالم و جابر بادشاہ حکومت کریگا

والتساء بالنساء وتركب
 السروج الفروج فتكون
 المرأة مستولية على زوجها
 في جميع الاشياء وتحج
 الناس ثلاثة وجوه الاغنياء
 للنزهة والاوساط للتجارة
 والفقراء للمساءلة وتبطل
 الاحكام وتحبط الاسلام
 وتظهر دولة الاشرار
 ويحل الظلم في جميع
 الامصار فعند ذلك
 يكذب التاجر في
 تجارته والصايغ في صياغته
 وصاحب كل صنعة في
 صناعته فتقل المكاسب
 وتضيق المطالب وتختلف
 المذاهب ويكثر الفساد
 ويقل الرشاد فعند هاتسود
 الضمائر ويحكم عليهم سلطان

استقبلوه ومن اساءهم
 يعظموه وتكثر اولاد الزنا
 والالباء فرحون بها يرون
 من اولادهم القبيح فلا
 ينهوه ولا يردونهم
 عنه ويرى الرجل من زوجته
 القبيح فلا ينهاها ولا يردھا
 عنه وياخذ ما تأتي به
 من كد فرجھا ومن
 مفسد خدرھا حتى لو
 نكحت طولا وعرضا
 لم تهمل ولا يسمع ما
 قيل فيها من الكلام
 الردی، فذال هو الذي يوث
 الذي لا يقبل الله له قولا
 ولا عدلا ولا عذرا فساكله
 حرام ومنكحه حرام فالوا
 جب قتله في شرع الاسلام
 وفضيحتہ بين الامم

گے تو اس کا استقبال کریں گے۔ جو ان کی
 برائی کرے گا اس کی تعظیم کریں گے۔ غیر طلال
 زادوں کی کثرت ہو جائے گی اور باپ اپنی
 اولاد کے اعمال قبیحہ کو دیکھ کر خوش ہونگے
 نہ انہیں منع کریں گے نہ باز رکھیں گے مرد
 اپنی زوجہ کو قبیح حالت میں دیکھے گا نہ اسے
 منع کرے گا نہ اسے باز رکھے گا۔ بلکہ اس
 کے حاصل کردہ مال کو خرچ کرے گا یاں
 تک کہ اگر وہ عورت طول و عرض میں ناکحت
 کرتی پھرے تو وہ اسے ہتھ نہ کرے گا۔
 اور اگر لوگ اس عورت کے بارے میں کچھ
 کہیں گے تو کان نہیں دھرے گا تو یہی وہ
 دیوث ہے خدا جس کا کوئی قول اور عذر
 قبول نہیں فرمائے گا۔ اس کی غذا اور نکاح
 حرام ہے اور شریعت اسلام میں اس کا
 قتل اور لوگوں کے درمیان اس کی تذلیل
 واجب ہے اور قیامت کے دن وہ جہنم
 میں پھینک دیا جائے گا اس وقت کے
 لوگ ماں باپ کو علانیہ گالیاں دیں گے

وَيُصَلِّي سَعِيرًا فِي يَوْمِ الْقِيَامِ
وَفِي ذَلِكَ يَعْلَمُونَ بِشْتِمِ الْآبَاءِ
وَالْأُمَّهَاتِ وَتَذَلُّ السَّادَاتِ
وَتَعْلَوُ الْإِنْبَاطِ وَيَكْثُرُ الْإِخْتِيَاطُ
فَمَا أَقْدَرُ الْأَخُوَّةَ فِي اللَّهِ
تَعَالَى وَتَقْلُ الدَّرَاهِمَ
الْحِلَالِ وَتَرْجِعُ النَّاسَ إِلَى أَشَدِّ
حَالٍ فَحَنَدُهَا تَدُورُ دَوْلُ
الشَّيَاطِينِ وَتَنْوَابُ عَلَى اضْعَافِ
الْمَسَاكِينِ وَتُثَوِّبُ الْفَهْدَ
إِلَى فَرْيَسَتِهِ وَيَشْحُ الْغَنَى بِمَا
فِي يَدَيْهِ وَيَبِيعُ الْفَقِيرَ آخِرَتَهُ
بِدُنْيَاهُ فَيَاوِي لِلْفَقِيرِ وَمَا
يَحِلُّ بِهِ مِنَ الْخُسْرَانِ وَالذَّلِّ
وَالْهَوَانِ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ
الْمُسْتَضَعْفِ بِأَهْلِهِ وَ
سَيَطْلُبُونَ مَا لَا يَحِلُّ لَهُمْ
فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ
أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ فِتْنٌ

اور بزرگان قوم ذلیل ہوں گے اور کم درجہ
عوام بلندی پائیں گے اور بے شعوری اور
اعصاب زدگی بڑھ جائے گی۔ اخوت
فی اللہ نایاب ہو جائے گی حلال پیسے
کم ہو جائیں گے۔ لوگ بدترین حالت
کی طرف پلٹ جائیں گے۔ اس وقت
شیاطین کی حکومت کا دور دورہ ہوگا
اور سلطان کمزور انسان اور عوام پر اس
طرح جست کریں گے جیسے جیتا اپنے
شکار پر جست کرتا ہے۔ مال دار اپنی
دولت میں بخل کریں گے اور فقیر اپنی
آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کر دیگا
افسوس ہے فقیر پر کہ زنا نہ اسے خسارہ
ذلت اور سبکی میں مبتلا کر دے گا وہ اپنے
اہل و عیال میں ضعیف و حقیر ہوگا۔ اور
یہ فقیر لوگ ان چیزوں کی خواہش کریں
گے جو حلال نہیں ہیں تو حجب ایسا ہوگا
توان پر ایسے فتنے وارد ہوں گے کہ ان
سے مقابلہ کی طاقت نہ ہوگی۔

لا قبل لهم بها الا وان
 اولها الهجرى القطير في
 (الهجرى والرقطى) و آخرها
 السفىانى والشامى و اتم سبع
 طبقات فالطبقة الاولى رو
 فيها مزيد التقوى الى سبعين
 سنة من الهجرة (اهل تنكيد
 وقسوة الى السبعين سنة من
 الهجرة والطبقة الثانية
 اهل تبادل وتعاطف الى
 الماتين والثلاثين سنة من
 الهجرة والطبقة الثالثة اهل
 تزاور وتقاطع الى الخمس
 مائة وخمسين سنة من الهجرة
 والطبقة الرابعة اهل تكالب
 وتحاسد الى السبع مائة سنة

آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ کا آغاز ہجری اور قطی ہیں
 اور اس کا اختتام سفیانی اور شامی ہیں۔ اور
 اترم سات طبقوں میں منقسم ہو۔ پس پہلا طبقہ
 سختی سے زندگی گزارنے والوں کا اور قسوت
 والوں کا ہے (دوسرے نسخہ کے مطابق
 پہلا طبقہ تقویٰ کی افزونی کا ہے) اور یہ
 ششہ ہجری تک ہے۔ اور دوسرا طبقہ
 مروت اور مہربانی والوں کا طبقہ ہے۔
 (یہ سنہ ۲۳۰ ہجری تک ہے) اور تیسرا طبقہ
 روگردانی کرنے والوں اور روابط
 کاٹنے والوں کا ہے۔ یہ ۵۵۰ھ
 تک ہے اور چوتھا طبقہ
 سنگ فطرتوں اور ماسدوں کا ہے یہ
 ۸۵۰ھ تک ہے اور پانچواں طبقہ تکبر
 کرنے والوں اور بیتان لگانے والوں
 کا ہے۔ یہ ۸۲۰ھ تک ہے اور چھٹا

لے "ہجری" ہجری کی نواحی بستی ہے۔ ہجری وہاں کا رہنے والا ہوگا اور قطی اس شخص کو کہتے ہیں
 جسے برص کا مرض یا کوئی ایسا مرض ہو جس میں جلد پر داغ ہو جائیں۔

من الهجرة والطبقة الخامسة
 اهل تشامخ وبهتان الى الثمانائة
 وعشرين سنة من الهجرة و
 الطبقة السادسة اهل الهرج و
 المرج وتکالب الاعداء وظهور
 اهل الفسوق والخيانة الى
 التسماة والاربعين سنة من
 الهجرة والطبقة والسابعة
 فهم اهل حیل وغدر و حرب
 ومکر و خلع و فسوق و تدابر
 و تقاطع و تباعض و الملاحی
 العظام و المعانی الحرام و
 الامور المشکلات فی ارتکاب
 الشهوات و خرب المدامن و
 والدور و انهدام العمارات و
 القصور و فیها یظهر المملحون من
 الواد المیشوم و فیها انکشاف

طبقة فساد اور قتل اور دشمنوں سے
 سگ فطری کرنے والوں کا اور فاسقوں
 اور خانتوں کے ظاہر ہونے کا ہے یہ
 ۱۲۴ء تک ہے اور ساتواں طبقہ جیل
 جویوں، قریب کاروں، جنگ آزمادوں
 مکاروں، دھوکہ بازوں، فاسقوں، رؤ
 گرداں رہنے والوں اور ایک دوسرے
 سے دشمنی کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ
 بہود و لعب کے لیے عظیم الشان مکانات
 بنوانے والوں کا، غذائے حرام کے
 شائقین کا، مشکل امور میں گرفتاروں
 کا، شہوت دانوں کا، شہروں اور
 گھروں کی تباہی کا اور عمارات اور
 محلات کے انہدام کا ہے۔ اس طبقہ
 میں منحوس و آدمی سے ملعون ظاہر ہوگا
 اس وقت پردے چاک اور بروج
 منکشف ہوں گے اور یہی حالات رہیں

جابر و کلامہم امر من
 الصبر و قلوبہم استن
 من الجیقۃ فاذا کان کذلک
 مات العلماء و فسدت
 القلوب و کثرات الذنوب
 و تہجر المصاحف و تخرب
 المساجد و تطول الامال
 و تقل الاعمال و تبني
 الاسوار فی البلد ان مخصوۃ
 لوقع العظام النازلات
 فعندہا الوصلی أحدہم
 یومہ و لیلۃ فلا یکتب
 لہ منہاشیء ولا تقبل صلاۃ
 لان نیتہ و هو قائم
 یصلی بیکر فی نفسہ
 کیف یظلم الناس و

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور
 ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
 ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے
 تو علماء مرجائیں گے۔ دل فاسد ہو
 جائیں گے۔ گناہ بجزرت ہوں گے۔
 قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
 خراب ہو جائیں گی۔ آرزو میں طویل
 ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
 شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
 کے لیے فضیلس بنائی جائیں گی۔ اس
 وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
 رات میں نماز پڑھے تو نامہ اعمال میں
 کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
 نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز
 میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا
 ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

سہ بعید نہیں ہے کہ ان فضیلوں سے راڈر سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضا میں اور آسمانی
 عملوں کے عہد میں ماضی کی فضیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
 تیسوا کی اقسام ہوں گی اور ان کا لباس
 حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سود اور مال شبہ
 کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
 متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
 ریا کاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
 جخل خور ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔
 یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
 منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
 مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
 باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
 بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
 لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
 گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
 میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
 حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
 کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
 اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے پس
 کر دیں گے۔ اور اگر گنہگار کو دیکھیں

منہم الرؤس و یحییٰ منہم
 القلوب الّتی فی الصدور
 اکلمہم سمان الطیور و
 الطاہیج و لبسہم الخز
 الیمانی و الحریر یستحلون
 الرّباء و الشبہات و یتعارضون
 للشہادات یراءون بالاعمال
 قصراء الاجال لا یمضی
 عندهم الامن کان نہما
 یجعلون الحلال حراما
 افعالہم منکرات و قلوبہم
 مختلفات یتدارسون فیما بینہم
 بالباطل و لا یتناہون عن منکر
 فعلوہ ینخاف اخیارہم اشراہم
 یتوازرون فی غیر ذکر اللہ تعالیٰ
 یتہتکون فیما بینہم بالمحارم
 و لا یتعاطفون بل یتداربون ان
 راوا صالح ردوہ وان
 راوا انہما (آشما)

جابر و کلامہما امر من
 الصبر و قلوبہما اتتن
 من الجیفۃ فاذ کان کذلک
 مات العلماء و فسدت
 القلوب و کثرات الذنوب
 و تہجر المصاحف و تحرب
 المساجد و تطول الامال
 و تقل الاعمال و تبني
 الاسوار فی البلد ان مخصوۃ
 لوقع العظام النازلات
 فعتدھا لوصلی أحدھم
 یومہ و لیلۃ فلا یکتب
 لہ منھاشیء ولا تقبل صلاۃ
 لان نیتہ و هو فاعثم
 لیصلی بیکر فی نفسہ
 کیف یظلم الناس و

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور
 ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
 ہوں گے۔ تو حجب الیسا ہو جائے
 تو علماء مرجائیں گے۔ دل فاسد ہو
 جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔
 قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
 خراب ہو جائیں گی۔ آرزو میں طویل
 ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
 شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
 کے لیے فضیلس بنائی جائیں گی۔ اس
 وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
 رات میں نماز پڑھے تو ناسرۂ اعمال میں
 کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
 نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز
 میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا
 ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

سہ بعید نہیں ہے کہ ان فیصلوں سے راڈار سسٹم مرد ہو۔ اس لیے آج فضائیں اور آسمانی
 عملوں کے عد میں ماضی کی فیصلوں یا شہرینا ہوں کی افادیت صفر ہے۔

منہم الرؤس ویحیی منہم
القلوب الّتی فی الصدور
اکلہم سمان الطیور و
الطاہیج ولبسہم الخز
ایمانی والحریر لیتحلون
الزباء والشبہات ویتعارضون
للشہادات یراءون بالاعمال
قصرء الاجال لا یمضی
عندہم الامن کان نہاما
یجعلون الحلال حراما
أفعا لہم منکرات وقلوبہم
مختلفات یتدارسون فیما بینہم
بالباطل ولا یتناہون عن منکر
فخلوہ یخاف أخیارہم اشراہم
یتوازون فی غیر ذکر اللہ تعالیٰ
یہتکون فیما بینہم بالمحارم
ولا یتعاطفون بل یتدابرون ان
رأوا صالح ردوہ وان

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیسوا کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سود اور مال شہبہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریا کاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہوگی
چغل خور ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے انجیل
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے پس

وَالَّذِينَ فَسَقُوا فِي دِينٍ
 اللَّهُ تَعَالَىٰ وَبِلَادِهِ
 الْبَاطِلُ عَلَىٰ حِبَادَةِ عِبَادَةِ
 فَكَانِي بِهِمْ قَدْ قَتَلُوا
 اقْوَامًا تَخَافُ النَّاسَ
 اَصْوَاتُهُمْ وَتَخَافُ
 شَرَّهُمْ فَكَمْ مِنْ رَجُلٍ
 مَقْتُولٍ وَبَطْلٍ مَجْدُولٍ
 يَهَابُهُمُ النَّاسُ اِلَيْهِمْ
 قَدْ تَظْهَرُ الطَّامَةُ الْكُبْرَىٰ
 فَيَلْحَقُوا اُولَٰهَا اٰخِرُهَا
 اِلَا وَاَنْ لَّكَوْفَانَكُمْ هَذِهِ
 اَيَاتٌ وَعَلَامَاتٌ وَعِبْرَةٌ
 لِّمَنْ اَعْتَبَرَ اِلَا وَاَنْ
 السَّفِيَانِي يَدْخُلُ بَصْرَةَ
 ثَلَاثَةَ دَخَلَاتٍ
 يَذِلُّ الْعَزِيزُ وَيُسَبِّحُ
 فِيهَا الْحَرِيمُ اِلَا
 يَا وَيْلَ الْمُنْتَفِكَةِ

دینِ خدا میں اور خدا کی بستیوں میں فساد
 کرتے والے اور بندوں کی راہ میں باطل کا
 لباس پہننے والے ہلاک ہو جائیں گے۔
 اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ ایسی
 قوم کو قتل کر رہے ہیں، جب سے لوگ
 ڈرتے تھے اور جس کی آواز سے
 خوف کھاتے تھے، کتنے ایسے مقتول
 بہادر ہوں گے جن کی طرف دیکھنے سے
 بھی ہیبت ہوگی۔ پس ایک عظیم بلا
 نازل ہوگی جس کے سبب ان کے
 آخری لوگ ان کے اول سے ملحق ہو
 جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے
 اس شہر کے لیے علامات اور نشانیاں
 ہیں اور عبرت حاصل کرنے
 والوں کے لیے عبرت ہے
 آگاہ ہو جاؤ کہ سفیانی بصرہ
 میں تین بار داخل ہوگا۔ عزت
 دار کو ذلیل کرے گا۔ اور
 عورتوں کو اسیر کرے گا وائے

و ما یحل بہا مت	ہو شہر بصرہ پر کھنچی ہوئی تلوار سے
سیف مسلول و قتیل	زمین پر پڑے ہوئے مقتول سے اور
مجدول و حرمة	بے عزت عورت سے، پھر وہ
مہتوكة ثقیة یاقی	بغداد کی طرف آئے گا کہ وہاں کے
الی المزوراء الظالم اہلہا	باشندے ظالم ہیں۔ پس اللہ اس
فیحول اللہ بینہا و	کے اور اس کے باشندوں
بین اہلہا فما اشد	کے درمیان حائل ہو جائے گا اور
اہلہا بنیہ و بنیہا	کس قدر بغداد اور اہل بغداد پر شدت
واکثر طغیانہا و	اور سختی ہوگی اور کرسی بڑھ جائے گی
اغلب سلطانہا ثقیة	اور بادشاہ مغلوب ہو جائے گا۔ پس
قال الویل للذلیل و	دائے ہو وِیلیم اور شاہوں والوں پر
اہل شاہون و عجم لا	اور عجمیوں پر کہ صاحب فہم نہیں ہیں

۱۔ موقوفہ شہر بصرہ کا قدیم نام ہے اور یہ نام مناسبت کے سبب ہے۔ یہ شہر قوم لوط کے شہروں میں سے تھا جس کا طبقہ الٹ دیا گیا اسی مناسبت سے بصرہ کو موقوفہ کہا گیا ہے۔

۲۔ اسے شادان بھی پڑھا گیا ہے۔ شادان مرو (خراسان)، کا ایک دیات ہے اور شاہوں مازندران کے علاقے میں ہے۔ جب کہ شاہی قادیسیہ کی ایک سببی ہے۔ وِیلیم گیسون، و مازندران کے سلسلہ کوہ کو کہتے ہیں، جس کے شمال میں قسنوین ہے اور الموت اسی کا ایک شہر ہے۔

الستر والبروج وحی علی ذلک
 الی أن یتظهر قائمنا المہدی
 صلوات اللہ وسلمہ علیہ
 قال فقامت الیہ سادات اہل
 الکوفة واکابر العرب و
 قالوا یا امیر المؤمنین بین لنا
 أوان ہذہ الفتن والعطائم
 التی ذکر تہا لنا لقد کادت
 قلوبنا أن تنفطر وأرواحنا
 أن تفارق أبداننا من قولک
 ہذا فوا أسفاه علی فراقنا
 یا لک فلا انا اللہ فیک سوء
 ولا مکروہا فقال علی علیہ
 السلام قضی الامر الذی فیہ
 تستفتیان کل نفس ذائقہ
 الموت قال فلم یبق احد
 الا وبکی لذالک قال ثم ان
 علی وقال ألا وان تدارک
 الفتن بعد ما انبثکم بل من

گئے۔ یہاں تک کہ ہمارا قائم مہدی،
 (صلوات اللہ وسلمہ علیہ) ظاہر
 ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن
 کر کوفہ کے سردار اور عرب کے اکابر
 اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بولے کہ یا
 امیر المؤمنین یہ فتنے اور عظیم حادثے
 جن کا آپ نے ذکر کیا ہمیں ان کے
 اوقات بھی بتلادیں۔ قریب ہے کہ
 آپ کی باتوں سے ہمارے دل بھٹ
 جائیں اور ہماری روئیں ہمارے
 جسموں کو چھوڑ دیں۔ ہمارا آپ سے
 جدا ہونا کس قدر افسوس ناک ہے
 خدا ہمیں آپ کے سلسلے میں کوئی
 بدی اور مکروہ نہ دکھلائے۔ پس
 علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس چیز
 کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو اس
 پر حکم قضا جاری ہو چکا ہے۔ ہر نفس
 موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔
 پس علی علیہ السلام کے اس قول کو پرانی

ایسا تھا، جس نے گریہ نہ کیا ہو پھر آپ
 نے صدائے کرب بلند کی اور فرمایا کہ آگاہ
 ہو جاؤ کہ فتنوں کا آنا اس چیز کے بعد
 ہے، جس کی میں خبر دے رہا ہوں، تم اور
 مدینہ کے باغ میں کہ وہاں غبار آلود بھوک
 اور سرخ موت ہوگی۔ افسوس ہے۔ کہ
 تمہارے نبی کے اہل بیت پر اور تمہارے
 شریفوں پر گرانی، بھوک، فقر اور خوف
 کے سبب یہاں تک کہ وہ لوگوں کے
 درمیان بدترین حال میں ہوں گے اور
 اس زمانے میں تمہاری مسجدوں میں اُن
 کے حق میں کوئی آواز سنائی نہ دے
 گی اور نہ کسی پکار پر کوئی لبیک کہے گا۔
 پھر اس کے بعد زندہ رہنے میں کوئی
 خیر نہیں ہے۔ اس وقت تم پر کافر
 بادشاہ حکومت کریں گے۔ جو شخص
 ان کی نافرمانی کرے گا اسے قتل کر دیں
 گے اور جو اطاعت کرے گا، اسے
 دوست رکھیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ،

امر مکتۃ والحدید من
 جوع أغبر وموت احمر الا
 یاویل لاهل بیت نبیکم
 وشرایئکم من غلاء وجوع
 وفقر ووجل حتی یكونوا
 فی اسواء حال بین
 الناس الا وان
 مساجدکم فی ذلک
 الزمان لا یسمع لہم
 صوت فیہا ولا تبلی
 فیہا دعوة شیعہ لا
 خیر فی الحیاة
 بعد ذلک وانتم
 یتولی علیہم ملوک
 کفرة من عصامہم
 قتلوه ومن اطاعہم
 احبوه الا ان اول
 من یلی امرکم
 بنو امیہ شیعہ

یفتھون تراہم بیض
الوجہ سود القلوب
ناثرة الحروب قاسیة
قلوبہم سود صحایرہم
الویل لعم الویل لبلد
ید خلوتھا وارض لیسکونھا
خیرہم طامس وشرہم
لامس صغیرہم اکثر
ہما من کبیرہم تلتیقہم
الاحزاب ویکثر فیما
بینہم الضراب وتصحہم
الاکراد اهل الجبال
وسایر البلدان وتضاف
الیہم (اکراد ہمدان)
الکرد وہمدان وحمزة
وعدوان حتی یدحقوا
بارض الاعجام من

تم انہیں سفید چہرہ دل اور سیاہ دلوں والا
دیکھو گے یہ آتش جنگ بھڑکانے والے
ان کے دل سخت اور ان کے ضمیر سیاہ
ہیں۔ دوائے ہو پھر دوائے ہو اس شہر
پر جس میں یہ داخل ہوں اور اس زمین پر
جس پر یہ سکونت کریں۔ ان کا خیر معدوم
اور ان کا شر غالب ہوگا۔ ان کے چھوٹے
ہمت میں ان کے بڑوں سے زیادہ
ہوں گے۔ گردہ ان تک پہنچیں گے۔
اور ان کے درمیان کثرت سے لڑائیاں
ہوں گی اور اہل جبال کے گرد ان کے
دوست ہو جائیں گے اور سارے
شہروں کے بھی اور ہمدان کے گرد بھی
ان میں اضافہ کا سبب ہوں گے اور
ہمدان حمزہ اور عدوان بھی ان کے
ساتھ ہوں گے یاں تک کہ وہ خراسان
کے علاقے میں عجمیوں کی زمین پر ملحق

للكنيس وذكوان وما يحل بها
 من الذل والهوان من الجوع
 والغلاء والويل لاهل خراسان
 وما يحل بها من القتل العظيم
 وسبي الحرير وذبح الاطفال
 وعدم الرجال ويا ويل
 لبلدان الاقربج وما يحل
 بها من الاعراب ويا ويل
 لبلدان السندھ والهند وما
 يحل بها من القتل والذبح و
 الخراب في ذلك الزمان
 فيا ويل لحزيرة قيس من
 رجل مخيف ينزل بها وهو
 ومن فيقتل جميع من فيها
 ويفتك باهلها واني لاعرف
 سے باہر ہوگی اور وائے ہوئے پر کہ
 واں قتل عظیم ہوگا، عورتیں اسیر ہوں گی
 اور بچے ذبح ہوں گے اور مرد ختم ہو جائیں
 گے اور وائے ہوئے فرنگ کے شہروں
 پر کہ قتل و غارت اور ہلاکت و تباہی
 ہوگی اور وائے ہوئے سندھ اور ہندوستان
 کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل
 ذبح اور خرابی ہوگی اور وائے ہوئے جزیرہ
 قیس پر ایک ڈرانے والے شخص سے
 جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا
 تو وہاں کے سارے باشندوں کو قتل
 کر دے گا۔ اور یہ اچانک ہوگا۔ میں
 وہاں پانچ بڑے واقعے جانتا ہوں
 پہلا ساحل بحر پر ہوگا جو میدان کے
 قریب ہے۔ دوسرا کوشا کے بالمقابل

۱۔ قدیم خیرانیہ میں سندھ ہندوستان سے علیحدہ ایک علاقہ تھا۔

۲۔ جزیرہ قیس فیلیج فارس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو موتی نکالنے کے سبب معروف ہے۔

۳۔ کوشا جزیرہ قیس کے قریب ایک علاقہ ہے۔

تعلق من بعدہم ملوک
 بنج عباس فکم فیہم
 من مقتول و مسلوب
 ثم انہ علیہ السلام
 قال ہای ہای الا یاویل
 لکوفلکم ہذہ وما
 یحل فیہا من السفیانی فی
 ذلک الزمان یا قی الیہا
 من ناحیۃ ہجر نہیل
 سباق تقودھا اسود صراغۃ
 ولیوث قشاعۃ اول اسد
 ش (اذا جرح الغلام لا شتر)
 اذ جلوج الغلام وعالم باسمہ
 فیاتی الی البصرۃ فیقتل
 ساداتہا ویسبی حریمہا

کہ پہلے تم پر بنی امیہ حکمران ہوں گے پھر
 بنی عباس کے بادشاہ ہوں گے۔ ان میں
 سے بہت سے قتل ہوں گے اور لوٹے
 جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا ہائے ہائے
 وائے ہوتما کے اس شہر کو نہ پر اور جو
 کچھ سفیانی کے ہاتھوں اُس زمانے میں
 اس شہر پر ہونے والا ہے۔ جب کہ وہ
 ہجر کی طرف سے آئے گا۔ ایسے گٹھول
 پر جنہیں شیروں جیسے طاقتور بہادر اور
 شکاری ہنکار ہے ہوں گے۔ ان کے
 سردار کے نام کا پہلا حرف شین ہے۔ یہ
 اس وقت ہوگا۔ جب جوان اشتر خوج
 کرے گا اور میں اس کے نام سے واقف
 ہوں۔ وہ بعبرہ آئے گا اور وہاں کے
 سرداروں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو

لے ہجر بحرین کا ایک شہر ہے اور دوسرے قول کے مطابق یمامہ سے دس روز اور بعبرہ سے پندرہ
 دن کے فاصلہ پر ایک علاقہ ہے۔

لے اشتر نام بھی ہو سکتا ہے اور صفت بھی۔ گندم گول چہرہ والے کو بھی کہتے ہیں اور اٹھی ہوئی
 ہلکول والے کو بھی۔

فانی لا عرف بہا کم
 وقعة تحدث بہا و
 وبغیرہا وتکون بہا
 وقعت بین تلول واکام
 فیقتل بہا اسمر و
 يستعبد بہا صنم
 ثم یسیر فلا یرجع
 الا بالجرم فعندہا
 یعلو الصیاح ویقتحم
 بعضہا بعضًا فی اویل
 لکوفانکم من نزلہ
 بدارکم یملک حریمکم
 ویذبح اطفالکم و
 یہتک نساءکم عمرہ
 طویل وشرہ وعزیر
 ورجالہ صراغمة و
 تکون لہ وقعة عظیمة
 الا وانہا فتن یہلک
 فیہا المنافقون والقاسطون

اسیر کرے گا۔ اور میں بہت سی جنگوں سے
 واقف ہوں۔ جو وہاں اور دوسری جگہوں
 پر ہوں گی۔ وہاں ٹیلوں اور پشتوں
 کے درمیان کئی جنگیں ہوں گی۔ پس وہاں
 گندمی رنگ کا ایک شخص قتل کیا جائے
 گا اور وہاں بت پوجا جائے گا۔ پھر
 وہ حرکت کرے گا اور اسیر عورتوں کو لے
 جائے گا۔ اس وقت چھینیں بلند ہوں گی
 اور بعض بعض پر حملہ آور ہوں گے۔
 پھر وائے ہو تمہارے کو فر کہ وہ تمہارے
 گھروں میں اتر جائے گا، تمہاری عورتوں
 کا مالک بن جائے گا اور تمہارے
 بچوں کو ذبح کر دے گا اور تمہاری عورتوں
 کی تہک حرمت کرے گا اس کی عمر
 طویل ہے اور اس کا شر کثیر ہے اور
 اس کے مرد شیریں ہیں وہ وہاں ایک
 بڑی جنگ لڑے گا۔ آگاہ ہو جاؤ
 کہ اس میں فتنے ہیں۔ اس میں
 منافقین، حق سے روگردانی کرنے والے

صرف اور صرف اللہ، رسول اور وہ
 مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں
 اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔
 اسے لوگو! میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ ان
 میں کا ایک گروہ کہے گا کہ علی ابن ابی
 طالب غیب جانتے ہیں اور وہ رب
 ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور زندہ
 کو مائے ہیں اور وہ ہر شے قادر ہیں
 یہ جھوٹے ہیں رب کبھی قسم اسے
 لوگو! ہمارے بائے میں جو چاہو کہو
 لیکن ہمیں بندہ رکھو (خدا نہ بناؤ ہم
 بندے ہیں خدا نہیں ہیں) آگاہ ہو جاؤ
 کہ تم میں عنقریب اختلاف اور تفرقہ
 ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جب سن ایک سو
 ترلیسٹھ ہجری گزر جائے تو یہ مصیبتوں
 والے سنوں کا آغاز اور فتنوں کا شروع
 ہوگا جو تم پر نازل ہوگا۔ اس کے بعد
 اس کے عقب میں دہا رہے۔ یہ
 فتنوں کے ہجوم کا سال ہے۔ پھر

ولیکم اللہ ورسولہ و
 الذین آمنوا الذین
 یقیمون الصلاة ویؤتون
 الزکاة وھم راکعون معاشر
 الناس کاتی بظا ئفۃ منهم
 یقولون ان علی ابن ابی طالب
 یعلم الغیب وھو الرب الذی
 یحیی الموتی ویمیت
 الاحیاء وھو علی کل شیء قدير
 کذبوا ورب الکعبة ایھا
 الناس قولوا فینا ما شئتم و
 اجعلونا مربوبین ألا وانکم
 ستختلفون وتتفرقون الا
 وان اول السنین اذا انقضت
 سنة مائة وثلاثة وستون
 سنة توقعوا اول الفتن
 فانھا نازلة علیکم ثم
 یتکم فی عقبھا الدھماء
 تدھم الفتن فیھا و

الغزو تغزو باهلها و
 السقطاء تسقط الا ولاد
 من بطون امها تهمو
 الكسحاء تكسح فيها
 الناس من القحط و
 المحن والفتناء تفتن
 بها من اهل الارض و
 التازمة تنزع باهلها
 الى الظلم والغمراء
 تغمر فيها الظلم و
 المنفية نفت منهم
 الايمان والكراء كرت
 عليهم الخيل من كل
 جهة والبرشاء يخرج
 فيها الا برش من خراسان
 والسؤلاء يخرج فيها
 ملك الجبال الى جزائر
 البحر يقهرهم ثم يؤيدهم
 الله بالنصر عليه ثم يخرج

غزوہ کا سال ہے جو اپنے زمانے والوں
 سے جنگ کرے گا، پھر سقطا رہے۔
 جس میں بچے ماؤں کے پیٹ سے ساقط
 ہو جائیں گے، پھر کسح رہے، جس میں
 لوگ قحط اور رنج و محن سے در ماندہ ہو
 جائیں گے۔ پھر فتنا رہے جو اہل زمین
 کو فتنوں میں ڈال دے گا اور نازحہ ہے
 جو لوگوں کو ظلم کی طرف دھکیلے گا اور
 غمراہ ہے جو لوگوں کو ظلم سے گھیرے گا
 اور منفیہ ہے جو دلوں سے ایمان کو لے
 جائے گا۔ اور کراء ہے جس میں جنگی سوار
 حملہ آور ہوں گے ہر طرف سے۔ اور
 برشاء ہے جس میں بدوص شخص خراسان
 سے خروج کرے گا۔ اور سؤلاء ہے۔
 جس میں پہاڑوں کا حکمران خروج کرے گا
 اور سمندری چیزوں تک آکر لوگوں کو
 مقہور کرے گا، پھر خدا ان جزیروں کے
 باشندوں کو نصرت عطا کرے گا۔
 پھر اس کے بعد عرب خروج کریں گے

بعد ذلك العرب ويخرج
صاحب علم اسود على البصرة
فتقصده الفتیان الى الشام
شَقَّ العناء عنت الخيل
بأعنتها في ديار البصرة و
والطحناء الا قوا من
كل مكان والفاتنة لفتن
اهل العراق والمرحاء
تمرح الناس الى اليمن
والسكتا تسكت الفتن
بالشام والحدراء
انحدرت الفتن الى
الجزيرة المعروفة
اوال قبالة البحرين
والطموع تطسح الفتن
في خراسان والجبوراء
جارت الفتن بأرض
فارس والمهوجاء حاجت
الفتن بارض الخط والطولاء

اور سیاہ پرچم والا بصرہ پر خرمن کرے
گا، پس جوان (گروہ) اُس کی طرف
قصد کرے گا اور شام تک اس کا
تغائب کرے گا اور عتاب ہے، جس
میں سوار بصرہ کے علاقے میں شدت
کے ساتھ داخل ہوں گے اور طحنا
ہے جو لوگوں کے رزق کو ہر علاقے میں
پیس کے رکھ دے گا اور فاتنہ ہے
جو عراقیوں کو فتنہ میں ڈال دے گا اور
مرحاء ہے جو لوگوں کو غریب کر کے
یمن لے جائے گا اور سکتا ہے جس
میں شام میں فتنے بند ہوں گے اور
حدراء ہے جب فتنے رواں میں اتریں
گے جو بحرین کے بالمقابل مشہور جزیرہ
ہے اور طموح ہے، جب خراسان میں
شدید فتنے ہوں گے اور جبوراء ہے۔
جب فتنے زمین فارس پر سنگری کرے
گے اور ہوجاء ہے جب سرزمین خط
پر فتنوں کا ہیجان ہوگا اور طولاء ہے

طالت الخيل على الشام
والمنزلة نزلت الفتن
بارض العراق والطائفة
نطائرت الفتن بارض
الروم والمتصلة اتصلت
الفتن بارض الروم والمحربة
روالمهيجة) هاحت الاكراد
من شهرزور والمرتلة
ارملت النساء من العراق
والكاسرة تكسرت
الخيل على اهل الجريرة و
والناحدة نحدت الناس با
الشام والطامة طمحت الفتنة
بالبصرة والقتالة قتلت
الناس على القنطرة برأس
العين والمقبلة اقبلت
الفتنة الى ارض اليمن والحجاز

جب جنگیں شام میں طویل ہوں گی
اور منزلہ ہے۔ جب فتنہ عراق میں
نازل ہوں گے اور طاہرہ ہے جب
فتنہ سرزمین روم پر پرواز کریں گے۔
اور متصلہ ہے جب فتنہ سرزمین روم
متصل ہو جائیں گے اور محربہ ہے جب
شہر زور میں کرد و ہجانی میں آئیں گے
اور مرتلہ ہے کہ عراق کی عورتیں بیوہ
ہو جائیں گی اور کاسرہ ہے کہ فوجی اہل
جزیرہ کو توڑ کر رکھ دیں گے اور ناحرہ
ہے کہ لوگ شام میں نخر ہوں گے اور
طاہرہ ہے کہ بصرہ میں فتنہ شدید ہو
گا اور قتالہ ہے کہ جب لوگ راس
العين میں پُل کے اُدر پر قتل ہوں گے
اور مقبلہ ہے کہ فتنہ یمن و حجاز کی طرف
متوجہ ہوں گے اور صدوخ ہے جو
عراقیوں پر اس طرح بیچنے کا، کہ انھیں

وقعة بالبطحاء ووقعة
 بالديورة ووقعة بالصفصف
 ووقعة على الساحل ووقعة
 بدارين ووقعة بسوق
 الجرارين ووقعة بين السكك
 ووقعة بين الزارقة ووقعة
 بالجرار ووقعة بالمدارس
 ووقعة بتاروت ألا يا ويل
 لهجر وما يحل بها ميايلي
 سورها من ناحية الكرخ
 ووقعة عظيمة بالعطرت تحت
 التليل المعروف بالحسيني
 ثم بالفرجة ثم بالقروين
 ثم بالاركة ثم بأم خنور
 ألا يا ويل نجد وما يحل بها
 بطحاريس دوسرا دیورہ میں، ایک واقعہ
 صفصف میں ایک ساحل پر ایک
 دارین میں ایک اونٹ کا گوشت
 نیچنے والوں کے بازار میں ایک گلی
 کوچوں میں ایک لوگوں کے ہجوم میں
 ایک جزارہ میں ایک مدارس میں اور
 ایک تاروت میں اور وائے ہو بحر
 پر کہ کرخ کی طرف سے اس کی شہر
 پناہ پر جو کچھ ہوگا اور عظیم واقعہ قطر
 میں ہوگا جو ایک ٹیلے کے نیچے ہوگا
 جس کا نام آحسینی ہے۔ پھر اس کے
 بعد ایک واقعہ فرج میں ہوگا۔ پھر
 قزوین میں ہوگا۔ پھر اراکہ میں پھر
 ام خنور میں۔ وائے ہو نجد پر کہ قحط
 اور مہنگائی ہوگی میں وہاں کے بڑے

۱۔ سنگریز دل دالی زمین کا نام ہے۔ دیورہ کو دبیرہ پڑھا گیا ہے اور یہ بحرین کا ایک گاؤں
 ہے۔ صفصف انہی علاقے کا ایک شہر ہے۔

۲۔ قطر بحرین کے قریب عمان اور عقیقہ کے درمیان واقع ہے
 ۳۔ فرج فارس کا ایک شہر ہے اور اراکہ قزوین کے قریب ایک شہر ہے۔

من القحط والغلاء ولا في
لا عرف بها وقعات عظام
بين المسلمين الا يا ويل البصرة
وما يحل بها من الطاعون ومن
الفتن يتبع بعضها بعضا واني
لا عرف وقعات عظام بواسط
ووقعات مختلفات بين
الشط والمجينة ووقعات بين
الحوينات الا يا ويل بغداد
من الري من موت وقتل
وخوف يشمل اهل العراق اذا
حل فيها بينهم السيف فيقتل
ما شاء الله وعلامة ذلك اذا
ضعف سلطان الروم وتسلطت
العرب ودبت الناس الى الفتن
كدبيب السم فحدث ذلك

بڑے واقع جانتا ہوں جو مسلمانوں کے
درمیان ہوں گے۔ دائے ہو بصرہ پر کہ دہا
طاعون ہوگا اور پے درپے فتنے ہونگے
اور میں وہ عظیم واقعات جانتا ہوں جو
واسط میں ہوں گے اور مختلف واقعات
جو شط فرات اور مجینہ کے درمیان
ہوں گے اور وہ واقعے جو حوینات میں
ہوں گے اور دائے ہو بغداد پر رہے
کی طرف سے کہ موت ہوگی قتل ہوگا۔
اور خوف ہوگا جو اہل عراق پر محیط ہوگا
اس وقت ہوگا جب ان کے درمیان
تلوار چلے گی۔ پس اتنے قتل ہوں گے
جتنے خدا چاہے گا اور اس کی علامت
یہ ہے کہ جب روم کا بابا و شاہ کمزور ہو جائے
گا اور عرب مسلط ہو جائیں گے اور
لوگ فتنوں کی طرف چلنے لگیں جو یہودیوں

لہ مجینہ عراق و بین کے درمیان واقع ہے۔

نہ حوینہ پیامہ کا ایک گاؤں ہے۔

بہا خمس و قعات عظام فاول
 وقعة منها على ساحل بحرهما
 قريب من برهما والثانية مقابلة
 كوشا والثالثة من قرنهما الغربي
 والرابعة بين الزولتين والخامسة
 مقابلة برهما الاياويل لاهل البحرين
 من وقعات تترادف عليها من
 كل ناحية ومكان فتؤخذ
 كبارها وتسمى صغارها و
 لاني لا اعرف بها سبعة وقعات
 عظام فاول وقعة فيها ف
 الجزيرة المنفردة عنها من قرنهما
 الشمالي الغربي وبين الابله
 والمسجد وبين الجبل العالي
 وبين التلتيين المعروف بجبل
 حبة ثم يقبل الكرخ بين
 التل والجادة وبين شجرات
 تيسر مغربي علاقته میں جو تھار زولتین
 کے درمیان پانچواں میدان علاقے کے
 بالمقابل ہوگا، وائے ہواہل بحرین پر
 کہ ان پر پے در پے تباہیاں آئیں گی
 ہر جانب سے ان کے بڑے اچک
 لیے جائیں گے اور چھوٹے اسیر ہوں
 گے۔ میں وہاں سات واقعے جانتا
 ہوں۔ پہلا اس جزیرہ میں جو شمال
 کی طرف الگ واقع ہے جس کا نام
 سماہج ہے، دوسرا قاطع میں چشمہ
 شہر کی نہر کے درمیان، شمال مغربی
 حصہ میں، ابلہ اور مسجد کے درمیان
 بلند پہاڑ کے درمیان، دو ٹیلوں کے
 درمیان جو جبل حبوہ کے نام سے
 مشہور ہیں۔ پھر درکرخ کی طرف
 آگے گاٹیلہ اور راستہ کے درمیان
 اور سیر کے درختوں کے درمیان

۱۔ کوشا کے قریب کے دو چھوٹے دیات ہیں اور سماہج عمان اور بحرین کے درمیان ایک جزیرہ ہے۔

النیق المعروفة بالبديرات
 (بالسديرات) بجانب سطر
 الحاجي ثم الحورتین وهی
 سابعة الطامة الكبرى و
 علامة ذلك يقتل فیها
 رجل من اکابر العرب فی
 بینه وهو قریب من
 ساحل البحر فیقطع رأسه
 بامر حاکمها فتخیر العرب
 علیه فتقتل الرجال وتنهب
 الاموال فتخرج بعد ذلك
 العجم علی العرب ویبعونهم
 الی بلاد الخط الا یأویل
 لاهل الخط من وقعات
 مختلفات یتبع بعضها أولها

جوبدیرات یا سدیرات کہلاتے ہیں
 حاجی کی نہر کی طرف پھر حورتین کی طرف
 اور یہ ساتویں بڑی مصیبت ہے اور
 اس کی علامت یہ ہے کہ ایک سرکردہ
 عرب جو اکابر میں ہوگا اپنے گھر میں
 قتل کیا جائے گا اور اس کا گھر ساحل
 بحر کے قریب ہوگا۔ وہاں کے حاکم
 کے حکم سے اس کا سر قلم کیا جائے گا
 تو عرب اس پر مشتعل ہو جائیں گے
 پس بہت سروقتل ہوں گے اور مال
 لوٹا جائے گا اس کے بعد عجم عرب
 پر غزوہ کریں گے اور خط کے شہروں
 تک ان کا پیچھا کریں گے۔ وائے
 ہو خط والوں پر کہ ان پر پے در پے
 مختلف واقعات وارد ہوں گے پہلا

۱۔ حورتین مذکورہ علاقے کی دو وادیوں کا نام ہے۔

۲۔ خط وہ علاقہ ہے جہاں کے خطی نیزے مشہور ہیں قطر اور قطیف وغیرہ اس
 کے قریبی علاقے ہیں۔

تخرج العجم على العرب
 ويملكون البصرة الا يا ويل
 لقسطنطين (لفلسطين) وما يحل
 بها من الفتن التي لا تطاق
 الا يا ويل لاهل الدنيا
 وما يحل بها من الفتن
 في ذلك الزمان وجميع
 البلدان الغرب والشرق
 والجنوب والشمال الا
 وانه تركب الناس بعضهم
 على بعض وتوائب عليهم
 الحروب الدائمة وذلك
 بما قدمت ايديهم وما
 ركب بظلام للعبيد ثم
 انه عليه السلام قال لا تفرحوا
 بالخلوع من ولد العباس يعني
 المقتدر فانه اول علامة
 التغير الاواني اعرف ملوكهم
 من هذا الوقت الى ذلك الزمان

کی طرح تو اس وقت عجم عرب پر خروج
 کریں گے اور بصرہ پر غالب آجائیں گے
 وائے ہر فلسطین پر کہ ناقابل برواقت
 فتنے وہاں وارد ہوں گے۔ اہل دنیا پر
 وائے ہو کہ اس زمانے میں فتنے وارد
 ہوں گے۔ تمام شہروں میں مغرب میں
 مشرق میں جنوب میں شمال میں آگاہ ہو
 جاؤ کہ لوگ ایک دوسرے پر سوار
 ہو جائیں گے اور مسلسل جنگیں ان پر
 جست کرتی رہیں گی اور یہ سب کچھ
 ان کے اپنے ہاتھوں کا کیا ہوگا اور
 تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم نہیں کرتا
 پھر آپ نے فرمایا کہ بنی عباس میں
 جو خلافت سے خلع ہوا یعنی مقتدر باللہ
 اس پر خوشی نہ منانا وہ تو تغیر کی علامت
 ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں ان کے
 بادشاہوں کو اس وقت سے اُس
 زمانے تک پہچانتا ہوں۔ اتنے میں
 قعقاع نامی ایک شخص کھڑا ہو گیا

اغنياءكم وقلة وفاقكم
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ راجعون
 من اهل ذلك الزمان
 تحل فيهم المصائب ولا
 يتعظون بالنوائب ولقد
 خالط الشيطان ابدانهم
 وربع في ابدانهم
 وولج في دمائهم و
 يوسوس لهم بالافك
 حتى تركب الفتن
 الامصار ويقول المؤمن
 المسكين المحب لنا
 اني من المستضعفين و
 وخير الناس يومئذ
 من يلزم نفسه
 ويختفي في بيته عن
 مخالطة الناس نفسه
 والذي يسكن قريبا
 من بيت المقدس

تمہارے سرمایہ دار بگتر ہوں گے اور
 تمہاری وفا کم ہوگی " انا للہ وانا
 الیہ راجعون " پڑھتا ہوں۔
 اس زمانے کے لوگوں کے لیے، کہ
 ان پر مصیبتیں ٹوٹ کر آئیں گی اور
 وہ ان آفات سے عبرت حاصل
 نہیں کریں گے شیطان ان کے
 جسموں میں مخلوط ہوگا، ان کے بدنوں
 کے اندر داخل ہو جائے گا۔ ان کے
 خون میں دوڑے گا اور انہیں جھوٹ
 بولنے کا دوسرہ کرے گا۔ یہاں تک
 کہ فتنے شہروں پر سواری کریں گے
 اور مسکین مومن ہمارا چاہنے والا کہے گا
 کہ میں کمزوروں میں سے ہوں۔ اس
 زمانے میں بہترین انسان وہ ہوگا
 جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اور
 لوگوں سے معاشرت چھوڑ کر اپنے
 گھر میں مخفی رہے اور وہ جو بیت
 المقدس میں اس لیے سکونت کرے

طالبی الانبیاء (معاشر
الناس لا یستری الظالم
والمظلوم ولا الجاهل والعالم
ولا الحق والباطل ولا العدل
والجور الا وان له شرایع
معلومة غیر مجهولة
ولا یشکون بنی الاولہ اهل
بیت ولا یعیش اهل بیت
بنی الا ولهم اصداد یریدون
اطفاء نورهم ونحن اهل
نبیکم الا وان دعویکم
الی سبنا فیسجنونا وان دعویکم
الی شتمنا فاشتمونا وان دعویکم
الی لعنا فالعنونا وان دعویکم
الی البراءة منا فلا تنبروا
منا ومدوا اعناقکم
للسیف واحفظوا
یقینکم فانہ من
تبراً منا بقبلہ تبراً

کہ وہ آثار انبیاء کا خواہشمند ہو۔ اے
لوگو! برابر نہیں ہو سکتے۔ ظالم اور مظلوم
اور نہ جاہل اور عالم اور نہ حق و باطل اور
نہ عدل و ظلم برابر ہو سکتے ہیں۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اللہ کی شریعتیں آشکارا ہیں۔
مجهول نہیں ہیں اور کوئی بنی ایسا نہیں
جس کے اہل بیت نہ ہوں اور اہل بیت
زندگی نہیں کرتے۔ مگر یہ کہ ان کے
مخالفین اور دشمن ان کے نور کو
بجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم
تمہارے بنی کے اہل بیت ہیں۔ دیکھو
اگر وہ کہیں کہ تم ہمیں دشنام دو تو دشنام
دے دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم پر ناروا
کہو تو کہہ دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل
بیت کو رحمت خدا سے دور کہو تو کہہ
دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل بیت
سے برائت کا اظہار کرو تو نہ کرنا اور
اپنی گردنوں کو تلوار کے نیچے رکھ دینا
اور اپنے یقین کی حفاظت کرنا اس

اللہ منہ ورسولہ الا
 وابۃ لا لمحقنا سب
 ولا شتہ ولا لعن شہ
 قال فی اویل مساکین
 ہذا الامۃ و ہم
 شیعتنا و محبوبنا
 و ہم عند الناس
 کفار و عند اللہ ابرار
 و عند الناس کاذبین
 و عند اللہ صادقین
 و عند الناس ظالمین
 و عند اللہ مظلومین
 و عند الناس جائرین
 و عند اللہ عادلین
 و عند الناس خاسرین
 و عند اللہ رابحین
 فازوا و اللہ بالایمان
 و خسر المنافقون
 معاشر الناس انما

لیے کہ جو شخص بھی دل سے ہم لوگوں سے
 برارت کرے اس سے خدا درمُؤل
 برارت کرتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی
 دشنام اور حرف ناروا ہم تک نہیں پہنچتا
 نہ رحمت خدا سے دوری پہنچتی ہے۔ پھر
 فرمایا کہ افسوس ہے اس امت کے
 مسکینوں پر اور یہ لوگ ہماری پیروی کرنے
 والے اور ہمارے چاہنے والے ہیں۔ یہ
 لوگ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں اور خدا
 کے نزدیک نیک ہیں لوگوں کے نزدیک
 جھوٹے ہیں اور خدا کے نزدیک سچے
 ہیں اور لوگوں کے نزدیک ظالم ہیں
 اور خدا کے نزدیک مظلوم ہیں۔ لوگوں کے
 نزدیک جوڑ کرنے والے اور خدا کے
 نزدیک عادل ہیں اور لوگوں کے
 نزدیک خسارہ میں ہیں اور خدا کے
 نزدیک فائدے میں ہیں یہ لوگ خدا کی
 قسم کامیاب ہیں اور منافق خسارے
 میں ہیں۔ اے لوگو! تمہارے ولی

والصروح مصرخة اهل العراق
 فلا تأمن لهم والمستمعة
 اسمعت اهل الايمان في
 منامهم والسابعة سمعت
 الخيل في القتل الى ارض الجزيرة
 والاكراد يقتل فيهارحل من
 ولد العباس على فراسه والكرباء
 امات المؤمنين بكر بهم
 وحسراتهم والغامرة غمرت
 الناس بالقحط والسائلة سال
 النفاق في قلوبهم والخرقاء
 تغرقت اهل الخط والحرباء
 نزل القحط بارض الخط و
 هجر كل ناحية حتى ان
 السائل يدور ويسأل فلا
 أحد يعطيه ولا يرجمه احد
 والغالية تغلوطائفه
 شيعى حتى يتخذ في ربا و اتي
 برى مما يقولون والمكشاء

امن نہیں ہوگا اور سمعہ ہے جو اہل ایمان
 کو خواب میں بات سنائے گا اور ساجہ
 ہے جب فوجیں اہل جزیرہ اور کردوں
 کو قتل کرنے کے لیے سمندر میں پرتیرتی
 ہوئی جائیں گی۔ اس سال بنی عباس
 کا ایک مرد اپنی خواب گاہ میں قتل
 ہوگا اور کرہاء کہ مؤمنین کرب و حسرت
 سے مر جائیں گے اور غامرہ ہے کہ قحط
 لوگوں کو گھیر لے گا اور سائلہ ہے کہ نفاق
 دلوں میں جاری ہوگا اور غرقائے کہ اس
 سال اہل خط غرق ہو جائیں گے اور حرباء
 ہے کہ خط والوں اور ہجر والوں پر قحط وارد
 ہوگا ہر علاقے میں یہاں تک کہ مانگنے
 والا پھر لگائے گا۔ نہ کوئی اسے کچھ دے
 گا اور نہ رحم کھائے گا اور غالیہ ہے کہ
 میرے متبعین میں سے ایک گروہ غلو
 کرے گا اور مجھے خدا بنائے گا اور یقینی
 طور پر ان کے قول سے بری اور ہزار
 ہوں۔ اور مکشاء ہے کہ لوگ رک

جائیں گے۔ پس قریب ہے کہ منادی
 آواز دے سال میں دوبار کہ ملک آل
 علی ابن ابی طالب میں ہے وہ آواز
 جبریل کی ہوگی اور ابلیس ملعون آواز دے گا
 کہ ملک آل ابوسفیان میں ہے۔ پس
 اس وقت سفیان فریج کرے گا اور
 ایک لاکھ افراد اس کی پیروی کریں گے
 پھر وہ عراق میں وارد ہوگا۔ پھر جلو لا
 اور خافقین کے درمیان راہ منقطع کر
 دے گا۔ اور خافقین میں ایک نیاں
 اور شخص کو قتل کرے گا۔ وہ شخص مینڈھے
 کی طرح ذبح ہو جائے گا۔ پھر شعیب
 ابن صالح سینستان اور سرکنڈوں
 کے علاقے سے فریج کرے گا۔ وہ ایک
 کانا شخص ہوگا۔ پس تعجب ہے اور
 سارا تعجب ہے ماہ جمادی
 اور ماہ رجب میں جو کچھ کہ ارض

قریبا منادی فیہا الصارخ
 مرتین الا وان الملک
 فی آل علی ابن ابی طالب فیکون
 ذلک الصوت من جبریل
 ویصرخ ابلیس لعنہ اللہ الا
 وان الملک فی آل ابی سفیان
 فعند ذلک ینخرج السفیانی
 فسیبعہ مائۃ الف رجل ثم
 ینزل بأرض العراق فیقطع ما بین
 جلو لا وخافقین فیکتل فیہا
 الفججاج فیزبح حکما یدبح
 الکبش ثم ینخرج شعیب بن
 صالح من بین قصب واجام
 فہو اعور المخلد فالعجب
 کل العجب ما بین جمادی
 ورجب ممایحل بارض
 الجزائر وعندہا ینظہر

لہ جلو لا بغداد کے قریب ایک قصبہ ہے اور خافقین ایران کی سرحد پر واقع عراقی شہر ہے

المفقود من بين السل
 يكون صاحب النص في واقعه
 في ذلك اليوم ثم يظهر
 برأس العين رجل اصفر
 اللون على رأس القنطرة
 فيقتل عليها سبعين الف
 صاحب محلا وترجع الفتنة
 الى العراق وتظهر فتنة
 شهر زور وهي الفتنة
 الصماء والدا هيبة العظمى
 والطامة الدهما المسماة
 بالهلم قال الراوى فقامت
 جماعة وقالوا يا امير المؤمنين
 بين لنا من اين يخرج هذا
 الا صفر وصف لنا صفته فقال
 عليه السلام اصفه لكم
 مديد الظهر قصير

جزائریں ہوگا۔ اس وقت گم شدہ
 ظاہر ہوگا ٹیلے کے درمیان سے وہ
 صاحب نصرت ہوگا اور وہ اس دن
 کانے سے جنگ کرے گا۔ پھر اس
 العین میں زرد رنگ کا ایک شخص پل
 پر ظاہر ہوگا اور ستر ہزار ایسے اشخاص
 کو قتل کرے گا جو اسلحوں سے لیس ہونگے
 اور فتنہ عراق کی طرف پلٹے گا اور فتنہ
 شہر زور میں ظاہر ہوگا یہ عظیم ترین
 اور بھیانک بلا ہوگی جس کا نام ہلیم یا
 ہلیم ہوگا۔ راوی نے کہا پھر ایک عبادت
 اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا امیر
 المؤمنین! یہ بھی بتلا دیں کہ یہ اصفر زرد
 رنگ والا کہاں سے خروج کرے گا اور
 اس کے وصف ہمیں بتلا دیں۔ آپ
 نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس کا وصف
 بتلاتا ہوں۔ اس کی پیٹھ چوڑی ہے

الساقین سریع الغضب یواقع
 اثنتین وعشرین (اثنی عشر)
 وقعة وهو شیخ کردی
 بھی طویل العمر تین لہ
 ملوک الروم ویجعلون
 خدودهم وطاءهم علی
 سلامة من دینه وحسن یقینه
 وعلامة خروجہ بنیان
 مدینة الروم علی ثلاثة
 من الثغور تجد علی یدہ
 ثم یخرب ذلک الوادی
 الشیخ صاحب السراق
 المستولی علی الثغور ثم
 یحک رقاب المسلمین
 وتنضاف الیہ رجال الزوراء
 وتقع الواقعة ببابل
 پنڈ لیاں چھوٹی ہیں، جلد غصہ کرنے والا
 ہے۔ بائیس یا بارہ جنگیں لڑے گا۔ وہ
 وہ ایک کردی بوڑھا ہے خوش شکل
 اور طویل العمر ہے۔ روم کے حکمران
 اس کے عقیدے پر آجائیں گے اور
 اپنی عورتوں کو اپنے سپرد کے نیچے
 قرار دیں گے۔ وہ اپنے دین کی سلامتی
 رکھتا ہے۔ اس کا یقین اچھا ہے اس
 اس کے خروج کی نشانی یہ ہے کہ شہر
 روم کی بنیاد تین سرحدوں پر اس کے
 ہاتھوں تجدید پائے گی۔ پھر اس
 وردی کو ایک بوڑھا صاحب سراق
 تباہ کر دے گا جو سرحدوں پر غالب
 آجائے گا۔ پھر وہ مسلمانوں کا مالک بن
 جائے گا اور بغداد کے لوگ اس کے
 لیے مزید اضافہ ہوں گے۔ پھر

لہ یہ تردید یا تو لوح محفوظات کی روشنی میں خود انا کی طرف سے اور اگر آپ کی طرف سے
 نہیں ہے تو پھر رادی کا سہو ہے۔ واللہ اعلم۔

فیهلک فیہا خلق کثیر و
 یكون خسف کثیر و
 و تقع الفتنۃ بالزوراء
 ویصیح صائح الحقوا
 باخوانکم لبشاطی المرات
 و یتخرج اهل الزوراء کذب
 التمل فیقتل بینہم خمسون
 الف قتیل و تقع المہزیمۃ
 علیہم و یدلحقون الجبال
 و یقع باقیہم الی الزوراء ثم
 یصیح صیحة ثانیۃ فیخرجون
 فیقتل منہم کذا الذ
 فیصل الخبر الی الارض الجزائر
 فیقولون الحقوا باخوانکم
 فیخرج منہم رجل اصفر
 اللون و یدیر فی عصائب
 بابل میں شدید جنگ ہوگی جس میں خلق
 کثیر ہلاک ہوگی اور بکثرت زمینیں دھنس
 جائیں گی اور بغداد میں فتنہ واقع ہوگا
 اور پکارنے والا پکارے گا کہ فرات کے
 کنارے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملحق ہو
 جاؤ۔ پھر اہل بغداد چوٹیوں کی طرح
 اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ ان میں
 سے پچاس ہزار افراد قتل ہوں گے
 پھر شکست کھا کر پہاڑوں میں پناہ
 لیں گے اور باقی ماندہ بغداد آجائیں گے
 پھر پکارنے والا دوسری بار پکارے گا
 وہ پھر باہر آئیں گے اور اسی طرح قتل
 ہوں گے پھر سرزمین جزائر تک خبر
 پہنچے گی تو وہ کہیں گے اپنے بھائیوں
 تک پہنچو تو ان کے درمیان سے ایک
 زرد رنگ کا شخص خروج کرے گا اور

۱۔ حلقہ شہر عراق میں ہے۔ اس کے قریب ہی بابل کے کھنڈرات موجود ہیں
 اب حلقہ کا جدید نام بھی بابل ہے۔

الی الارض الخط وتلحقه اهل
 هجر واهل نجد ثم
 یدخلون البصرة فتعلق
 به رجالها ولم یزل یدخل
 من بلد الی بلد حتی
 یدخل مدینہ حلب وتكون
 بها وقعة عظيمة فیما کثرون
 فیها مائة یوم ثم ان
 یدخل الاصفر الجزيرة و
 یطلب الشام فیواقعه وقعة
 عظيمة خمسة وعشرون
 یوما ویقتل فیما بینهم
 خلق کثیر ویصعد جیش
 العراق الی بلاد الجبل
 ویتحدر الاصفر الی الکوفة
 فیبقى فیها فیأتی خبر من الشام
 انه قد قطع علی الحاج فعد

بہت سے گروہوں کے ساتھ سرزمینِ خط
 پر آئے گا اور اہل ہجر اور اہل نجد بھی اس
 سے ملتی ہو جائیں گے۔ پھر یہ لوگ بصریہ
 داخل ہوں گے تو اہل بصرہ ان کے ساتھ
 ہو جائیں گے۔ پھر ایک شہر سے دوسرے
 میں داخل ہوتے ہوئے حلب پہنچیں
 گے اور وہاں بڑی ہولناک جنگ ہوگی
 وہاں وہ سو دنوں تک رہیں گے پھر
 اصفر زردنگ (الاحمر) جزیرہ میں داخل
 ہوگا اور شام کو مائل کرنے کے لیے
 بڑی بھینانک جنگ کرے گا۔ جو پچیس
 دن ہے گی اور خلق کثیر قتل ہوگی۔ پھر
 عراق کی فوج بلادِ جبل پر چڑھائی کرے
 گی اور اصفر کوفہ آئے گا اور وہیں ہے
 گا کہ شام سے خبر آئے گی کہ حاجیوں کے
 لیے رستہ بند ہو گیا اس وقت حاجی مکہ
 جانے سے روک دیئے جائیں گے اور

ذلک یقع الحاج جانبہ فلا یحج
 أحد من الشام ولا من العراق
 ویكون الحج من مصر ثم
 ینقطع بعد ذلك ویصرح
 صاخر من بلد الروم انه قد
 قتل الاصفر فی تخرج الی
 الجیش بالروم فی الف سلطان
 وتحت کل سلطان مائة الف
 مقاتل صاحب سیف محلا و
 یزلون بارض ارجون قریب
 مدینة السوداء ثم ینتھی الی الجیش
 المدینة المہالکة المعرفہ بأ
 الثغور الذی تزلها سام بن نوح
 فتقع الواقعة علی بابہا فلا یرحل
 جیش الروم عنہا حتی یرج علیہم
 شام اور عراق سے کوئی بھی حج نہ کر سکے
 گا۔ البتہ مصر سے حج ہوگا۔ پھر اس کے
 بعد حج کا راستہ بند ہو جائے گا اور ایک
 چینیٹے والا روم کی طرف چینیٹے گا کہ اصفر
 (زر و رنگ والا) مارا گیا۔ پھر وہ خرمنج
 کرے گا اور روم کی فوج کی طرف جو ہزار
 سالادوں پر مشتمل ہوگی اور ہر سالار کے
 تحت ایک لاکھ اسلحہ والے سپاہی ہوں
 گے یہ لوگ سرزمین ارجون اور شہر سودار
 کے قریب اتریں گے۔ پھر یہ تباہ شدہ
 شہر ام الثغور تک پہنچیں گے۔ یہ وہ شہر
 ہے کہ سام بن نوح نے یہاں قیام کیا
 تھا۔ پھر اس شہر کے دروازے پر
 بہت بڑی جنگ ہوگی اور روم کی
 فوج وہاں سے کوچ نہیں کرے گی۔

۱۔ عبارت کا ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اصفر (زر و رنگ والا) ہزار سالادوں کے ساتھ
 خرمنج کرے گا۔

۲۔ مدینہ السوداء اندلس میں ہے اور اس کے قریب ہی شہر ارجون ہے۔

رجل من حيث لا يعملون و
 معه جيش فيقتل منهم
 مقتلة عظيمة وترجع
 الفتنة الى الزوراء فيقتل
 بعضهم بعضاً ثم تنتهي
 الفتنة فلا يبقى غير خليفتين
 يهلكان في يوم واحد
 فيقتل احدهما في
 الجانب الغربي والاخر
 في الجانب الشرقي فيكون
 ذلك فيما يسمونه اهل
 الطبقة السابعة فيكون
 في ذلك خسف كثير و
 كسوف واضح فلا ينهيم
 ذلك عما يفعلون من
 المعاصي قال فقام اليه
 ابن يعطين وجماعة من وجوه
 اصحابه وقالوا يا امير المؤمنين
 انك ذكرت لنا السفيا في

پھر ان کے خلاف ایک مرد ایسی جگہ سے
 خدج کرے گا جس کا فوجیوں کو علم
 نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ لشکر ہوگا۔
 پھر بڑی قتل و غارت ہوگی۔ پھر فتنہ
 بغداد کی طرف پیلے گا اور لوگ ایک
 دوسرے کو قتل کریں گے۔ پھر فتنہ اپنے
 انجام تک جائے گا اور صرف دو خلیفہ باقی
 رہ جائیں گے اور وہ دونوں ایک ہی
 دن قتل ہو جائیں گے ایک بغداد کے
 مغرب میں اور دوسرا مشرقی علاقے
 میں۔ یہ اُس میں ہوگا جسے ساتویں طبقہ
 کے لوگ سنیں گے۔ اس وقت کثرت
 خسف (زمین کا دھنسا)، واقع ہوگا
 اور واضح سورج گہن واقع ہوگا۔ کوئی
 اس عہد کے گناہگاروں کو گناہ سے
 منع کرنے والا ہوگا۔ پھر ابن یقطین اور
 سرکردہ اصحاب میں سے کچھ لوگ
 کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ابا امیر
 المؤمنین! آپ نے ہمیں سفیانی شامی

الشامی وترید ان تبین لنا
 أمره قال قد ذكرت
 خروجه لكم آخر السنة
 الكائنة فقالوا اشرحه
 لنا فان قلوبنا قد
 ارتاعت حتى تكون على
 بصيرة من البيان قال عليه
 السلام علامة خروجه
 تختلف ثلاث رايات
 راية من العرب فياويل
 المصرو ما يحل بها
 منهم وراية من البحرين
 من جزيرة أوال من
 أرض فارس وراية من
 الشام فتدوم الفتنة
 بينهم سنة ثم يخرج
 رجل من ولد العباس
 فيقولون أهل العراق
 قد جاءكم قوم حفات

کے بارے میں بتلایا۔ اب ہماری خواہش
 ہے کہ آپ اس کے عمل کے بارے میں
 کچھ بتلائیں۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں بتلا
 دیا کہ اس کا خروج فتنوں کا آخری سال
 میں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تفصیل
 بتلاتے، ہمارے دل خوف زدہ ہیں۔
 ہم آپ کے بیان سے بصیرت حاصل
 کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ
 اس کے خروج کی نشانی تین پرچموں کا
 اختلاف ہے ایک پرچم عرب کا،
 دائے ہو مصر والوں پر جو عرب کے
 ہاتھوں انہیں پہنچے گا۔ اور ایک پرچم
 بحرین کے جزیرہ ادال سے بلند ہوگا
 جو سرزمین فارس سے ہے اور ایک
 پرچم شام سے بلند ہوگا۔ پس ان کے
 درمیان ایک سال تک فتنہ رہے گا
 پھر بنی عباس سے ایک مرد خروج کرے
 گا تو اہل عراق کہیں گے کہ تمہارے
 پاس ایسی قوم آئی ہے جو پارہ منہ

اصحاب اُھواء مختلفۃ
فتضطرب اهل الشام و
فلسطين ويرجعون الى رؤساء
الشام ومصر ويقولون
اطلبوا ولد الملك فيطلبوه
ثم يوافقوه يعوطه دمشق
بموضع يقال له صرنا فاذا
حل بهم اخرج اخواله بنی
کلاب وبنی دھانۃ ویکون
له بالواد الیابس عده
عدید وبقولون له
یا هذا ما یحل لك
ان تضيع الاسلام اما تری
الی الناس فیہ من الالھوال
والفتن فاتق الله واخرج
لنصر دنیك فیقول
انا لست بصاحبکم

ہے اور مختلف خواہشات رکھنے والی
ہے تو شام و فلسطین کے لوگ ان کی
آمد کی خبر سے مضطرب ہوں گے اور شام
و مصر کے بڑوں سے رجوع کریں گے
تو وہ کہیں گے کہ حکمران کے بیٹے کو بلاؤ
وہ اسے بلائیں گے اور غوطہ دمشق کے
علاقہ حرستا میں اس سے ملاقات
کریں گے پس جب وہ ملاقات
کرے گا تو وہ اپنے نانیہالیوں کو جو
بنی کلاب اور بنی دھانہ سے ہوں
گے نکال دے گا اور اس کے لیے
وادی یابس میں ایک معتد بہ تعداد
ہوگی۔ وہ لوگ اس سے کہیں گے۔
کہ اسے شخص تیرے لیے جائز نہیں ہے
کو تو اسلام کو ضائع کر دے، تو لوگوں کو
نہیں دیکھتا کہ کتنے ہوں اور فتنہ میں
ہیں تو اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور اپنے

فيقولون له ألسنت
 من قریش ومن
 اهل بیت الملک
 القائم اما تتعصب
 لاهل بیت نبیک
 وما قد نزل بهم من
 الذل والهوان منذ زمان
 طویل فانک ما تخرج
 راغباً بالاموال ورعید
 العیش بل محامياً
 لدينک فلا يزال القوم
 یختلفون وهو اقل
 منبر یصعدہ ثم یخطب
 ویامرهم بالجهاد و
 یبایعهم علی انهم لا
 یخالفون الیه واحداً
 بعد واحد فعندھا یقول
 اذهبوا الی خلفائکم الذین
 کنتم لهم امرہ رضوہ ام کرہو

دین کی نصرت کے لیے باہر نکل وہ کہے
 گا کہ میں تمہارا صاحب نہیں ہوں وہ
 کہیں گے کیا تو قریش سے نہیں ہے؟
 اور قیام کرنے والے بادشاہ کے اہل
 بیت سے نہیں ہے؟ تجھے اپنے بنی کے
 اہل بیت پر غیرت نہیں آتی کہ ان طویل
 مدت میں کتنی ذلت و خواری وارد ہوئی
 ہے تم جو خروج کرو گے وہ مال کی طلب
 میں یا عیش کی خاطر نہیں ہوگا بلکہ تم اپنے
 دین کی حمایت کرو گے لوگ اسی طرح پے
 درپے اس کے پاس آتے جاتے ہیں
 اور وہ پہلی مرتبہ منبر پر چڑھے گا اور
 خطبہ دے گا اور انہیں حکم جہاد دے گا
 اور بیعت لے گا کہ وہ کہہ وہ اس
 کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اس وقت
 کہے گا کہ جاؤ اپنے خلفاء کے پاس
 جن کے امرانتے رہے ہو رضائے
 یا کراہت سے۔ پھر وہ غوطہ کی طرف
 خروج کرے گا اور ابھی داخل نہیں

بلد بعد بلد الا واقع
 أهلها فأن أول وقعة
 تكون بحمص ثم
 بالرقّة ثم بقريّة
 سبأ وهي اعظم وقعة
 يواقعها بحمص ثم
 ترجع الى دمشق وقد
 دانت له الخلق في جيش
 جيشا الى المدينة
 وجيشا الى المشرق
 فيقتل بالزوراء سبعين
 الفاً ويقتربون ثلاثاً
 امرأة حامل ويخرج الجيش
 الى كوفانكم هذه فكم
 من بال وباكية فيقتل بها
 خلق كثير واما جيش المدينة
 فانه اذا توسط البسداء اصاح
 به جبرائيل صيحة عظيمة
 فلا يبقى منهم أحد الا وخف

خوف ودهشت طاری ہوگی۔ اسی طرح
 وہ شہر بہ شہر داخل ہو کر جنگ کرتا رہے
 گا تو پہلی جنگ حمص میں ہوگی دوسری رقہ
 میں پھر قریہ سبا میں اور یہ حمص میں
 ہونے والی سب سے بڑی جنگ ہوگی
 پھر وہ دمشق واپس آجائے گا اور لوگ
 اس سے قریب ہو جائیں گے۔ پھر ایک
 لشکر مدینہ بھیجے گا اور ایک لشکر مشرق
 (عراق) کی طرف بھیجے گا تو بغداد میں
 ستر ہزار افراد مارے جائیں گے اور
 وہ تین سو حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک
 کرے گا۔ پھر اس کا لشکر تہارے کوفہ
 کی طرف روانہ ہوگا۔ تو کتنے مرد و زن
 گرہ کنّاں ہوں گے اور وہاں بڑی
 خلقت قتل ہوگی اور مدینہ جانے
 والا لشکر جب سرزمین بیدار پر پہنچے
 گا تو جبریل ان پر عظیم صیحہ کریں گے تو
 پورے لشکر کو اللہ زمین میں دھنسا
 دے گا اور لشکر کے عقب میں دو شخص

اللہ بہ الارض ویكون فی اثر
 الجیش رجلان أحدہما بشیر
 والاخر نذیر فینظرون الی ما
 نزل بہم فلا یرون الا رؤساء
 من الارض فیقولان
 بما أصاب الجیش فیصبح بہما
 جبرائیل فینحول اللہ وجوہہما
 الی فہقری فیمضی احدہما
 الی المدینۃ وهو البشیر
 فینبشرہم بما سلمہم اللہ
 تعالیٰ والاخر نذیر فیرجع
 الی السفیناتی ویخبرہ بما
 أصاب الجیش قال وعند
 جہینۃ الخبر الصحیح
 لانہما من جہینۃ
 بشیر ونذیر فیہرب قوم
 من اولاد رسول اللہ وہم
 ہوں گے ایک خوشخبری دینے والا اور
 ایک ڈرانے والا۔ تو یہ دونوں شکر
 پر وارد ہونے والی صورت حال کو دیکھیں
 گے کہ اہل شکر کے سرزمین سے باہر
 ہیں اور دھڑ دھنسنے ہوئے ہیں تو اپنا
 مشاہدہ بیان کریں گے۔ پھر جبرائیل ان
 دونوں پر صبح کریں گے تو ان کے چہرے
 کو اللہ پشتہ کی طرف کر دے گا ان
 میں کا خوشخبری دینے والا مدنیہ آئے
 گا اور مدنیہ والوں کو خوشخبری دے گا
 کہ اللہ نے انہیں بچالیا اور دوسرا
 ڈرانے والا سفینیانی کے پاس پلٹ
 کر جائے گا اور اسے فوج کی حالت
 کی خبر دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ صحیح خبر
 جہنیم کے پاس ہے۔ اس لیے کہ یہ
 بشیر و نذیر جہنیم سے ہیں۔ پھر اولاد
 رسول میں سے ایک گروہ جو اشرف

اشراف الی بلد الروم فیقول
 السفیانی لملک الروم ترد
 علی عبیدی فیردهما الیه
 فیضرب أعناقهم علی الدرج
 الشرقی لجامع بدمشق
 فلا ینکر ذلك علیه احد
 الا وان علامة ذلك تجدید
 الاسوار بالمدائن فقیل
 یا امیر المومنین (ع) اذکر
 لنا الاسوار فقال تجده
 سور بالشام والعجون
 والحران یبنی علیهما
 سوران وعلی واسط سور
 والبیضاء یبنی علیها سور
 والکوفة یبنی علیها
 سوران وعلی شوشتر
 سور وعلی أرمینة سور

ہوں گے شہر روم کی طرف فرار کریں گے
 تو سفیانی روم کے حکمران سے کہے گا۔
 تاکہ ہمارے غلاموں کو ہمیں واپس دے
 دو تو وہ انہیں واپس بھیج دے گا سفیانی
 مسجد دمشق کے مشرقی حصہ میں ان کی
 گردنیں کاٹ دے گا اور کوئی اس
 عمل پر ٹوکنے والا نہ ہوگا اور اس کی نشانی
 یہ ہوگی کہ شہروں میں شہر بنائیں بنائی
 جائیں گی۔ آپ سے کہا گیا یا امیر
 المومنین! وہ شہر بنائیں بھی ہم نے بیان
 کر دیں آپ نے فرمایا ایک شہر پناہ
 کی شام میں تجدید کی جائے گی اور دو
 عجوز میں اور حران میں اور ایک واسط
 میں اور ایک بیضاء میں اور دو کوفہ میں
 اور ایک شوشتر میں اور ایک آرمینہ
 میں اور ایک موصل میں اور ایک ہمدان
 میں اور ایک درقہ میں اور ایک دیار

یونس میں اور ایک حص میں اور ایک مٹر
 دین میں اور ایک رقطا میں اور ایک
 رہبہ میں اور ایک دیرہند میں اور ایک
 قلعہ میں بنائی جائے گی۔ لوگو! آگاہ ہو
 جاؤ کہ جب سفیانی ظاہر ہوگا تو بڑی
 بڑی جنگیں ہوں گی۔ اس کی پہلی جنگ
 حص میں ہوگی۔ پھر حلب میں۔ پھر
 رقبہ میں پھر قریہ سبا میں پھر العین
 میں پھر نصیبین میں پھر موصل میں اور
 یہ بڑی بھیاں تک جنگ ہوگی۔ پھر
 موصل میں بغداد کے مدجمع ہو جائیں
 گے اور دیار یونس سے لے کر تک بڑی
 ہولناک جنگ ہوگی، جس میں ستر ہزار
 مارے جائیں گے اور موصل میں شدید
 ترین قتال ہوگا تو سفیانی وہاں پہنچے
 گا اور سامط ہزار افراد کو قتل کرے گا
 اور وہاں قارون کے خزانے ہیں اور
 وہاں عظیم حالات رونما ہوں گے جبکہ
 زمین دھنس چکی ہوگی سنگباری اور

و علی موصل سور و علی همدان
 سور و علی ورقہ سور و علی دیار
 یونس سور و علی حص سور
 و علی مٹر دین سور و علی الرقطاء
 سور و علی الزہبۃ سور و علی
 دیرہند سور و علی القلعة
 سور معاشر الناس الا و
 انتہ اذا ظهر السفیانی
 تکون لہ وقایع عظام فاول
 وقعة بحمص ثم بحلب ثم
 بالرقبة ثم بقریة سبا ثم
 برأس العین ثم بنصیبین ثم
 بالموصل وہی وقعة عظیمة
 ثم یتجمع الی الموصل رجال
 الزوراء ومن دیار یونس الی اللخنة
 وتکون وقعة عظیمة یقتل فیہا
 سبعین الفا ویجرى علی الموصل
 قتال شدید یحل بہا شمیزل
 الی السفیانی ویقتل منهم ستین

الفأوان فيها كنوز قارون ولها
 أحوال عظيمة بعد الخسف و
 القذف والمسخ وتكون أسرع
 ذهابا في الأرض من الموت الحديد
 في أرض الرجب قال ولا يزال
 السفيناني يقتل كل من اسمه
 محمد وعلي وحسن وحسين
 وفاطمة وجعفر وموسى وزينب
 وخديجة ورقية بنفا وحنفا
 لال محمد (ص) شق بيحت في
 جميع البلد ان فيجمع له
 الاطفال ويغلي لهم الزيت
 فيقول له الاطفال ان كان
 آباؤنا عصوصك نحن فما ذنبنا
 فياخذ كل من اسمه علي ما
 ذكرت فيغليهم في الزيت شق
 يسير الى كوفانكم هذه
 فيدور فيها كما تدور الدولة
 فيفعل بالرجال كما يفعل

مسخ رونما ہو چکے گا اور دوسری زمینوں
 کی نسبت جلد دھنسے گی اس لوہے
 کی سیخ سے جو رزنے والی زمین میں
 ہے اور سفینائی مسلسل ان لوگوں کو
 قتل کرے گا، جن کے نام محمد، علی، حسین،
 فاطمہ، جعفر، موسیٰ، زینب
 خدیجہ اور رقیہ ہوں گے۔ یہ اس
 بغض و کینہ کے سبب ہوگا جو اسے
 آل محمد سے ہوگا۔ پھر سارے شہروں
 میں لوگ بھجے گا اور بچوں کو جمع کر دے
 گا اور ان کے لیے تیل جمع کروائے گا
 تو بچے اس سے کہیں گے کہ اگر ہمارے
 باپوں نے تیری نافرمانی کی ہے تو ہم
 نے کیا کیا ہے؟ تو ان بچوں میں سے
 جس کا نام مذکورہ ناموں میں سے ہوگا
 اسے تیل میں ڈلوائے گا۔ پھر وہ تمام
 اس شہر کو رزنے کی طرف آئے گا اور اس
 کی گلیوں میں حجام کی طرح چکر لگائے
 گا اور مردوں کے ساتھ وہی کرے گا

بالاطفال ویصلب علی بابہا
کل من اسمہ حسن
وحسین شویسر الی
المدینۃ فینہبہا فی ثلاثۃ
ایام ویقتل فیہا خلق کثیر
ویصلب علی مسجدہا کل
من اسمہ حسن وحسین
فقد ذلّ یغلی دمائہم کما
غلی دمریحی بن زکریا فاذا
رأی ذلک الامرأیقن
بالہذک فیولی ہاربا و
یرجع منہزما الی الشام فنادی
یری فی طریقۃ احد یخالف
علیہ اذا دخل علیہ فاذا دخل
الی بلدۃ اعتکف علی شرب
الخمر والمعاصی ویامر
اصحابہ بذلک فیخرج
السفیانی وبیدہ حدبہ
وبامر بالامراۃ فیدفعہا

جو بچوں کے ساتھ کیا تھا اور کوفہ کے
دروازہ پر ان لوگوں کو بچانسی دے دیا
جن کے نام حسن وحسین ہوں گے۔ پھر وہ
مدینہ جائے گا اور وہاں تین دن تک
لوٹ مار کرے گا اور خلق کثیر کو قتل
کر دے گا اور مدینہ کی مسجد پر حسن وحسین
نامی لوگوں کو بچانسی دے گا۔ اس وقت
اس کا خون جوش مائے گا۔ جیسا کہ
ریحی بن زکریا کے خون نے جوش مارا
تھا۔ جب وہ دیکھے گا تو اسے اپنی ہلاکت
کا یقین ہو جائے گا اور وہ واپس
شام کی طرف فرار اختیار کرے گا۔
تو وہ پورے راستے اپنا کوئی مخالفت
کرنے والا نہیں دیکھے گا۔ یہاں تک کہ
شام میں داخل ہوگا۔ جب وہ شہر
میں داخل ہو جائے گا تو وہ شراب نوشی
اور دیگر گناہوں میں اپنے آپ کو مگھ
کرے گا اور اپنے ساتھیوں کو انہیں
کاموں کا حکم دے گا۔ پھر سفیانی اس

الی بعض اصحابہ فیقول
 له افجر بها فی وسط
 الطریق فیفعل بها ثم
 یبقر بطنها ویسقط
 الجنین من بطن امه
 فلا یقدر احد ینکر
 علیه ذلک قال فعندھا
 تضطرب الملائکۃ
 فی السماوات ویاذن
 اللہ بخروج القائم
 من ذریئتی وهو
 صاحب الزمان ثم
 یشیع خبرہ فی کل
 مکان فینزل حینئذ
 حبرا شیل علی صخرۃ
 بیت المقدس فیصیح
 فی اهل الدنیا قد جاء
 الحق وزهق الباطل
 ان الباطل کان زهوقا

حالت میں باہر آئے گا کہ اس کے
 ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اور ایک
 عورت کو لانے کا حکم دے گا کہ راستے
 کے بیچ وہ اس عورت سے بدکاری
 کرے وہ بدکاری کرے گا۔ پھر اس
 کے بعد اس عورت کا شکم چاک کر دے
 گا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکل کر
 زمین پر گر جائے گا اس وقت کوئی یہ
 جرات نہ رکھتا ہوگا کہ اس عمل سے
 اظہار نفرت کرے۔ اس وقت
 آسمانوں میں فرشتے مضطرب ہو جائیں
 گے اور اللہ قائم کو جو میری ذریت
 سے ہے خرمج کا اذن دے گا اور
 وہی صاحب الزمان ہے۔ پھر اس
 کی خبر ہر جگہ مشہور ہو جائے گی اس
 وقت جبریل صخرۃ بیت المقدس
 پر اتریں گے اور اہل دنیا کے لیے
 آواز بلند کریں گے کہ حق آگیا اور
 باطل بھاگ گیا یقیناً باطل بھاگنے والا

ثم انه عليه السلام ہے۔ پھر امیر المؤمنین علیہ السلام نے
تنفس الصعداء فان كمدًا ٹھنڈی سانس بھری اور نالہ وزاری
وجعل يقول: کی اور فرمانے لگے: (اشعار)

بنی اذا ما جاشت الترك فانتظر
ولا يله مهدي يقول ويعدل
وذل ملوك الظلم من آل هاشم
وبويع منهم من يذل ويهزل
صبي من الصبيان لا رأى عنده
ولا عنده حد ولا هو يعقل
وثم يقوم القائم الحق منكم
وبالحق يا أيكم وبالحق يعمل
سعى رسول الله نفسى فداؤه
فلا تتخذلوه يا بنى وعجلوا

اشعار کا ترجمہ

- ① میرے بیٹے جب ترک ہیجان میں آجائیں اور صف آرائی کریں تو مہدیؑ کی ولایت کا انتظار کرو جو عدل کے ساتھ قیام کرے گا۔
- ② اور آل ہاشم کے بادشاہ جو رستے زمین پر ہوں گے وہ ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی بیعت ان میں سے کی جائے گی جو لذت کے خواہاں اور بے ہودہ بات کرنے والے ہوں گے۔

③ اور وہ بچوں میں سے ایک بچہ ہے جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہوگی نہ ذمہ دار ہوگا نہ عقلمند۔

④ پھر تم میں سے قائم حق قیام کرے گا حق کے ساتھ آئے گا اور حق پر عمل کرے گا

⑤ وہ رسول اللہ کا ہم نام ہے میری جان اس پر خدا ہے تو اسے میرے بیٹو! اسے رسوا نہ کرنا اور اس کی طرف عجلت کے ساتھ جانا۔

اس کے بعد ظہور مہدی کا بیان ہے۔ آپ کی جنگوں اور فتوحات کا تذکرہ ہے آپ کے تین سوتیرہ اصحاب کا بہ قید نام و مقام ذکر ہے۔ آپ کی حکومت کے استحکام کا بیان ہے اور آخر میں قیامت کے قائم ہونے کا بیان ہے۔ ہم نے اس پورے خطبہ سے فقط وہ حصہ نقل کیا ہے جو ہمارے موضوع یعنی واقعات و حوادث قبل ظہور سے متعلق ہے۔ اگر اس مختصر رسالہ میں گنجائش ہوتی تو از دیا و بصیرت کے لیے پورا خطبہ مجعہ ترجمہ نقل کیا جاتا۔

خطبہ کے بارے میں

میرے سامنے اس خطبہ کے مندرجہ ذیل نسخے ہیں

① الزام الناصب شیخ علی زیدی حائری جزدوم تین خطبے۔

② الشیعہ والرحیۃ جزاقل محمد رضا طبلسی

③ نواب الدہور حسن میر جہانی جزدوم

④ ینایع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی

⑤ خطبۃ البیان طبع بحرین۔

الزام الناصب اور الشیعة والرجعة میں خطبہ کی سند یہ ہے۔ محمد ابن احمد
 انباری۔ محمد ابن احمد جرجانی قاضی رے۔ طوق ابن مالک۔ عن ابیہ۔
 عبد اللہ بن مسعود۔ رفہ الی علی ابن ابی طالب۔ محمد رضا طلبی نے اس خطبہ
 کو دو حصہ الانوار، شیخ محمد یزدی سے نقل کیا ہے اور نواب الدہور میں یہ خطبہ
 عجائب الاخبار سید حسین توبلی سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں بھی یہی سلسلہ سند
 ہے۔ طلبی اور میر جہانی دونوں بزرگوں نے الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۲۰۰ سے اس خطبہ
 کے متعلق معلومات اخذ کی ہیں۔ الذریعہ (طبع دوم صفحہ ۲۰۱/۲۰۰) کے مطابق اس
 خطبہ کے نسخوں میں بہت اختلاف ہے شیخ علی یزدی نے الزام الناصب میں
 اس کے تین نسخے نقل کیے ہیں۔ ایک میں اصحاب قائم کا تذکرہ ہے دوسرے میں
 ان دالیوں کا تذکرہ ہے، جنہیں آپ اپنی طرف سے معین فرمائیں گے اور تیسرا
 نسخہ اور المنتظم فی اسرار الاظم تالیف محمد بن طلح شافعی متوفی ۶۵۲ سے نقل کیا ہے
 شیخ سراج دین حسن نے اس کے بعض اجزاء اور المنتظم سے اپنی کتاب میں نقل
 کیے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ خطبہ اقالیم کے ساتھ مکتبہ آستان قدس میں موجود
 ہے، جس کا سن کتابت ۶۲۹ ہے۔ دوسرا نسخہ درویش علی ابن جمال الدین کی تحریر
 میں ہے، جس کا سن کتابت ۹۲۳ ہے۔ سید شبر نے اس پورے خطبہ کو
 اپنی کتاب علامات الظہور میں نقل کیا ہے۔ حافظ رحیب برسی کی مشارق
 الانوار میں بھی اس کے کچھ جملے ملتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اسے خطبہ البیان
 کے نام سے نقل کیا ہے۔ قاضی سعید قمی متوفی ۱۱۰۳ نے شرح حدیث غامہ
 میں اسے مختصراً نقل کیا ہے۔ محقق قمی متوفی ۱۲۳۱ نے جامع الشتات (جلد ۵

صفحہ ۹۵) میں قاضی سعید کے نسخے کے کچھ فقروں کی شرح لکھی ہے۔ اس خطبہ کی اور بھی شرحیں ہیں، جن کا تذکرہ الذریعہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱/۲۱۰ پر موجود ہے۔ اس کی ایک شرح خلاصۃ الترجمان کے نام سے اور دوسری معالم التنزیل کے نام سے بھی ہے۔ نور علی شاہ متوفی ۲۱۲ نے اس خطبہ کا فارسی ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک جزء ان کے دیوان کے ساتھ مکتبہ سپہ سالار تہران میں موجود ہے۔ کاشان کے حاکم شمس شمس الدین محمد کے حکم سے سن ۸۴۶ میں اس کا منظوم ترجمہ کیا گیا۔ البتہ یہ خطبہ نہ ہیج البلاغہ میں ہے نہ مناقب ابن شہر آشوب میں نہ بحار الانوار میں۔ اس خطبہ کے سلسلہ میں دو قول ہیں بعض کے خیال میں یہ کو فکا خطبہ ہے اور بعض کی رائے کے مطابق یہ بصرہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے ممکن ہے کہ دو ہوں۔

اس خطبہ کے سلسلہ میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ اس کے نسخوں میں شدید اختلاف ہے۔ کسی نسخہ میں کچھ کم ہے کسی میں کچھ زیادہ ہے اور کسی نسخہ میں ایک فقرہ کی جگہ دوسرا ہے۔ اس کے علاوہ استناخ کے مسائل کی وجہ سے بھی لغظوں اور جملوں میں اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ محمد رضا اور میر جہانی کی رائے اس خطبہ کے سلسلہ میں معتدل ترین رائے ہے۔ بعض نسخوں میں بعض فقرے قرآن مجید کی آیات و نصوص کے خلاف ہیں، لہذا یہ یاد رکھا جاتا ہے کہ مختلف ادوار میں صاحبان غرض نے اس میں کچھ ایسے اضافے کر دیئے ہیں جو ان کے مفید مطلب تھے۔ لہذا اس خطبہ کے سلسلہ میں محتاط رائے یہ ہے جو جملے بالکل ہی کتاب و سنت سے متصادم ہیں وہ اسقاطی ہیں اور کلام امام نہیں ہیں۔ البتہ جن فقروں کی تاویل ممکن ہے ان کی تاویل کی جانی چاہیے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چند فقرے

کے سبب پورا خطبہ مشکوک قرار دے دیا جائے، محقق قمی نے تحریر کیا ہے کہ اگر خطبہ البیان جیسی باتیں ان کی طرف منسوب کی جائیں تو ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگانا چاہیے اور نہ سرے سے ان کو باطل قرار دے دینا چاہیے۔

اس خطبہ کو پڑھنے والا میری اس بات کی تائید کرے گا کہ اس خطبہ میں بہت مقامات پر خطیب منبر سلونی کا اسلوب بھی ہے، لب و لہجہ بھی ہے اور تیور بھی ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اختلاف رائے بھی فقط ان جہلوں میں ہے جن میں امیر المومنینؑ نے اپنی ذات پر افتخار کیا ہے۔ وہ جملے اَنَا (میں) سے شروع ہوتے ہیں۔ اس اختلاف کا پیشگوئیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا میں نے وہ اختلافی حصہ اس رسالے میں نقل نہیں کیا ہے، خطبہ میں ناما نوس اور اجنبی الفاظ کی کثرت ہے اور بعض ایسے فقرے ہیں جو بہت عجیب و غریب اور ناقابل فہم معنوں جیسے ہیں۔ ایسا شاید اس لیے ہے کہ پیش گوئیوں کے موضوع پر لب و لہجہ میں ابہام اور اجمال دونوں ضروری تھے تاکہ باتیں اپنے اپنے وقت پر چلتی چلی جائیں۔ ایسے فقرہ کو اگر مستثاہات قرار دیا جائے تو مناسب ہوگا۔



روایت جابر جعفیؓ

عن جابر الجعفی، عن ابی جعفر علیہ السلام یقول:	جابر جعفی روایت کرتے ہیں کہ امام
الزم الارض لا تحركن یدك ولا رجلك ابدا حتی تری علامات اذكرها لك	محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، کہ
فی سنتہ وترى منادیا ینادی بدمشق، وخسف بقریة من قراها، ویسقط طا ئفة من مسجدها،	اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ جاؤ اور ہاتھ پیرں کو حرکت مت دو یہاں تک کہ وہ علامتیں ظاہر ہو جائیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ایک منادی دمشق سے
فاذا رايت الترك جاذوها فاقبلت الترك حتی نزلت الجزیرة، واقبلت الروم حتی نزلت الرملة وهی سنتہ	آواز دے گا اور اس کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات دھنس جائے گا اور مسجد دمشق کا ایک حصہ منہدم ہو جائے گا تو تم جب یہ دیکھو کہ ترک دمشق سے گزر گئے اور جزیرہ میں وارد ہو گئے تو یہ سال وہ سال ہوگا، جس میں زمین عرب کے چپہ چپہ پر اختلاف ہوگا۔

اس وقت اہل شام تین مختلف پرچموں کے تلے جمع ہوں گے، ایک زرد اور سفید ہوگا، دوسرا سُرخ اور سفید ہوگا اور تیسرا سفیانی کا پرچم ہوگا، سفیانی اپنے نانا کی رشتہ داروں کے ساتھ جو بنی کلب سے ہوں گے، خرمنج کرے گا اور بنی ذنب الحمار پر جو کہ قبیلہ مضر کی شاخ ہے۔ حملہ کرے گا اور ایسی جنگ کرے گا کہ وہ ایسی ماضی میں کبھی نہیں ہوتی ہوگی۔

پھر قبیلہ بنی ذنب الحمار کا ایک شخص دمشق آئے گا۔ وہ اور اس کے ساتھی اس طرح قتل ہوں گے جیسے کوئی قتل نہ ہوا ہوگا اور یہی اس آیت کا اشارہ ہے جس میں اللہ نے فرمایا ہے ”پھر گروہ نے باہم اختلاف کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے کہ ان پر وائے ہو کہ وہ اس بڑے دن کو دیکھیں گے۔ (مریم، ۲۷)

اجتلاف فی کل ارض من ارض العرب۔ وان اهل الشام يقتلون عند ذلك على ثلاث رايات، الا صهب والابقع والسفیانی مع ذنب الحمار مضر، ومع السفیانی احوالہ من کلب فیظہر السفیانی ومن معہ علی بنی ذنب الحمار، حتی یقتلوا قتلا لم یقتلہ شی قط۔

ویحضر رجل بدمشق فیقتل هو ومن معہ قتلا لم یقتلہ شی قط وهو من بنی ذنب الحمار ووحی الایۃ الی یقول اللہ تبارک وتعالیٰ: فاختلف الا حزاب من بینہم فویل للذین کفروا من مشہد یوم عظیم (مریم، ۲۷)

سفینی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد اولاد رسول اور شیعیان آل محمد کو قتل کے سوا کچھ اور نہ ہوگا۔ اور وہ ایک شکر کو نہ کی طرف بھیجے گا۔ جرح شیعوں میں سے کچھ کو قتل کرے گا اور کچھ کو سولی دے گا۔ اور ایک پرچم خراسان کی طرف سے آئے گا، اور اس پرچم والے دوسرے ساحل پر پڑاؤ ڈالیں گے اور شیعوں میں سے ایک کمزور شخص سفینی کے مقابلہ کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ فرج کرے گا اور کو نہ کی پشت پر اس سے جنگ کر کے مغلوب ہو جائے گا یا قتل ہو جائے گا)

پھر سفینی ایک دوسرا لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا اور مہدیؑ و منصورؑ نکل جائیں گے اور شکر سادات کے ہر چھوٹے بڑے کو قید کر دے گا۔ اور وقت ایک لشکر دونوں

ویظهر السفیانی ومن معه حتی لا یكون له همّة الا آل محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم وشیعتہم فیبعث بعثا الی الکوفة فیصاب باناس من شیعة آل محمد بالکوفة قتلا وصلبا، ویقبل رایة من خراسان حتی یتزل ساحل الدّجلۃ ینخرج رجل من الموالی ضعیف ومن تبعه فیصاب یظهر الکوفہ ویبعث بعثا الی المدینہ فیقتل بها رجلا ویررب۔

المہدی والمنصور منها ویؤخذ آل محمد صغیرہم وکبیرہم لا یتروک منهم احد الا جس ویخرج الجیش

ف طلب الرجلین

شخصوں (مہدی اور منصور) کی تلاش
میں روانہ ہوگا۔

وینخرج المہدی
منہا علی سُنَّةِ مُوسٰی خَاتَمًا
یَتَرَقَّبُ حَتّٰی یَقْدُمَ مَکَّةَ وَ
یَقْبَلُ الْجِیْشَ حَتّٰی اِذَا نَزَلُوا
الْبِیْدَاءَ وَهُوَ جِیْشُ
الْمُحَلَّاتِ خَسَفَ
بِهِمْ فَلَا یَقْلَتُ مِنْهُمْ
اِلَّا مُنْخَبَرٌ، فِی قَوْمِ الْقَائِمِ
بِیْنِ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
فِی صُلٰی وَیَنْصَرِفُ وَ
مَعَهُ وَزِیْرُهُ، فِی قَوْلِ
یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا
لَسَنَنْصُرُ اللّٰهَ عَلٰی
مَنْ ظَلَمَنَا وَسَلَبَ
حَقَّنَا، مَنْ یَّحَاجُنَا
فِی اللّٰهِ فَاِنَّا اَوَّلٰی
بِاللّٰهِ وَمَنْ یَّحَاجُنَا

اور مہدی سنت موسیٰ کے مطابق
مدینہ سے ہر سال ہو کر نکلے گا اور اسی
حال میں مکہ میں وارد ہوگا اور وہ کہ
بھی اس کے تعاقب میں ہوگا جب
وہ لشکرِ مکہ و مدینہ کے درمیان واقع
بیابان (مقامِ بیداء) میں پہنچے گا۔
تو سارے فوجی زمین میں جھٹس کر ہلاک
ہو جائیں گے، فقط ایک شخص زندہ
بچے گا جو ان کی ہلاکت کی خبر لے کر
جائے گا پھر قائم رکن و مقام کے
درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا اور
اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا۔ پھر وہ
پلٹے گا اور لوگوں سے خطاب کرے
گا، کہ اے لوگو! ہم اللہ سے مدد چاہتے
ہیں کہ جن لوگوں نے ہم آلِ محمد پر ظلم
کیا اور ہمارے حق کو چھین لیا اللہ ہمیں
ان پر کامیاب کرے جو اللہ کے بارے

ف آدم فانا اولی
 الناس بآدم، ومن
 حاجتنا فی نوح
 فانا اولی الناس
 بنوح، ومن حاجتنا
 فی ابراهیم فانا
 اولی الناس بابراہیم
 ومن حاجتنا بمحمد
 فانا اولی الناس
 بمحمد، ومن
 حاجتنا فی النبیین
 فتحن اولی الناس
 بالنبیین ومن
 حاجتنا فی کتاب
 اللہ فتحن اولی
 الناس بکتاب اللہ
 انا نشہد وکل
 مسلمہ الیوم انا
 قد ظلمنا، وطر دنا

میں کوئی بحث کرنا چاہتا ہے وہ آئے
 اس لیے کہ میں اللہ کے نزدیک
 تر ہوں اور جو آدم کے بارے میں
 گفتگو کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس
 لیے کہ میں سب کی نسبت آدم سے
 نزدیک تر ہوں اور جو نوح کے بارے
 میں بحث کرنا چاہتا ہے وہ آئے
 اس لیے کہ میں نوح سے نزدیک
 ہوں اور جو ابراہیم کے بارے میں بحث
 کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ میں
 ابراہیم کے نزدیک تر ہوں اور جو محمد
 کے بارے میں بحث کرنا چاہتا ہے
 وہ آئے اس لیے کہ میں سب کی نسبت
 محمد سے نزدیک تر ہوں اور جو ہم سے
 انبیاء کے بارے میں بحث کرنا چاہتا
 ہے وہ آئے اس لیے کہ ہم انبیاء کے
 نزدیک تر ہیں اور جو کتاب خدا
 کے بارے میں ہم سے بحث کرنا
 چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ

و بخی علینا، و اخرجننا من
 دیارنا و اموالنا و
 اہالینا و قہرنا الا
 اننا نستصر اللہ
 الیوم و کل مسلم
 و یحیی و اللہ ثلاث
 مائت و بضئۃ عشر رجلا
 فیہم خمسون امراہ
 تیجتمعون بمکۃ
 علی غیر معیاد قزعاً
 کقزع الخریف، یتبع
 بعضهم بعضاً و ہی
 الایۃ الّتی قال اللہ
 اینما تکونوا یات
 بکم اللہ جمیعاً ان
 اللہ علی کُلّ شئ قدیر فیقول
 رجل من آل محمد صلی
 اللہ علیہ و آلہ وسلم و
 ہی القریۃ الظالمۃ

کتاب خدا سے سب سے زیادہ نزدیک
 ہیں ہم کو اہی دیتے ہیں اور مسلمان کو اہی
 دے گا کہ ہم پر ظلم کیا گیا ہمیں نکالا گیا او
 ہم پر تعدی کی گئی، ہمیں ہمارے وطن سے
 ہمارے مال سے اور ہمارے گھروں سے
 بے دخل کر دیا گیا، آج ہم اللہ سے
 نصرت کے طلب گار ہیں اور مسلمان
 سے مدد چاہتے ہیں۔

اما محمد باقر فرماتے ہیں (خدا کی قسم
 اس وقت تین سو تیرہ اشخاص جن میں
 پچاس عورتیں بھی ہوں گی۔ یہ سب فصل
 خزاں کے لکھ ہائے ابر کی طرح غیر موسم
 حج میں مکے میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ سب
 ایک دوسرے کے پیچھے آئیں گے اسی
 کو پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ تم
 جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو ایک
 جگہ جمع کر دے گا، یقیناً اللہ ہر شے
 پر قادر ہے۔ اس وقت اولاد رسول میں
 سے ایک شخص کہے گا کہ اس شہر مکہ کے لوگ

اہلہا۔

ظالم میں۔

ثم يخرج من مكة
هو ومن معه
الثلاثمائة وبضعة
عشر يابعد منه بين
الركن والمقام معه
عهد بنى الله صلى الله
عليه واله ورايته، و
سلاحه، ووزيره معه
فينادى المنادى بمكة
باسمه وامره من
السماء حتى يسمعه
اهل الارض كلهم اسمه
اسمه نبى ما اشكل عليكم
فلم يشكل عليكم عهد بنى
الله صلى الله عليه واله وسلم
ورايه وسلاحه والنفس
الذكية من ولد الحسين
فان اشكل عليكم هذا فلا

پھر وہ تین سو تیرہ اشخاص رسول
کا عہد نامہ، ان کا پرچم اور ان کا اسلحہ
قائم کے پاس دیکھ کر رکن و مقام کے
درمیان اس کی بیعت کریں گے، پھر
سب شہر مکہ سے باہر نکل آئیں گے
اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا
اس وقت ایک منادی آسمان سے
اس کا نام لے کر آواز دے گا اور اس
کے ظہور کی اطلاع دے گا۔ اس آواز
کو دنیا کے سارے لوگ سنیں گے،
اس کا نام نبی کا نام ہے۔ اگر یہ بات
تمہارے لیے مشتبہ ہو جائے تو رسول
اللہ کا عہد نامہ، ان کا پرچم، ان کا
اسلحہ اور نفسِ زکیہ جو اولادِ حسین سے
ہے یہ تمہارے لیے مشتبہ نہیں ہونگے
اور اگر یہ بھی مشتبہ ہو جائے تو وہ آسانی
آواز تمہارے لیے مشتبہ نہ ہوگی جس میں
اس کا نام لے کر ظہور کی خبر دی جائیگی

بشكل عليكم الصوت من
السماء باسمه وامره وآياك
وشذاذ من آل محمد عليه
السلام فان لال محمد و
على راية ولغيرهم رايات
فالزم الارض ولا تتبع
منهم رجلا ابد حتى تری
رجلا من ولد الحسين
معه عهد بنی الله ورايته و
سلاحه، فان عهد بنی الله
صار عند علی بن الحسين
ثم صار عند محمد
بن علی ویفعل الله
ما يشاء۔

فالزم هؤلاء ابد او اياك
ومن ذكرت لك فاخرج
رجل منهم معه ثلاث
ماثية وبضعت عشر
رجلا ومعه راية رسول

(پھر جا بھئی) سے ارشاد فرمایا کہ خیر دار
سادات میں سے معدومے چند لوگ
مدعی ہوں گے۔ ان کی طرف اعتنا
نہ کرنا۔ اس لیے کہ محمد و علی کی حکومت
ایک بار ہے اور ان کے غیروں کی
حکومت بار رہا ہے۔ لہذا گھر بیٹھو
اور ان دعویداروں میں سے کسی کی پیروی
نہ کرو۔ یہاں تک کہ اولاد حسین میں
سے ایک مرد کو دیکھو جس کے پاس
رسول کا عہد نامہ پرچم اور اسلحہ ہے
اس لیے کہ وہ عہد نامہ علی بن الحسین
تک پہنچا اور ان کے بوجہ محمد بن علی
(خود اپنی طرف اشارہ کیا) تک پہنچا
اس کے بعد جو خدا چاہے کرے گا۔
تو ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ رہو
اور اشخاص مذکورہ (مدعیان) سے
بچتے رہو، تو جب خاندان رسول
سے ایک شخص تین سو تیرہ اشخاص
کے ساتھ خر مچ کرے اور اس کے

پاس رسول کا علم بھی ہوا اور مدینہ کا قصد
 کرے۔ یہاں تک کہ جب مقام
 بیدارہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک
 مقام سے گزرے تو کہے کہ یہ اس
 قوم کی جگہ ہے جو اللہ کے حکم نے دھنسنے
 والی ہے۔ جیسا کہ اللہ نے کہا ہے۔
 کہ ”تو کیا وہ لوگ جو میرے گناہ
 کرتے تھے انہیں اطمینان ہو گیا ہے
 (اور خائف نہیں ہیں) کہ اللہ نے
 انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی
 طرف سے ان پر عذاب آجائے۔
 جس کا انہیں گمان بھی نہ ہو یا انہیں
 مشغولیت کی حالت میں عذاب الہی
 گرفتار کرے تو وہ لوگ اسے زیر
 نہیں کر سکتے۔“

پھر جب وہ مدینہ پہنچے گا، تو
 محمد بن شجرى کو یوسفؑ کی طرح زندان

اللہ صلی اللہ علیہ والہ
 عامدا الى المدينة
 حتى يمر بالبیدارہ
 يقول: هذا مكان
 القوم الذين يخسف
 بهم وهي الآية التي
 قال الله افا من الذين
 مكروا الشئ ان
 يخسف الله بهم
 الارض او ياتيهم
 العذاب من حيث
 لا يشعرون او ياخذهم
 في ثقلهم فما
 هم بمعجزين۔

فاذا قدم المدينة
 اخرج محمد بن الشجرى

علی سنۃ یوسف ثم یاقی
 الکوفۃ فیطیل بہا
 المکث ماشاء اللہ ات
 یمکث حتی یرکب علیہا
 ثم یرسیر حتی یاقی
 العذراء ہو ومن معہ
 وقد الحق بہ ناس
 کثیر والسفیان یومئذ
 بوا دی الرملت حتی اذا التقوا
 وہم یوم الابد ال یخرج
 اناس کانومع السفیان
 من شیعة آل محمد
 علیہم السلام ویخرج
 ناس کانوامع آل محمد الی
 السفیان فہم من شیعة
 حتی یلحقوا بہم و
 یخرج کل ناس الی رایتہم

سے نکالے گا۔ پھر کو فہ آئے گا اور ایک
 طویل مدت تک وہاں قیام کرے گا
 اس کے بعد وہ حکم خدا سے کو فہ پر
 غالب آئے گا۔ پھر اپنے ساتھیوں
 کے ساتھ عذرا^۱ پہنچے گا اور یہاں پر
 بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو
 جائیں گے۔ اس وقت سفیان وادی
 رملہ میں ہوگا، پھر دونوں شکر ایک
 دوسرے سے ملاقات کریں گے۔
 اور وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔ اس لیے
 کہ شیعان آل محمد میں سے جو سفیان
 کے ساتھ ہوں گے وہ قائم کے ساتھیوں
 سے ملحق ہوں گے اور دوستان آل
 ابوسفیان جو قائم کے ساتھ ہوں گے
 وہ سفیان کے شکر میں چلے جائیں
 گے، اس وقت ہر شخص اپنے حقیقی
 پرچم کے زیر سایہ چلا جائے گا اور

وہو یوما الابدال

وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔

قال امیر المؤمنین علیہ

امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اس دن

السلام: ویقتل یومئذ

سفینی اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ

السفینی ومن معہم حتی

قتل ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک

لا یدرک منہم

شخص بھی زندہ نہ بچے گا کہ ان کی خبر

منخبر والخائب یومئذ

لی جا سکے۔ وہ شخص بد نصیب ہے

من خاب من

جو اس دن قبیلہ کلب کے مال

عنیمۃ کلب، ثم

غنیمت کے حصہ نہ لے سکے۔ پھر

یقبل الی الکوفہ

قائم کوفہ آئے گا اور وہی سکونت

فیكون منزله بها۔

پذیر ہوگا۔

فلا یترک عبد مسلم

پھر ہر مسلمان غلام کو خرید کر آزاد

الاشرار واعتقه ولا غارما

کروے گا، ہر مقروض کے قرض کو

الاقضیٰ دینہ، ولا مظلماً

ادا کرے گا۔ اگر کسی کی گردن پر کوئی

لاحد من الناس الاردها،

مظلّم ہوگا تو اسے ادا کرے گا۔ ہر

۱۔ اس روایت میں سابقاً کہا جا چکا ہے کہ سفینی کے نانہال رشتہ دار قبیلہ کلب سے ہونگے

سفینی ابوسفینی ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا معاویہ ابن ابوسفیان کو یہودی میسون ایک عیسائی

قبیلہ بنی کلب سے تعلق رکھتی تھی اس لحاظ سے یزید بن معاویہ اور اس کی اولاد احمقاؤں کا نانہالی

ولا یقتل منهم عبد الا دی غنمۃ
 دّیۃ مسلمۃ الی اهلنا ولا یقتل
 قتیل الا قضی عنہ دینہ والحق
 عیالہ فی العطاء حتی یملا الارض
 قسطاً عدلاً كما ملئت ظلماً
 وجوراً وعدوانا ویسکنہ هو
 واهل بیتہ الرحبۃ والرحبۃ انما
 کانت مسکن نوح وہی ارض
 طیبہ ولا یسکن رجل من
 آل محمد علیہ السلام ولا یقتل الا
 بارض طیبۃ زاکیۃ، فہم الا
 وصیاء الطیبون۔
 (بخاری الاوارج ۵۲ ص ۲۲۲)

مقتول کی دیت اس کے وارث
 تک پہنچائے گا۔ اگر مقتول مقروض
 ہوگا تو اس کا قرض ادا کرے
 گا۔ اس کے ورثاء کی مدد کرے
 گا۔ یہاں تک کہ زمین عدل و داد
 سے پُر ہو جائے گی، جیسا کہ اس
 سے قبل ظلم و جور سے پُر تھی، وہ
 اور اس کے اہل بیت رحبہ
 میں سکونت پذیر ہوں گے وہاں
 حضرت نوح کا مسکن تھا اور وہ زمین
 ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی آل محمد
 کی سکونت و شہادت کی جگہیں
 ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی ہیں۔



لہ رجبہ قادسیہ کے قریب کوفہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع تھا، بعض علماء کے نزدیک
 اس سے مراد مسجد سیدہ اور نجف اشرف کے اطراف و مضافات ہیں۔

روایت ابو بصیر

غیبت نعمانی میں ابو بصیر نے امام

باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم مشرق میں

آگ دیکھو جو عظیم ہر اقی سے بہت

مشابہ ہو اور وہ تین دن یا سات دن

روشن رہے تو اس وقت انشاء اللہ

آل محمد کی حکومت کے منتظر رہو، یقیناً

اللہ عز و جل حکیم ہے۔

پھر فرمایا کہ صدائے آسمانی فقط

ماہ رمضان یعنی خدا کے مہینہ میں ظاہر

ہوگی، اور وہ لوگوں کے لیے جبریل کی

صدائے ہوگی۔

پھر فرمایا کہ آسمان پر ایک منادی

تمام کے نام سے ندا دے گا، اور

اسے مشرق و مغرب کے سارے

عن ابی بصیر عن الباقر

علیہ السلام انہ قال اذا

رايتہ ناراً من المشرق مثبہ

الہروی العظیم تطلع ثلثة

ایام او سبعة فتوقعوا

فرج ال محمد علیہم السلام

انشاء اللہ عز و جل ان اللہ

عزیز حکیم۔

ثم قال الصيحة لا تكون

الا في شهر رمضان شهر الله

وهي صيحة جبريل الى هذا

النحل۔

ثم قال ينادي مناد من

السماء باسم القاع فيسمع

من بالشرق ومن بالمغرب

لوگ سُن لیں گے۔ ہر سویا ہوا،
بیدار ہو جائے گا، کھڑا ہوا بیٹھ جائے
گا اور بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ اللہ
اس پر رحم کرے جو اس صدا سے عبرت
حاصل کرے، اس لیے کہ پہلی صدا
جبریل امینؑ کی ہوگی۔

آپؐ نے فرمایا کہ خروج قائم سے
قبل یہ دونوں آوازیں سُننی ہیں۔ ایک
آسمان کی آواز جو جبریلؑ کی ہوگی اور
دوسری زمین کی آواز ہوگی جو ابلیس
لعین کی ہوگی۔ جو فلاں شخص کے نام
سے دے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوا ہے
اس آواز کے ذریعہ فتنہ پھیلانا چاہے
گا، تو پہلی آواز کی پیروی کرنا، اور
خبردار دوسری آواز کے فتنہ میں نہ
پھیندا۔

آپؐ نے فرمایا کہ قائمؑ علیہ
السلامؑ کا خروج اس وقت ہوگا
جب لوگوں پر شدید خوف طاری

لا یبقی راقدا الا استیقظ ولا قائم
الا قعد ولا قاعدا الا قام علی
رجلیہ فرعاً من ذالک الصوت
فرحمہ اللہ من اعتبر بذلک
الصوت فاجاب فان الصوت الاول
هو صوت جبریل الروح الامین۔

وقال علیہ السلام لا بد من
هذین الصوتین قبل خروج
القائم علیہ السلام صوت
من السماء وهو صوت جبریل
وصوت من الارض فهو صوت
ابلیس اللعین ینادی باسو
فلان انه قتل مظلوما
یرید الفتنة فاتبعوا
الصوت الاول وایاکم
والاخیر ان تفتنوا بھ

قال علیہ السلام لا
یقوم القائم علیہ السلام الا علی
خوف شدید من الناس وزلازل

و فتنۃ و بلاء یصب الناس
وطاعون قبل ذللب وسیف
قاطع بین العرب و
اختلاف شدید بین
الناس و تشتیت فی دینهم
و تغیر فی حالهم حتی
یتمنی المتمنی صباحًا
ومساء من عظم ما
یری من کلب الناس و
اکل بعضهم فخر وجه
علیه السلام اذا خرج
یکون عند الیاس و
القنوط من ان یروا
فرجا فی اطوبی المن ادرکه
وکان من النصارم والویل
کل الویل لمن ناواه
خالفه و خالف امره و
کان من اعدائه -

وقال علیه السلام یقوم

ہوگا۔ زلزلے آئیں گے۔ لوگ فتنہ اور بلا
میں گھرے ہوں گے اور اس سے قبل
طاعون ہوگا اور عرب کے درمیان
تلوار چل رہی ہوگی، لوگوں میں شدید
اختلاف ہوگا، وہ امور دین میں مختلف
الزائے ہوں گے اور ان کی حالت متغیر
ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کی اذیت
رسانی اور ایک دوسرے کے ساتھ
درندگی کو دیکھ کر تمنا کرنے والے
موت یا ظہور مہدیؑ کی تمنا صبح و
شام کریں گے اور وہ اس وقت خرچ
کرے گا۔ جب لوگ مایوس اور ناامید
ہو چکے ہوں گے۔ مبارک ہے۔ وہ
جو اسے دیکھے اور اس کے النصاریں
شامل ہو جائے، اور وائے اس
شخص پر جو اس سے دشمنی اور مخالفت
کرے اور اس امر کی بھی مخالفت کرے
اور اس کے دشمنوں میں ہو۔

اور آپ نے فرمایا کہ قائمؑ امر

جدید، کتاب جدید اور سنت جدید کے
 ساتھ قیام کرے گا اور اس کا فیصلہ
 عربوں پر سخت گراں ہوگا، اور اس کا
 کام دشمنوں کا قتل ہے، وہ ایک دشمن
 خدا کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑے گا۔
 ملامت کرنے والوں کی ملامت اسے
 باز نہ رکھے گی۔ پھر فرمایا کہ جب بنی
 فلاں آپس میں مخالف ہو جائیں تو
 اس وقت فرج ہے۔ آسانی اور
 سہولت کا وقت بنی فلاں کے اختلاف
 میں ہے تو جب ان میں اختلاف ہو
 جائے تو ماہ رمضان میں حج کی توقع رکھو
 جو خرچ قائم (علیہ السلام) کی بشارت
 ہوگی اس لیے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ
 کرتا ہے اور ہرگز قائم کا خرچ نہیں
 ہوگا۔ اور جو چاہتے ہو نہ دیکھ سکو گے
 جب تک بنی فلاں کا آپس میں
 اختلاف نہ ہو جائے۔ جب ایسا
 ہو جائے تو لوگ ان کی حکومت کی

بامر جدید و کتاب جدید
 و سنہ جدیدہ و قضاء علی
 العرب شدید و لیس
 شأنہ الا القتل لا
 یستبقى احداً ولا یاخذہ فی
 اللہ لومة لا ثم شرع قال
 اذاختلفوا بنو فلان فیما
 بینہم فعند ذلک الفرج
 و لیس فرجکم الا فی
 اختلاف بنی فلان فاذا
 اختلفو قد وقعوا الصیحة
 فی شہر رمضان بخروج
 القائم ان اللہ یفعل ما
 یشاء ولن یمخرج القائم
 علیہ السلام ولا ترون
 ما تحبون حتی یختلف
 بنو فلان فیما بینہم
 فاذا کان ذلک طمع
 الناس فیہم و اختلف

طمع کریں گے، اور باتوں میں اختلاف ہوگا اور سفیانی کا خرمن ہوگا اور پھر فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت جتنی ہے تو جب حکومت کے بعد ان میں اختلاف ہو جائے تو ان کی سلطنت پر اگندہ ہو جائے گی اور وہ بٹ جائیں گے، یہاں تک کہ خراسانی و سفیانی ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے ان پر خرمن کریں گے اور یہ دونوں دھڑ کے گھوڑوں کی طرح ایک ادھر سے ایک ادھر سے تیزی سے کوفہ کی طرف چلیں گے یہاں تک کہ بنی فلاں کی ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں ہو گی اور یہ ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

پھر فرمایا کہ سفیانی و یمانی، اور خراسانی کا خرمن ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ اس ہار کی طرح جس کے دانے

الکلمۃ وخرج السفیانی و
قال لا بُدَ لِبَنی فلاں ان
یملکوا فاذا ملکوا ثم
اختلفوا تفرق ملکهم
وتشتت امرهم حتی
یخرج علیهم الخراسانی
والسفیانی هذا من
المشرق وهذا من
المغرب یتبقان الی
الکوفۃ کفرسی
رہان هذا من هنا
حتی یکون ہلاک
بنی فلاں علی ایدیہما
اما انہما لا یتقون منہم
احدا۔

ثم قال علیہ السلام
خروج السفیانی والیمانی
والخراسانی فی سنة
واحدہ و فی شہر واحد

وفی یوم واحد نظام كنظام
 الخرزیتبع بعضه بعضا
 فینكون الیاس من كل
 وجه ویل لمن ناواهم
 ولیس فی الریات اهدی
 من ریات الیمانی وھی
 رایة هدی لائتداید عوا
 الی صاحبكم فاذا خرج
 الیمانی حرم بیع السلاح
 علی كل مسلم و اذا
 اخرج الیمانی فانھض
 الیه فان رایته رایة هدی
 ولا یحل لمسلم ان یتوی
 علیه فمن فعل فهو من اهل
 النار لانه یدعو الی الحق والی
 طریق المستقیم۔ ۱

منظم اور ایک دوسرے کے بعد
 ہوں۔ اس وقت ہر طرف مایوسی
 ہوگی۔ واسے ہوا اس پر جو ان کی
 مخالفت کرے۔ ان پر چہوں میں
 یمانی کے علاوہ کوئی پرچم ہدایت
 نہیں ہے، اس لیے کہ وہ لوگوں
 کو تمہارے امام (علیہ السلام) کی
 طرف دعوت دے گا، تو یمانی خروج
 کرے تو اس کی طرف جاؤ، اس
 لیے کہ اس کا پرچم، پرچم ہدایت
 ہے اور کئی مسلمان کے لیے جائز
 نہیں ہے کہ اس سے کبھی اختیار کرے
 اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ جہنمی
 ہے اس لیے کہ یمانی لوگوں کو حق
 اور صراطِ مستقیم کی دعوت دے
 گا۔

توضیح

مشرق کی سر روزہ یا سفت روزہ آگ کے سلسلے میں شبہ الصدوی العظیم استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ علامات ظہور مہدی کے محققین کے لیے ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے پڑھا گیا ہے۔

① اگر اسے ہردی (وال کے ساتھ) پڑھا جائے تو یہ ہردی یا کے نسبتی

کا اصناف کے ساتھ قرار پائے گا۔ ہردی کے معنی زعفران اور سرخ پھول کے ہیں۔ ہردی یعنی زعفران یا سرخ پھولوں سے رنگی ہوئی کوئی چیز اور ہردیہ کے معنی سرکنڈوں کا گٹھا جس پر گھاس لپیٹی ہوئی ہو، یعنی ایسی آگ جو سرخ ہو یا ایسے عمود سے مشابہ ہو جس سے گھاس لپیٹی ہوئی ہو۔ اگر اسے ہردی (واو کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا ترجمہ ہوگا۔ عظیم

ہراتی سے مشابہ۔ ہرات افغانستان کے شمال مغرب میں ایک مشہور شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بڑی بڑی قندیلوں اور بڑے طول و عرض کے کپڑوں کی صنعت میں مشہور تھا۔ لہذا عظیم ہراتی سے کپڑا یا قندیل مراد ہوگی یعنی ایسی آگ جو عظمت میں ہراتی کپڑے یا قندیل کی طرح نظر آئے۔

③ اثبات الہدایۃ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۱ پر محمد ابن مسلم سے ایک روایت ہے

کہ امام محمد باقر یا امام صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا "اذا رايت ناراً من المشرق کھيثة عن المرامی (الہروی) العظیم تطلع ثلاثۃ ايام اوسبعة

(الشك من الراوى) فتوقصوا فرج آل محمد ان الله
عزیز و کریم۔ جب تم مشرق سے آگ دیکھو جو ایک عظیم تیر انداز
(یا عظیم کمان دار) کی صورت میں جو تین دن یا سات دن جاری رہے،
(شک راوی کی طرف سے ہے) تو آل محمد کی حکومت کی توقع رکھو یقیناً
اللہ عزیز و کریم ہے۔

اگرچہ یہ بات بہت واضح ہے کہ یہ مستقل روایت نہیں ہے بلکہ
مذکورہ روایت ہی کا جز محسوس ہوتی ہے البتہ کھیتہ عنہ المرأی العظیم
بھی بادی النظر میں صحیح محسوس نہیں ہوتا غالباً اس میں کتابت کی غلطی ہے
لیکن وہ مفہوم جو استنباط کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ تیر کی شکل کے
کسی اسلحہ کے سبب یہ آگ پیدا ہوگی واللہ اعلم البتہ ان سارے احتمالات
میں پہلا احتمال زیادہ قرین قیاس محسوس ہوتا ہے جس میں کسی مخصوص جنگی
اسلحہ کی آگ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔



روایت حمران

حمران بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بنی عباس اور ان کے ہاتھوں شیعوں کی پریشانی کا ذکر آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ابو جعفر (منصور عباسی) کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ گھوڑے پر سفر کر رہا تھا، اس کے آگے فوجیوں کے دستے چل رہے تھے۔ اور میں اس کے پیلو میں ایک گدھے پر ساتھ ساتھ تھا، اتنے میں ابو جعفر نے مجھ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ مناسب تو یہ تھا کہ اللہ نے ہمیں جو قوت و عزت عطا کی ہے اس پر آپ خوش ہوں اور لوگوں میں یہ شہور نہ کریں کہ آپ اور آپ کا خاندان اس امر (خلافت) کا زیادہ مستحق ہے تو ہم بھی آپ اور آپ کے خاندان کے درپے آزاد نہ رہتے۔

امام نے فرمایا کہ میں نے اس کو جواب دیا کہ جس نے یہ بات میری طرف سے تجھے تک پہنچائی ہے وہ جھوٹا ہے۔ ابو جعفر (منصور) نے کہا کہ کیا آپ قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ نے یہ نہیں کہا؟ میں نے کہا لوگ تو جاؤ گریں یعنی فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تجھے میری طرف سے آزر دہ کریں، تجھے ان باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ہماری احتیاج سے زیادہ ہے۔ نسبت تیری احتیاج کے جوہم سے ہے۔

پھر منصور نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ میں سلطنت ملے گی یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ ہاں! تمہاری سلطنت طویل و عریض اور شدید ہوگی، تمہیں سلطنت کے لیے طویل مہلت ملے گی اور تمہارے دنیاوی امور میں بڑی وسعت پیدا ہوگی، یہاں تک کہ ایک محترم مہینہ میں ایک محترم شہر میں ہم میں سے ایک محترم شخص کا خون بہاؤ گے۔ (مضموم فرماتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ اسے وہ حدیث اچھی طرح یاد ہے تو میں نے اس سے کہا کہ شاید اللہ تجھے اس عمل (قتل) سے باز رکھے اس لیے کہ میں نے اس حدیث میں تجھے مراد نہیں لیا تھا۔ بلکہ میں نے تو فقط حدیث کی روایت کی تھی، اس کے علاوہ بھی ممکن ہے کہ اس قاتل سے مراد تیرے خاندان کا کوئی دوسرا شخص ہو جو اس عمل بدر (قتل) کو انجام دے۔ اس کے بعد منصور چپ ہو گیا، اس کے بعد پھر مجھ سے کچھ نہیں کہا۔

جب میں گھرا پس آیا تو ہمارے چاہنے والوں (شیعوں) میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے آپ کو منصور کے لشکر میں اس طرح دیکھا کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہیں اور وہ ایک گھوڑے پر سوار ہے اور آپ کی طرف بھک کر گفتگو میں مصروف ہے، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے آپ اس کے زیر دست ہوں تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ مخلوقات پر حجت خدا ہے۔ یہ اس (امر خلافت) کا مالک ہے اور مقتدر ہے اور یہ دوسرا ظلم و جور کرتا ہے اور اولاد رسول کو قتل کرتا ہے اور زمین میں خون ریزی کرتا ہے اس کے باوجود وہ گھوڑے پر سوار ہے اور آپ گدھے

پرسواریں۔ اس بات سے میرے دل میں ایسا شک پڑ گیا ہے کہ مجھے دین اور زندگی کے تمام ہونے کا خطرہ ہے

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تو دیکھتا کتنے فرشتے میرے آگے پیچھے، دائیں یا بائیں اور چاروں طرف ہیں تو تو منصور اور ان کے ہمراہیوں کو حقیر سمجھتا۔ اس نے کہا کہ اب میرے دل کو سکون ہو گیا۔

پھر اس نے سوال کیا کہ یہ لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ہمیں کب کون نصیب ہوگا؟ میں نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہر چیز کے لیے ایک مدت عین ہے۔ اس نے کہا ہاں معلوم ہے، تو میں نے جواب دیا کہ یہ جانتا تھے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب ان کی تباہی کا وقت آئے گا تو چشم زدن سے بھی کم وقت میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اگر تجھے پتہ چل جاتے کہ ان کا حال خدا کی نگاہ میں کیا ہے تو تو ان سے اور زیادہ متنفر ہو جائے گا اگر تو اور سارے اہل دنیا مل کر بھی یہ چاہیں کہ یہ لوگ جتنے گناہگار ہیں اس سے زیادہ گناہگار ہو جائیں تو (یہ اتنے گناہگار ہیں کہ) یہ ممکن نہ ہوگا، تو شیطان تجھ سے یہ وسوسہ نہ کرے، یقیناً عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقوں کو اس کا علم نہیں ہے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو ہمارے عہد حکومت کا انتظار کرے گا اور خوفِ اذیت پر صبر کرے گا۔ وہ کل ہمارے گروہ میں داخل ہوگا۔

(مؤلف، اس کے بعد امام علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ علامات بیان فرمائیں)؛

- (۱) اذا ريت الحق قدمات
وذهب اهلہ۔
- (۲) ورايت الجور قد شمل
البلاد۔
- (۳) ورايت القرآن قد
خلق واحد فيہ
ما ليس فیہ ووجه
على الاهواء
- (۴) ورايت الذين قد
انكفي كما ينكفي
الماء
- (۵) ورايت اهل الباطل قد
استعلوا على اهل الحق
- (۶) ورايت الشر
ظاهرا لا ينهی
عنه وبعذر
اصحابہ
- (۷) ورايت الفسق قد
ظهروا كتفي
- (۱) جب تو دیکھے کہ حق مر گیا اور
اہل حق ختم ہو گئے۔
- (۲) اور دیکھے کہ ظلم و جور سارے
شہروں پر مسلط ہو گیا۔
- (۳) اور دیکھے کہ قرآن پرانا ہو گیا
اور اس میں وہ چیزیں پیدا کی گئیں
جو اس میں نہیں ہیں اور خواہش
نفس پر اس کی توجہ کی گئی۔
- (۴) اور جب دیکھے کہ دین اس
طرح متغیر ہو گیا جس طرح پانی
مستقر ہوتا ہے
- (۵) اور جب دیکھے کہ اہل باطل
اہل حق سے بلند و برتر ہو گئے۔
- (۶) اور جب دیکھے کہ شر ظاہر ہوا اور
اشکار ہو گیا اور کوئی اسے روکنے والا
نہ ہو اور خود اصحاب شرمغزت خواہ
نہیں ہیں راہیں پشیمانی نہیں ہے)
- (۷) اور جب دیکھے کہ فسق ظاہر
د آشکار ہو گیا اور مرد مردوں پر

- الرجال بالرجال والنساء
بالنساء
- (۸) ورايت المؤمن
صامتاً لا يقبل
قوله۔
- (۹) ورايت الفاسق يكذب
ولا يرد عليه
كذبه۔
- (۱۰) ورايت الصغير
يستحق بالكبیر
- (۱۱) ورايت الارحام
قد انقطعت۔
- (۱۲) ورايت من يمتدح
بالفسق يضل
منه ولا يرد عليه
قوله۔
- (۱۳) ورايت الغلام يعطى
ما تعطى المرأة۔
- اور عورتیں عورتوں پر اکتفا
کرنے لگیں۔
- (۸) اور جب دیکھے کہ مومن خاموش
اور لببہ ہے اور اس کی بات
قبول نہیں کی جاتی۔
- (۹) اور جب دیکھے کہ فاسق جھوٹ
بول رہا ہے اور اس کے جھوٹ
کی تردید نہیں کی جا رہی ہے۔
- (۱۰) جب تو دیکھے کہ چھوٹا بڑے
کی تحقیر کرتا ہے اور اسے حقیر
سمجھتا ہے۔
- (۱۱) اور جب دیکھے کہ صلہ رحم کے بدلے
قطع رحم ہو رہا ہے۔
- (۱۲) اور جب دیکھے کہ فسق و فجور کی
تعریف کی جا رہی ہے اور وہ اس
پر ہنس رہا ہے اور کوئی اس کے قول
کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔
- (۱۳) اور جب دیکھے کہ نو عمر لڑکے عورتوں
کی طرح غیر شرعی عمل کر رہے ہیں۔

- (۱۳) ورايت النساء يتزوجن النساء۔
(۱۴) اور جب دیکھے کہ عورتیں عورتوں سے ازدواج کر رہی ہیں۔
- (۱۵) ورايت الشفاء قد كثر۔
(۱۵) اور جب دیکھیں کہ مدح و شہارہ کی کثرت ہو گئی ہے۔
- (۱۶) ورايت الرجل ينفق المال في غير طاعة الله فلا ينهي ولا يؤخذ على يديه۔
(۱۶) اور جب دیکھے انسان اطاعت خدا کی منافی مال خرچ کر رہا ہے اور نہ اسے منع کیا جاتا ہے اور نہ اس کے ہاتھوں کو روکا جاتا ہے۔
- (۱۷) ورايت الناظر يتعوذ معايري المؤمن فينه من الاجتهاد۔
(۱۷) اور جب تو دیکھے کہ مومن کی دینی جدوجہد کو دیکھ کر لوگ پناہ مانگنے لگے۔
- (۱۸) ورأيت الجار يوذى جارة وليس له مانع۔
(۱۸) اور جب تو دیکھے کہ ہمسایہ اپنے پڑوسی کو ازتیت پہنچا رہا ہے، اور کوئی اسے منع کرنے والا نہیں ہے۔
- (۱۹) ورأيت الكافر فرحا لما يرى في المؤمن من الفساد۔
(۱۹) اور جب تو دیکھے کہ کافر اس بات سے خوش ہوتا ہے۔ کہ مومن فتنہ و فساد سے غمگین ہے۔
- (۲۰) ورأيت النحور۔
(۲۰) اور جب تو دیکھے کہ مختلف

قسم کی شراہیں علانیہ پی جا رہی ہیں۔
اور اسے پینے کے لیے وہ لوگ جمع
ہوتے ہیں جنہیں خوف خدا نہیں
ہے۔

تَشْرِبُ عَلَانِيَةً
يَجْتَمِعُ عَلَيْهِمُ
لَا يَخَافُ اللَّهَ
عِزَّ وَجَلَّ۔

(۲۱) اور جب تو دیکھے کہ امر بالمعروف
کرنے والا ذلیل ہو رہا ہے۔

(۲۱) وَرَأَيْتُ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ
ذَلِيلًا۔

(۲۲) اور جب تو دیکھے کہ فاسق خدا
کے ناپسندیدہ اعمال و اشیاء
میں طاقت و راہ قبول ہے۔

(۲۲) وَرَأَيْتُ الْفَاسِقَ فِيمَا
لَا يَحِبُّ اللَّهُ قَوِيًّا
مَحْمُودًا۔

(۲۳) اور جب تو دیکھے کہ اصحاب
آیات (شاید علمائے دین مراد
ہیں) کی لوگ تحقیر کرتے ہیں، جو
اصحاب آیات کو پسند کرتے ہیں
ان کی بھی تحقیر ہو رہی ہے۔

(۲۳) وَرَأَيْتُ أَصْحَابَ
الْآيَاتِ يَحْقِرُونَ
وَيَحْتَقَرُ مِنْ
يَجْبُهُمْ۔

(۲۴) اور جب تو دیکھے خیر کی راہ بند
ہے اور شر کا راستہ کھلا
ہوا ہے۔

(۲۴) وَرَأَيْتُ سَبِيلَ الْخَيْرِ
مَنْقُطَةً وَسَبِيلَ الشَّرِّ
مَسْلُوكًا۔

(۲۵) اور جب تو دیکھے کہ خانہ کعبہ
معطل ہو گیا ہے اور اسے ترک

(۲۵) وَرَأَيْتُ بَيْتَ اللَّهِ
قَدْ عَظِلَ وَيَوْمَئِذٍ

باترکۃ۔

کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے

(۲۶) ورأيت الرجل يقول

(۲۶) اور جب تو دیکھے کہ کہنے والا اپنے

مالا يفعل

قول پر عمل نہیں کرتا

(۲۷) ورأيت الرجال

(۲۷) اور جب تو دیکھے کہ مرد مردوں

يتسمون الرجال

کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے

والنساء للنساء

ساتھ غیر شرعی عمل کے لیے اچھی

اور فریہ کرنے الی غذا میں مشغول

ہیں۔

(۲۸) ورأيت الرجل معيشة

(۲۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد کی معیشت

من دبره ومعيشة

اس کی پشت کی طرف سے اور عورت

المراه من

کی معیشت اس کے سامنے کی

فرجہا۔

طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲۹) ورأيت النساء

(۲۹) اور جب تو دیکھے کہ عورتیں

يتخذن المحاس

مردوں کی طرح اجتماعات کرنے

كما يتخذ الرجال۔

نگی ہیں۔

(۳۰) ورأيت التانيث في

(۳۰) اور جب تو دیکھے کہ بنی عباس

ولد العباس قد

میں عورتوں کی صفات پیدا ہو

اظهر والخضاب

گئی ہیں وہ مہندی لگانے لگے

وامتشوا كما تمتشط

ہیں اور اس طرح کنگھی کرنے لگے

ہیں۔ جیسے عورت اپنے شوہر کے
 لیے کرتی ہے۔ اور وہ مردوں کو
 اس لیے مال دینے لگیں کہ وہ انکی
 عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل
 کریں اور وہ مردوں کی رغبت میں
 مغافرت کرنے لگیں اور اس
 عمل میں ایک دوسرے سے حسد
 کرنے لگیں۔ صاحب مال مومن سے
 زیادہ عزت دار ہو، سود عام ہو
 جائے اور سود خوار قابل مذمت
 نہ ہو اور زنا کاری پر عورتوں کی تعریف
 کی جانے لگے۔

(۳۱) اور جب تو دیکھے کہ مردوں کے
 ساتھ نکاح کرنے میں اپنے
 شوہر کی مدد کرنے لگے۔

(۳۲) اور جب تو دیکھے کہ اکثر انسان
 اور اچھے خاندان کے لوگ عورتوں
 کے فسق و فجور میں ان کی مدد کرنے
 لگیں۔

المرأة لزوجها و
 اعطوا الرجال الاموال
 على فتروجهم و
 تنوفس في الرجل
 وتغايير عليه الرجال و
 كان صاحب المال
 اعز من المؤمن
 وكان الرباء
 ظاهرا لا بعير
 وكان الزنا
 تمحدا به
 النساء۔

(۳۱) ورايت المرأة تصانع
 زوجها على نكاح
 الرجال

(۳۲) ورايت اكثر الناس
 وخير بيت من
 يساعد النساء على
 فسقهن۔

- (۲۳) ورايت المؤمن محرونا
محتقرا ذليلا۔
(۲۳) اور جب تو دیکھے کہ مومن غمگین
حقیر و ذلیل ہے۔
- (۲۴) ورايت البدع والزنا
قد ظهر
(۲۴) اور جب تو دیکھے کہ بدعتیں اور
زنا کاریاں عام ہو گئیں ہیں۔
- (۲۵) ورايت الناس
يعتدون بشاھر
(۲۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ جھوٹے
گواہ کے ذریعہ ظلم کرنے
لگے ہیں۔
- (۲۶) ورايت الحرام
يحلل۔
(۲۶) اور جب تو دیکھے کہ حرام حلال
ہو گیا ہے۔
- (۲۷) ورايت الحلال
يحرم
(۲۷) اور جب تو دیکھے کہ حلال کو
حرام کر دیا گیا ہے۔
- (۲۸) ورايت الدين
بالراي وعطل
الكتاب واحكامه۔
(۲۸) اور جب تو دیکھے کہ دین شخصی
رائے بن گیا ہے اور قرآن و
احکام قرآن معطل ہو گئے ہیں۔
- (۲۹) ورايت اليل لا
يستخفى به من
المجرة على الله۔
(۲۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ
ازکاب گناہ کے لیے رات کا
بھی انتظار نہیں کرتے۔
- (۳۰) ورايت المومن لا
يستطيع ان ينكرا لا
(۳۰) اور جب تو دیکھے کہ مومن اعمال
قبیحہ کا انکار کرنے کی استطاعت

بقبلہ -
نہیں رکھتا، فقط دل میں نفرت
کرتا ہے۔

(۴۱) ورايت العظیم
من المال ينفق
في سخط الله عز
وجل۔
(۴۱) اور جب تو دیکھے کہ کثیر دولت
ان چیزوں پر خرچ کی جانے لگی
ہے۔ جن سے خدا غضب ناک
ہوتا ہے۔

(۴۲) ورايت الولاة يقربون
اهل الكفر ويباعدون
اهل الخير۔
(۴۲) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کا زول
کو اپنے سے قریب کرتے ہیں
اور اہل خیر کو دور کرتے ہیں۔

(۴۳) ورايت المولاة
يرتشون في
الحكم۔
(۴۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران
کسی حکم کو جاری کرنے میں رشوت
لینے لگے ہیں۔

(۴۴) ورايت المولاة
قباله لمن
زاد۔
(۴۴) اور جب تو دیکھے کہ حکومت اس
کو ملنے لگی ہے۔ جو زیادہ مال کی
پیش کش کرے۔

(۴۵) ورايت ذوات الارحام
ينكحن ويكنفن
بهن۔
(۴۵) اور جب تو دیکھے کہ محرم عورتوں
سے نکاح ہونے لگے اور انہیں
پر اکٹھا ہونے لگے۔

(۴۶) ورايت الرجل يقتل
(۴۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان تہمت

اعلى التهمته وعلى المظنه

ويتغاي على الرجل الذكى

في بذل له نفسه وماله

(۴۷) ورايت الرجل

يعير على ايتان

النساء

(۴۸) ورايت الرجل

ياكل من كسب

امراته من الفجور

يعلم ذل ويقيم

عليه

(۴۹) ورايت المرأة

تقهر زوجها

وتحمل ما لا يشتهي

وتنفوت على

زوجها

(۵۰) ورايت الرجل يكرى

امراته وجاريتاه

يرضى بالدنى من

اور سوء ظن پر قتل کیا جا رہا ہے

اور مرد مردوں کے لیے جان و

مال نثار کرنے لگے ہیں۔

(۴۷) اور جب تو دیکھے کہ لوگ مرد

کو عورت سے تعلق کرنے پر

ملامت کرنے لگے ہیں۔

(۴۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی عورت

کی اس کمائی پر گذرا کرنے

لگے جو فسق و فجور سے حاصل

ہوئی ہو اور اس کا علم ہونے کے

باوجود وہ اس پر قائم و دائم رہے ہو۔

(۴۹) اور جب تو دیکھے کہ عورت

اپنے شوہر کو مجبور کرنے لگے اور

ایسے کام کرنے لگے جو شوہر کو

نا پسند ہوں اور اپنے شوہر کے

اخراجات برداشت کرنے لگے۔

(۵۰) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی

بیوی اور ملازمہ کو کرایہ پر دینے

لگے اور ذلیل و لست غذا پر

- الطعام والمشرب۔ راضی ہو جائے۔
- (۵۱) ورايت الايمان بالله عجب كثيرة على الزور۔ (۵۱) اور جب تو دیکھے کہ لوگ خدا کی جھوٹی قسمیں کثرت سے کھانے لگے ہیں۔
- (۵۲) ورايت القمار قد ظھر۔ (۵۲) اور جب تو دیکھے کہ قمار بازی علانیہ اور آشکار ہو گئی ہے۔
- (۵۳) ورايت الشراب تباع ظاھر الیس علیہ مانع۔ (۵۳) اور جب تو دیکھے کہ شراب علانیہ فروخت ہونے لگی ہے اور کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔
- (۵۴) ورايت النساء یبدلن انفسھن لاهل الکفر۔ (۵۴) اور جب تو دیکھے کہ مسلمان عورتیں اپنے آپ کو کافروں کے سامنے پیش کرنے لگی ہیں۔
- (۵۵) ورايت الصلاھی قد ظھرت یمربھا مصھا احدا احدا ولا یجتری احد علی منعھا۔ (۵۵) اور جب تو دیکھے کہ لہو و لعب کی جگہیں کثرت سے ظاہر ہو گئی ہیں اور لوگ وہاں آنے جانے لگے ہیں۔ کوئی کسی کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ کوئی منع کرنے کی جرات نہیں کرتا۔
- (۵۶) ورايت الشریف لیستذلذ، الذی (۵۶) اور جب تو دیکھے کہ شریف انسان اپنے اس دشمن کے

یخاف سلطانہ۔
ہاتھوں ذیل ہو رہا ہے جس کی
طاقت اور اقتدار سے خائف ہو۔

(۵۷) ورايت اقرب الناس
من لولاء من
يمتدح بشتما
اهل البيت۔
(۵۸) اور جب تو دیکھے کہ حکمرانوں کے
مقرب وہ لوگ ہیں جو ہم اہل بیت
پر سب شتم کرتے ہیں اور اس
پران کی تعریف کی جاتی ہے۔

(۵۸) ورايت يجنا
يذو ولا يقبل
شهادته۔
(۵۸) اور جب تو دیکھے ہمارے دوستوں
کی گواہی جھٹلاتی جا رہی ہے اور
قبول نہیں ہوتی۔

(۵۹) ورايت الزور من
القول يتنافس فيه
(۶۰) ورايت القرآن قد ثقل
على الناس استماعه
وخف على الناس
استماع الباطل۔
(۵۹) اور جب تو دیکھے کہ جھوٹی باتیں
بیان کر کے ان پر فخر کیا جا رہا ہے
(۶۰) اور جب تو دیکھے کہ قرآن کا سنا
لوگوں پر گراں گزرتا ہے، اور
باطل کی سماعت اچھی معلوم ہوتی
ہے۔

(۶۱) ورايت الجبار يكرم
الحبار خوفاً من
لسانه۔
(۶۱) اور جب تو دیکھے کہ پڑوسی اپنے
پڑوسی کا اس لیے احترام کرتا ہے
کہ اس کی زبان سے ڈرتا ہے۔

(۶۲) ورايت الحدود قد
(۶۲) اور جب تو دیکھے کہ حدود الہی

معطل ہو گئے اور ان کی جگہ خواہش
نفس پر عمل کیا جا رہا ہے۔

(۶۳) اور جب تو دیکھے کہ مسجدوں میں
نقش و نگار اور طلا کاری ہو رہی ہے۔

(۶۴) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کے
نزدیک سب سے بڑا سچا وہ

ہے جو سب سے بڑا افترا پرداز اور جھوٹا
ہے۔

(۶۵) اور جب تو دیکھے کہ شر و فساد
ظاہر و آشکار ہو گیا ہے اور جہل

خوری کی باقاعدہ کوشش کی جا رہی

(۶۶) اور جب تو دیکھے کہ ظلم و تعدی
عام ہے۔

(۶۷) اور جب تو دیکھے کہ غیبت کے ذریعہ باتوں میں
نمک و مزہ پیدا کیا جا رہا ہے اور لوگ اس

کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشخبری سن رہے ہیں

(۶۸) اور جب تو دیکھے کہ حج اور جہاد
کا مطالبہ غیر خدا کے لیے

ہو رہا ہے۔

عطلت و عمل
فیہا بالامواء۔

(۶۳) ورايت المساجد
قد زخرفت۔

(۶۴) ورايت اصدق
الناس عند

الناس المفتري
الكذب۔

(۶۵) ورايت الشرق
ظهر والسعي

بالنميمة۔

(۶۶) ورايت البغي
قد فشا۔

(۶۷) ورايت الخيبة تستلح
ويشربها الناس

بعضهم بعضا۔

(۶۸) ورايت طلب
الحج والجهاد لغير

الله۔

- (۶۹) ورايت السلطان
یذل
(۶۹) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ ہومن
کو کافر کے لیے ذلیل کر رہا ہے۔
- (۷۰) ورايت الخراب
قد اديل من
ال عمران
(۷۰) اور جب تو دیکھے کہ خرابے
آبادیوں سے زیادہ ہو گئے
ہیں۔
- (۷۱) ورايت الرجل معيشة
من بخس الميكال
والميزان
(۷۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان کی
گزر اوقات کم ناپنے اور کم تولنے
سے ہو رہی ہے۔
- (۷۲) ورايت سفك
الدماء يستخف
بها
(۷۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانی خون
کی کوئی اہمیت نہیں رہی
اور بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔
- (۷۳) ورايت الرجل
يطلب الرئاسة
فعرص الدنيا و
يشهر نفسه بخبث
اللسان ليتقى وليسند
الابور اليه
(۷۳) اور جب تو دیکھے کہ انسان
ریاست اور حکومت کو دنیا کے
لیے حاصل کر رہا ہے اور اپنے
آپ کو اس لیے بد زبان مشہور
کر رہا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں
اور امور کو اسی پر چھوڑ دیں۔
- (۷۴) ورايت الصلوة قد
استخف بها
(۷۴) اور جب تو دیکھے کہ نماز کا
استخفاف کیا جا رہا ہے۔

- (۵۵) ورايت الرجل
عنده المال
الكثير لم يتركه
منذ ملكه۔
- (۵۶) ورايت الميت
ينشر من قبره
ويؤدي وتباع
اكفائه۔
- (۵۷) ورايت المهرج قد
كثر۔
- (۵۸) ورايت الرجل يمشي
نشوان ويصبح
سكران لايهتم بها
الناس فيه
- (۵۹) ورايت البهائم
تنكح
- (۶۰) ورايت البهائم تفرش
بعضها بعضًا۔
- (۶۱) ورايت الرجل يخرج
- (۵۵) اور جب تو دیکھے کہ انسان کے
پاس کثیر دولت ہے، لیکن جب
سے اس کا مالک ہوا ہے اس
نے حقوق شرعیہ ادا نہیں کیے۔
- (۵۶) اور جب تو دیکھے کہ مرنے کو قبر
سے نکالا جا رہا ہے اور اسے اذیت
دی جا رہی ہے اور اس کا کفن
بیجا جا رہا ہے۔
- (۵۷) اور جب تو دیکھے کہ انتشار اور
غوغا زیادہ ہو گیا ہے۔
- (۵۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان
شب کو نشہ میں ہے اور صبح کو
بھی مست ہے اور لوگ اس
کی طرف توجہ نہیں کر رہے ہیں۔
- (۵۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ حیوانات
کے ساتھ بدکاری کر رہے ہیں۔
- (۶۰) اور جب تو دیکھے کہ درندے
ایک دوسرے کو بھاڑ کھا رہے ہیں
- (۶۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان نماز

کے لیے باہر نکلے اور جب واپس
آئے تو اس کے جسم پر کڑا
نہ ہو۔

الی مصلاہ ویرجع و
لیس علیہ شی من
شیابہ۔

(۸۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانوں
کے دل سخت ہو گئے ہیں اور ان
کی آنکھیں خشک ہیں اور ذکر
خدا ان کے لیے گراں ہے۔

(۸۲) ورایت قلوب الناس
قد قسمت وجہدت
اعینہم وثقل
الذکر علیہم۔

(۸۳) اور جب تو دیکھے کہ نمازی اس
لیے نماز پڑھ رہا ہے کہ لوگ
اسے دیکھیں۔

(۸۳) ورایت المصلی انما
یصلی لیسراہ
الناس۔

(۸۴) اور جب تو دیکھے کہ فقیہ دنیا
داری جب ریاست اور طلب
دنیا کے لیے تفرقہ کر رہا ہے۔

(۸۴) ورایت الفقیہ
ینفقه لغير الدین
یطلب الدنیا وریاستہ۔

(۸۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ اس
کے ساتھ ہیں جس کے پاس
غلبہ اقتدار ہے۔

(۸۵) ورایت الناس
مع من
غلب۔

(۸۶) اور جب تو دیکھے کہ طلب حلال
رکھنے والا قابل سرزنش اور
لائق مذمت ہے، اور طلب

(۸۶) ورایت طالب
العرام یدمر و
یعیرو طالب الحرام

یحدح ویوظم۔

حرام رکھنے والا قابل تعظیم ہے

(۸۷) ورايت الحرمین

(۸۷) اور جب تو دیکھے کہ حرم مکہ اور

یعمل فیہما بما لا

مدنیہ میں ایسے کام ہو رہے ہیں جو

یحب اللہ ینعہم

خدا کو پسند نہیں ہیں اور کوئی

مانع ولا یحول بینہم

انہیں منع کرنے والا نہیں ہے اور

وبین العمل القبیح

نہ کوئی انہیں عمل قبیح سے باز

احد۔

رکھنے والا ہے۔

(۸۸) ورايت المصارف

(۸۸) اور جب تو دیکھے کہ آلات

ظاہرۃ فی

موسیقتی مکہ و مدنیہ میں علانیہ و

الحرمین۔

آشکار ہیں۔

(۸۹) ورايت الرجل یتکلم

(۸۹) اور جب تو دیکھے کہ انسان کوئی

بشی من الحق

حق بات بیان کر رہا ہے اور

ویامر بالمعروف

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

و ینہی عن المنکر

کہہ رہا ہے اور اس وقت کوئی

و یقوم الیہ من ینصحہ

اس کے پاس جاتے اور نصیحت

فی نفسہ فیقول ہذا

کرے کہ یہ تمہاری تکلیف شرعی

عنک موضوع۔

نہیں ہے۔

(۹۰) ورايت الناس

(۹۰) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ایک

ینظر بعضهم الی

دوسرے کی طرف نگاہ کر رہے

بعض و یقتدون
 باهل الشر۔
 ہیں اور اہل شر کی پیروی کر رہے
 ہیں۔

(۹۱) ورايت مسلك الخیر
 وطريقة خیالا
 یسلكه احد۔
 (۹۱) اور جب تو دیکھے کہ مسلک حق
 اور راہ حق خالی ہے اور کوئی اس
 پر چلنے والا نہیں ہے۔

(۹۲) ورايت المبتد
 بهزبه فلا یفرع
 له احد۔
 (۹۲) اور جب تو دیکھے کہ میت کا
 استہزاء کیا جا رہا ہے اور کسی کو
 اس سے وحشت نہیں ہو رہی ہے۔

(۹۳) ورايت كل عام
 یحدث فیہ من
 البدعة والشر
 اكثر مما كان۔
 (۹۳) اور جب تو دیکھے کہ گذشتہ سال
 کی نسبت ہر آنے والے سال
 میں بدعت اور شرکار کا اضافہ
 ہونے لگے۔

(۹۴) ورايت الخلق و
 المجالس لا یتابعون
 الا الاغنیاء۔
 (۹۴) اور جب تو دیکھے کہ اخلاق اور
 اجتماعات میں سرمایہ داروں کی
 مطابقت ہونے لگے۔

(۹۵) ورايت المحتاج یعطى
 على الضحل به و
 یرحم لغير وجه
 لله۔
 (۹۵) اور جب تو دیکھے کہ فقیہ کی مدد
 اس لیے کی جائے کہ اس پر مہنسا
 جاسکے اور غیر خدا کے لیے اس
 پر رحم کھایا جائے۔

(۹۶) ورايت الايات في (۹۶) اور جب تو دیکھے کہ علامتیں آسمان پر

السما لا يفرع

لها احد۔

(۹۷) ورايت الناس (۹۷) اور جب تو دیکھے کہ علامتیں لوگ

يتساقدون كما

تساقد البهائم لا

ينكر احد منكر

انخوف من الناس۔

(۹۸) ورايت الرجل ينفق (۹۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان مال

الكثير في غير

طاعة الله ويمتنع

اليسير في طاعة

الله۔

(۹۹) ورايت العقوق قد (۹۹) اور جب تو دیکھے کہ عاق کی کثرت

ظهر واستخف

بالوالدين وكان من

اسوء الناس

حالا عند الولد و

يفرح بان يفترى

اپنے والدین پر افتراء پرداز کر

علیہما۔

کے خوش ہو رہی ہے۔

(۱۰۰) ورايت النساء قد غلبن

(۱۰۰) اور جب تو دیکھے کہ حکومت و

على الملك وغلبن على كل

سلطنت اور ہر وہ چیز جس کی

امر لا يوقى الى مالهن

انہیں خواہش ہے۔ اس پر غالب

فیہ ہوی۔

آگئی ہے۔

(۱۰۱) ورايت ابن الرجل

(۱۰۱) اور جب تو دیکھے کہ بیٹا اپنے

يفترى على اميه

باپ پر افترا کرتا ہے اور ماں

ويدعو على

باپ کے مرنے کی دعا مانگ

والديه ويفرح

رہا ہے اور ان کی موت سے

بموتها

خوش ہو رہا ہے۔

(۱۰۲) ورايت الرجل اذ مر به يوم

(۱۰۲) اور جب تو دیکھے کہ انسان نے

لم يكتسب فيه الذنب العظيم

ایک دن گنہگار کیا اور اس کوئی

من فجور او نجس مكيال

گناہ عظیم مثلاً زنا کاری یا کم فروشی

او ميزان او غشيان حرام

یا دھوکہ یا شراب نوشی جیسا عمل

او شرب مسكر اکتیبا حزينا

سرز و نہیں ہوا اور وہ اس پر گنہگار

يحبس ان ذلك اليوم عليه

ہے کہ وہ دن بیکار اور اس کی عمر سے

وضيعة من عمره۔

ضائع ہوا۔

(۱۰۳) ورايت السلطان

(۱۰۳) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ کھانے

يحتكر الطعام

کی اشیاء اور غلوں کا احتکار کرتا ہے

(۱۰۳) اور جب تو دیکھے کہ اولاد رسولؐ

کا مال جھوٹ کے ذریعہ تقسیم

ہو رہا ہے، اور قمار بازی اور

شراب خوردی میں صرف ہو رہا ہے۔

(۱۰۵) اور جب تو دیکھے کہ شراب کے

ذریعہ علاج کیا جا رہا ہے اور لیض

سے اس کے فوائد بیان کیے جا

رہے ہیں اور اس کے ذریعہ

شفا چاہی جا رہی ہے۔

(۱۰۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر

اور دین کے ترک کرنے میں

برابر ہیں۔

(۱۰۷) اور جب تو دیکھے کہ منافقین

اور اہل نفاق کی ہوا مسلسل بندھی

ہوئی ہے اور اہل حق کی ہوا کٹی

ہے۔

(۱۰۸) اور جب تو دیکھے کہ اذان کہنے

اور نماز پڑھنے کی اجرت لی جاتی

(۱۰۳) ورايت اموال ذی

القربى تقسیم فی

الذور ویتعام ربها

ویشرب بها الخمر۔

(۱۰۵) ورايت الخمر

یتداوی بها و

توصف للمرض

وسیتسقی بها۔

(۱۰۶) ورايت الناس قد

استوا فی ترک الامر

بالمعروف والنہی عن المنکر

وترک التدين معہ

(۱۰۷) ورايت الرياح

المنافقین واهل النفاق

دائماً ورياح اهل الحق

لا تحرك۔

(۱۰۸) ورايت الاذان

بالاجر والصلوة

بِالْأَجْرِ۔

جاتی ہے

(۱۰۹) وَرَأَيْتُ الْمَسَاجِدَ

مُحْتَشِبَةً مَّتَنٍ لَا يَخَافُ

اللَّهِ مُجْتَمِعُونَ فِيهَا

لِلغَيْبَةِ وَآكُلُ الْحُمُومِ

أَهْلُ الْحَقِّ وَ

يَتَوَاصَفُونَ فِيهَا شَرَابُ

الْمُسْكِرِ۔

(۱۰۹) اور جب تو دیکھے کہ مسجد ایسے

لوگوں سے بھری ہوئی ہے جو

خوفِ خدا نہیں رکھتے وہ وہاں

غیبت کرنے اور اہل حق کا گوشت

کھانے جمع ہوتے ہیں اور وہاں

شراب کی تعریف تو صیف کرتے

ہیں۔

(۱۱۰) وَرَأَيْتُ السَّكَرَانَ

يَصْلِي بِالنَّاسِ

فَهُوَ لَا يَعْقِلُ

وَلَا يَسْتَلِنُ بِالْكَسْرِ

وَإِذَا سَكَرَ كَرِمٌ

وَاتَّقَى وَخِيفَ

وَتَرَكَ لَا يَعْقِبُ

وَيَعْذِرُ لِبُسْكَرَةِ۔

(۱۱۰) اور جب تو دیکھے کہ بد مست

انسان لوگوں کی پیش نمازی کر

رہا ہے۔ اور کسی چیز کا ہوش نہیں

ہے اور لوگ بھی اس کی بدستی کو عیب

نہیں سمجھتے ہیں اگر کوئی مست

ہو تو لوگ اس کا احترام کریں اس

سے تقیہ کریں اور خوف کھائیں

اسے چھوڑ دیں اور سزا دیں، بلکہ

نشہ کے سبب اسے معذور سمجھیں۔

(۱۱۱) وَرَأَيْتُ مَنْ أَكَلَ

أَمْوَالَ الْيَتَامَى يَحْدُثُ

(۱۱۱) اور جب تو دیکھے کہ یتیموں کا مال

کھانے والا اپنے صالح ہونے کا

ذکر کرتا ہے۔

بصلاحہ

(۱۱۲) اور جب تو دیکھے کہ قاضی حکم

(۱۱۲) ورايت القضاة يقضون

الہی کے خلاف فیصلے کرے۔

بخلاف ما امر الله۔

(۱۱۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران خیانت

(۱۱۳) ورايت ولاية

کرنے والوں کو حرص و طمع کے

يأتئون الخوفة

سبب امین بنا رہے ہیں۔

للطمع۔

(۱۱۴) اور جب تو دیکھے کہ حکمران میراث

(۱۱۴) ورايت الميراث

کو گناہ میں جبری فاسقوں کو دے

قد وضعت الولاة لاهل

رہے ہیں اور یہ فاسق حکمرانوں سے

الفسوق والجرة على

میراث لے کر جو چاہتے ہیں وہ

الله ياخذون منهم و

کر رہے ہیں۔ اور حکمرانوں نے

يخلونهم وما

انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

يشتہون۔

(۱۱۵) اور جب تو دیکھے کہ فرار منبر سے

(۱۱۵) ورايت المنابر يؤمر

تقویٰ کا حکم دیا جائے اور حکم

عليها بالتقوى

دینے والا خود اس پر عامل نہ

ولا يعمل القائل

ہو۔

بما يامر۔

(۱۱۶) اور جب تو دیکھے کہ اوقات

(۱۱۶) ورايت الصلوة قد

نماز کا استخفاف کیا جائے۔

استحف باوقاتها۔

(۱۱۷) اور جب تو دیکھے کہ صدقہ اور

(۱۱۷) ورايت الصدقة

اور خیرات بھی سفارش پر دیئے
جائیں۔ یہ عمل خدا کے لیے نہیں بلکہ
لوگوں کی مرضی سے کیا جائے۔

(۱۱۸) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کا مقصد
زندگی ان کا پیٹ اور ان کی
شرمگاہ ہے اور انہیں پرواہ نہیں
کہ حرام کھا رہے ہیں۔

(۱۱۹) اور جب دیکھے کہ دنیا ان کے
پاس آگئی۔

(۱۲۰) اور جب تو دیکھے حق کے پرچم
بوسیدہ ہو گئے۔

تو ایسے مواقع سے حذر کر اور خدا
وند عالم سے نجات طلب کر اور جان
لے کہ اس وقت انسان خدا کے غضب
کی زد میں ہیں، اور خدا انہیں اس
امر کے سبب مہلت دے رہا ہے
جو اس کے ارادہ میں ہے تو ہمیشہ
متوجہ رہ، اور کوشش کر کہ لوگ
جن چیزوں میں مبتلا ہیں تو ان کے

بالشفاعة لا میراد بها
وجه الله وتعطى

لطلب الناس - (۱۱۸)

(۱۱۸) ورايت الناس همهم
بطونهم وفز وجهم
لا يالون بما اكلو
وبما نكحوا۔

(۱۱۹) ورايت الدنيا مقبلة
عليهم۔

(۱۲۰) ورايت اعلام الحق
قد درست

فكن على حذر واطلب
من الله عز وجل النجاة واعلم
ان الناس في سخط الله عز
وجل انما يمهلهم لا میراد
بهم فكن مترقبا واجتهد
ليراك الله في خلاف
ما هم عليه فان
نزل بهم العذاب و

جمہوریت

عن هشام بن سالم	ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق
عن الصادق عليه السلام	علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
إِنَّهُ قَالَ مَا يَكُونُ	آپ نے فرمایا کہ یہ امر ظہور اس
هَذَا أَلَا مَرَحَتِي لَا يَبْقَى	وقت تک واقع نہیں ہوگا جب
صِنْفٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا	تک کہ ہر صنف و جنس کے لوگ
وَلَوْ أَعْلَى النَّاسِ حَتَّى	انسانوں پر حکومت نہ کریں، تاکہ
لَا يَقُولُوا إِنَّا لَنُؤَدِّي	بعد میں یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہم حکومت
وَلِيْنَا الْعَدْلَ لَنَأْتِيَنَّ	کرتے تو عدل سے کام لیتے اور اس
يَقُومُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ	کے بعد حق اور عدل کے ساتھ قیام
وَالْعَدْلُ	کرنے والا قیام کرے گا۔

جابر حکمران

فی کتاب البیان، للکبخی فی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باب ۲۲ بسند طویل عن الاوزاعی	نے فرمایا کہ میرے بعد
عن قیس بن جابر الصدقی عن	خلفاء ہوں گے، خلفاء کے

ابیہ عن جسدہ ان رسول اللہ قال
سیکون بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء
امراء ومن بعد الامراء ملوک
جبابره ثم یشخرج المہدی
عج من اہلبیتی بملاء
الارض عدلاً لہ

بعد اسرار ہوں گے اور بادشاہوں
کے بعد جابر اشخاص حکمران
ہوں گے اور جابر اشخاص کے بعد میرے
اہل بیت سے مہدی خروج کرے
گا جو زمین کو عدل و داد سے بھر
دے گا۔

مدعی نبوت

عبد اللہ ابن عمر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لا تقوم
الساعة حتی یشخرج
المہدی علیہ السلام
من ولدی ولا یشخرج المہدی
حتی یشخرج ستون کذابا
کلہم یقولون انا
نبی

کتاب ارشاد میں عبد اللہ ابن عمر
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
قیامت خروج مہدی سے قبل نہیں
آئے گی۔ وہ میری اولاد سے ہوگا اور
مہدی اس وقت خروج نہیں کرے
گا جب تک ساٹھ کذاب خروج
نہ کر لیں اور سب کا دعویٰ یہ ہوگا
میں نبی ہوں۔

لہ الشیخہ الرجعتہ طبع اول صفحہ ۱۸۰۔

لہ الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۲۶

ہو۔ یہ بنی ہاشم کہاں خروج کریں گے؟ یہ وضاحت نہیں ہے اور اس کی بھی وضاحت نہیں ہے کہ یہ ادعا امامت کا ہوگا۔ یا کسی اور منصب کا البتہ روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ فقط دعویٰ نہیں کریں گے۔ بلکہ خروج کریں گے۔

شیخ مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ بارہ افرادِ نسلِ ابوطالب سے خروج کریں گے اور ہر ایک امامت کا مدعی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دین اور علم دین

امام جعفر صادق علیہ السلام نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کی ہے کہ میری امت پر ایک
ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے
فقط نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام
کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ وہ اپنے
آپ کو مسلمان کہیں گے۔ لیکن
اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی
مسجیدیں عمارت کے اعتبار سے صحیح ہوں
گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے خراب
ہوں گی۔ اس زمانے کے فقہا بدترین
اور شر ترین فقہا ہوں گے جو آسمان

عن الصادق علیہ السلام
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والیہ سیائی علی امتی
زمان لا یبقی من القرآن
الا رسمہ ولا من الاسلام
الا اسمہ یسمون بہ
وہم بعد الناس
منہ مساجدہم عامرہ
من البناء وہی
خراب من الہدی
فقہا ذلک الزمان
شر فقہا تحت

ظَلَّ السَّمَاءَ مِنْهُمْ
خَرَجْتَ الْفِتْنَةَ وَالْيَهُم
تَعُودُ بِهِ
کے نیچے ہوں گے انہیں سے فتنہ باز
آئے گا اور انہیں کی طرف واپس
جائے گا۔

۲

قَالَ يَاقِي عَلَى النَّاسِ
زَمَانٌ يَقْتُلُ فِيهِ الْعُلَمَاءُ
كَمَا يَقْتُلُ فِيهِ
الْأَصْوَصُ يَا لَيْتَ الْعُلَمَاءُ
تَحَامَقُوا فِي ذَٰلِكَ
الزَّمَانِ - ۱۱
ارشاد فرمایا کہ انسانوں پر ایک
زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس زمانے
میں جس طرح جوہر قتل کیے جائیں گے
اسی طرح علماء بھی قتل کیے جائیں
گے، کاش علماء اس وقت اپنے آپ
کو بے وقوف اور احمق بنالیں

۳

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا
ابْغَضَ الْمُسْلِمُونَ
عُلَمَاءَهُمْ وَآظَهَرُوا
عِمَارَهُمْ أَسْوَأَ قَوْمٍ
وَتَنَاجَوْا أَعْلَى
امیر المؤمنین علیہ السلام نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ جب کسان اپنے علماء سے نفرت
کرنے لگیں اور اپنے بازاروں کی

۱۱ ظہور الحجۃ صفحہ ۱۳۲۔

۱۲ علامہ الظہور، زنجانی صفحہ ۳۱۷۔

جمع الذراہم وما ہم اللہ
 باریع خصال بالحقط
 من الزمان وجود السلطان
 الجائر والخیانۃ
 من ولاتہ الاحکام
 والضولۃ من
 العدو یدہ

کی تعمیر کو غاہر کرنے لگیں اور دولت
 کے لیے شادی کریں تو اللہ انہیں چار
 بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اس زمانے
 میں قحط پڑے گا بادشاہ (صاحب
 سلطنت) ظالم ہوگا حکمران خیانت
 کار ہوں گے، اور مسلمانوں کے دلوں میں
 دشمنوں کا شدید خوف ہوگا۔

معاشرتی انقلاب

قال سمعت ابا
 عبد اللہ علیہ السلام
 یقول ویل لطعۃ
 العرب من امر
 قد اقترب قلت
 جعلت فداکم
 مع القائم من العرب
 قال نعم لیسیر قلت واللہ

ابن یعفور نے روایت کی ہے
 کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے
 فرمایا کہ عرب کے سرکشوں پر افسوس
 ہے اس مشرکے سبب جو قریب ہے
 میں نے پوچھا آپ پر خدا ہو جاؤں
 عربوں میں سے کتنے قائم کے ساتھ
 ہوں گے؟ فرمایا کم ہوں گے۔ میں نے
 عرض کی خدا کی قسم میں عربوں میں بہت

ان من یصف هذا
لا مر منه لكثير
قال لا بد للناس
من ان يمحصوا
ویمیزو یغربلوا
ویستخرجوا فی
الغربال خلق
كثیر ۱۰

سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو قائم کی
تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں
تو پھر کم کیوں ہوں گے؟) فرمایا کہ
حتماً لوگوں کا امتحان لیا جائے گا،
انہیں ایک دوسرے سے الگ
کیا جائے گا اور انہیں چھلنی میں چھانا
جائے گا۔ یہاں تک کہ کثیر افراد اس
چھلنی سے باہر آجائیں گے۔

۲

قال امیر المؤمنین
علیہ السلام والذی
بعث بالحق نبینا
لتبیلن ببللہ و
لتغربلن غربلۃ
لساطن سوط القدر
حق یعود اسفلکم
اعلاکم واعلاکم اسفلکم

امیر المؤمنین علیہ السلام نے نبج
البلاغہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس
ذات کی قسم جس نے رسول کو حق
کے ساتھ مبعوث کیا۔ تم بُری طرح
تہ و بالا کیے جاؤ گے اور تمہیں اس
طرح چھانا جائے گا۔ جیسے کسی چیز
کو چھلنی میں چھانا جاتا ہے اور یہی
اہل حق ہوتی دیگ کی طرح نیچے اوپر

ولیلقن سباقون
 کانوا قصروا و
 لیقصورون سباقون
 کانوا سبقوا و
 اللہ ما کتمت
 وشمة ولا کذبت
 کذبة۔ لہ

کیا جائے گا، یہاں تک کہ تمہارے
 پست بلند اور تمہارے بلند پست
 ہو جائیں گے اور جو لوگ پیچھے ہو گئے
 تھے آگے بڑھ جائیں گے۔ خدا کی
 قسم میں نے کوئی بات پردے میں
 نہیں رکھی اور کبھی خلافِ حقیقت
 گفتگو نہیں کی۔

معاشرتی مزاج

(بیان الحق) قال عسی
 ان تدركوا زمانا یغدی
 علی احدکم بعضه
 ویراح باخری و
 تلبسوا مثال استار
 الکعبة قالوا
 یا رسول اللہ انحن
 الیوم خیر ام ذاک

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ
 تم ایک ایسا زمانہ بھی دیکھو گے
 کہ صبح اپنے شہر میں گزارو گے ،
 اور شام تک کسی دوسرے شہر میں
 پہنچ جاؤ گے تم اس زمانے میں
 غلافِ کعبہ جیسے لباس استعمال
 کرو گے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول
 اللہ! ہم اس زمانے میں بہتر ہیں

فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ
الْيَوْمَ مَتَحَابُونَ وَ
أَنْتُمْ يَوْمًا
مَتَبَاغُضُونَ يَضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ
بَعْضٍ -

یا اس زمانے میں بہتر ہوں گے؟
فرمایا آج تمہارے دلوں میں ایک
دوسرے سے محبت ہے اور
اس زمانے میں ایک دوسرے
سے دشمنی کر دے گے اور ایک دوسرے
کی گردنیں کاٹ دے گے۔

فریبی معاشرہ

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَنَّ بَيْنَ يَدَيِ
الْقَائِمِ سِنِينَ
خَدَاعٍ يَكْذِبُ
فِيهَا الصَّادِقُ وَ
يَصْدَقُ فِيهَا الْكَاذِبُ
وَيَقْرُبُ فِيهَا الْمَاحِلُ
وَيَتَعَلَّقُ فِيهَا الرُّوبِضَةُ

اصبح بن نباتہ نے امیر المومنین
سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ ظہور قائم سے چند سال قبل بہت
دھوکہ دینے والے ہوں گے، جن
میں راست گو انسان کی تکذیب
کی جائے گی اور جھوٹے انسان کی
تصدیق کی جائے گی۔ اور افسراد
تاعل، مقرب ہوں گے اور روبضہ

قلت وما الزوبیضة
وما المحاحل قال
اما تقزون قوله
وهو شديد المحال
قال قلت وما
المحال قال یدید
المکار له

ان چند برسوں سے بہت متعلق
ہوں گے میں نے پوچھا کہ زوبیضہ
کیا ہے؟ اور محال کیا ہے؟ فرمایا
تم نے قرآن میں نہیں پڑھا وہو
شدید المحال میں نے پھر
پوچھا کہ محال کیا ہے؟ فرمایا مقصود
مکار ہے۔

۲

قال امیر المؤمنین
علیہ السلام یاتی علی
الناس زمان لا
یقرب فیہ الا الماحل
النسار ولا یظرف فیہ
الا الفاجر ولا یضعف
فیہ الا المنصف
یعدون الصدقہ غرما
وصلہ الرحم منا

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا
کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے
والا ہے کہ مقرب نہ ہوگا، مگر
چغل غور اور باتیں بنانے اور لطیف
نہیں سمجھا جائے گا، مگر وہ جو فاجر
ہو، جو انصاف کرنے والا ہوگا۔ وہ
ضعیف ہوگا، لوگ صدقہ کو حیرانہ
شمار کریں گے، اور صلہ رحم کو احسان
سمجھیں گے، اور عبادت کے ذریعہ

والعبادة استطالة على
الناس فعند ذلك يكون
السلطان بمشورة النساء
وامارت الصبيان و
تدبير الخصيان ۛ

لوگوں پر اپنی بزرگی اور عظمت جمائیں
گے، تو ایسے زمانے میں حکومت
عورتوں کے مشورہ سے ہوگی، بزرگوں
کی حکمرانی ہوگی اور خواجہ سراؤں کی
تدبیر و حکمت پر عمل ہوگا۔

۳

كافي قال رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم يا
علي الناس زمان يكون
الناس فيه ذءابا فمن
لم يكن فيه ذءابا
اكله الذءاب ۛ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک
ایسا زمانہ آنے والا ہے جب انسان
بھیڑیئے بن جائیں گے تو جو شخص بھیڑیا نہیں
بنے گا تو اسے دوسرے بھیڑیئے
مل کر کھا جائیں گے۔

۴

قال رسول الله صلى الله
عليه وآله الله
ليظهر النفاق و

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری
امت کے درمیان نفاق ظاہر ہو

ۛ ظہور النجۃ صفحہ ۱۱۸۔

ۛ علام ظہور، صفحہ ۲۰۶۔

ترفع الامانة و
تقبض الرحمة ينقض
الامين و يومن
الخاصات اتكم
الفتن كما مثال الليل
المظلمه

گا۔ امانت اٹھالی جائے گی اور رحمت
روک لی جائے گی۔ امانت دار سپت
سمجھا جائے گا اور خیانت کرنے والا
ائین سمجھا جائے گا۔ جب ایسا ہوگا
تو تم پر سیاہ راتوں کی طرح فتنے نازل
ہوں گے۔

۵

عن الحسين بن
علي عليهم السلام
قال جاء رجل
الى امير المؤمنين
نبئنا بمهديكم
هذا فقال اذا درج
الدارجون وقل
المومنون وذهب
المجلبون فهناك
امام حسين عليه السلام
روایت ہے کہ ایک شخص امیر
المومنین کی خدمت میں آیا اور
اس نے سوال کیا کہ اپنے مہدی
کے بارے میں بتائیں کہ کب ظہور
ہوگا؟ فرمایا کہ جب کفار و اشرار
کے صلب میں مومنین و متقین ختم ہو
جائیں گے اور جب دین کی نصرت
کرنے والے اٹھ جائیں اس
وقت ظہور ہوگا۔

۱۔ ظہور النجۃ، صفحہ ۱۶۵۔

۲۔ علامہ الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

سئل الصادق عن
ظہورہ فقال اذا حکمت
فی دولة خضبان و
والنسون واحذت الامارة
الشان والصبيان وخریب
جامع الکوفۃ من
العمران وانعقدت الحیران
فذلک الوقت زوال
ملک بنی عمی العباس و
ظہور قاضنا اهل البیت۔

امام جعفر صادق علیہ السلام
سے ظہور مہدی کے سلسلہ میں پچھا
گیا، تو آپ نے فرمایا کہ جب
خواجہ سرا اور عورتیں حکومت کریں
اور مسجد کوفہ دیران ہو جائے،
اور نوجوان افراد اور بڑے حاکم بن
جائیں اور بڑی معاہدے کرنے
لیں تو اس وقت بنی عباس کی حکومت
کا زوال ہوگا اور ہم اہل بیت میں
سے قائم کا ظہور ہوگا۔

توضیح

اس روایت میں مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

① اگرچہ یہ ذکر نہیں ہے کہ خواجہ سرا (مردانگی نہ رکھنے والے مرد) اور عورتوں
کی حکمرانی کن علاقوں میں ہوگی، لیکن مسجد کوفہ اور حکومت بنی عباس
کے سیاق سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ علامت بالعموم مسلم حکومتوں اور

قال رسول الله يكون
في آخر هذه الامة رجال
يركبون على الميائة
حتى ياتوا ابواب المساجد
نساء هم كاسيات
عاريات على رؤسهن
كاسنمة البخت
العجاف - ۱

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول
اللہ نے فرمایا کہ اس وقت کے
آخری زمانے کے مرد تیز گردش کرنے
والی سواریوں پر سوار ہوں گے اور
مسجد کے دروازوں پر آئیں گے، ان
کی عورتیں لباس میں ہوں گی، لیکن
برہنہ ہوں گی اور ان کے سروں پر
اونٹ کی کوبان کی طرح بال ہونگے

ازدواج

عن النبی قال اذا اتی
على اُمّی مائة وثمانون
سنة بعد الالف فقد
حلت العزویة والعزلة
والترهب على رؤس
الجبال وذاك لان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ جب میری امت
پر ۱۸۰۰ھ آجائے تو اس وقت کنوارا
رہنا، گوشہ نشینی اور پہاڑوں پر جا کر
رہبانیت اختیار کرنا حلال ہو جائے
گا اور وہ اس لیے کہ ۱۲۰۰ھ میں

جو لوگ ہوں گے وہ جنگ جو اور قتل	التخلق في لماتين
وغارت والے ہوں گے، تو اس	اهل الحرب والقتل
زمانے میں ایک کُتے کے بچہ کی	فتربية حروخير
پرورش ایک لڑکے کی پرورش	من تربية الولدان
سے بہتر ہوگی، اور اس زمانے میں	متله المراه حية
اگر عورت سانپ جنے تو وہ بچہ	خير من ان متله
پیدا کرنے سے بہتر ہوگا۔	الولد - له

مسلمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	قال رسول الله
نے ارشاد فرمایا کہ انسانوں	صلى الله عليه وآله
پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے	وسلم على الناس
کہ کسی انسان کا نام سنو تو یہ اس	زمان اذا سمعت
کی ملاقات سے بہتر ہے اور اگر	باسم الرجل
تم نے اس سے ملاقات کر لی تو	خير من تلقاه
اسے آزمانے اور تجربہ کرنے سے	اذا القية خير من
بہتر ہے اور اگر تم نے اسے آزمایا	تجربة ولو

جربتہ اظہر لک
احوالا دینہم دنا
فیرہم ہمتہم
بطونہم قبلتہم
نساءہم یرکعون
للدغیق یسجدون
للدہم حیارى
سکاری لا مسلمین ولا
نصارى۔ لہ

تو وہ اپنے حالات تم پر ظاہر کر دے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کا دین ان کی دولت ہوگی۔ ان کی بہت ان کے پیٹ ہوں گے۔ ان کا قبلہ ان کی عورتیں ہوں گی۔ ایک روٹی کے لیے رکوع کریں گے اور ایک درہم کے لیے سجدہ کریں گے۔ وہ حیران ہوں گے بدست ہونگے، نہ مسلمان ہوں گے نہ عیسائی ہونگے۔

عورتوں کو قبلہ کہہ کر شاید اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ راستہ چلتے وقت سر اپنے کو پیچھے رکھیں گے اور عورتوں کو آگے کر دیں گے۔ جیسا کہ آج کے معاشرہ میں یہ طریقہ رائج ہے۔ (LADIES FIRST)

حدیث کے آخر میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ نہ مسلمان ہوں گے نہ عیسائی یہ بھی کہا جاسکتا تھا کہ مسلمان ہوں گے اور نہ یہودی، یا مسلمان ہوں گے، نہ ہندو، لیکن کہا گیا ہے کہ ”یہ مسلمان ہونگے نہ عیسائی“ لفظ ”عیسائی“ اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس دور کی تہذیب پر عیسائیوں کے گہرے اثرات ہوں گے۔ مثلاً گردن میں ٹائی کا استعمال عیسائیوں

کی علامت ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کی شبیہ ہے۔ آج کے مسلمانوں میں عام طور پر اس کا رواج ہے۔ اگر کسی ایسے مسلمان سے سوال کیا جائے کہ تم عیسائی ہو؟ تو جواب نفی میں دے گا اور اگر پوچھا جائے کہ مسلمان ہو تو اس کا لباس اور اس کی تہذیب مسلمان ہونے کا بھی انکار کرے گی۔ غالباً اسی بات کو کہا گیا ہے۔ لا مسلمین ولا نصاریٰ۔

شیعوں کی حالت

عمیرہ بنت نفیل بیان کرتی ہیں	مسند ا عن عمیرہ
کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے	بنت نفیل قال سمعت
سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا	الحسن بن علی علیہما السلام
تم جس کا انتظار کر رہے ہو۔ جب تک	یقول لا یكون الامر
کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے	الذی ینتظرون حتی
اظہار بیزاری و نفرت نہ کرے	لیبراء بعضکم من
اور بعض بعض پر لعن و طعن نہ کریں	بعض حتی بعضکم بعضًا
یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ	وحتى یسی بعضکم بعضًا
بعض کو کذاب کہیں گے۔	کذابین۔



بعضکم من بعض و
 یلعن بعضکم بعضا و
 یتفضل بعضکم فی وجه
 بعض وحتی یشہد
 بعضکم بالکفر علی
 بعض قلت مافی
 ذالک خیر قالت الخیر
 کُلّہ فی ذالک
 عند ذالک یقوم
 قائمنا فیرفع ذالک
 کُلّہ

کہ تم میں سے بعض لوگ بعض سے اظہار
 برارت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ
 بعض پر لعنت نہ کریں اور تم میں سے
 بعض لوگ بعض کے چہرے پر نہ تھوک
 دیں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ
 بعض کی کفر کی گواہی دیں گے یا وہی
 نے کہا کہ اس وقت تو پھر خیر نہیں
 ہے؟ فرمایا کہ سارا خیر اسی وقت
 ہے، اس لیے کہ اسی وقت تمہارا
 قائم قیام کرے گا۔ اور یہ ساری
 باتیں ختم ہو جائیں گی۔

انتظار کرنے والے

مسنداً عن الصقر الف
 قال سمعت ابا جعفر
 محمد بن علی الرضا
 علیہ السلام یقول

صقر سے روایت ہے کہ میں نے
 امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ
 انہوں نے فرمایا کہ میرے بعد میرا
 بیٹا علی امام ہے اس کا حکم میرا حکم

ان الامام بعدی ابی
 علی امرہ امری و
 قوله قولی وطاعة
 طاعتی والامامة بعده
 فی ابنه الحسن علیه
 السلام امره امریہ
 وطاعة طاعة ابیہ ثم
 قال ان من بعد الحسن
 علیه السلام ابنه القائم
 بالحق المنتظر فقلت
 له یا ابن رسول الله
 ولم سمی القاسم
 قال لانه یقوم
 بعد موت ذکرہ
 وارتداد کثیر القائلین
 بامامة فقلت له ولم
 سمی المنتظر قال لان له
 غیبة تکثر ایامها و
 یطول امدھا فینتظر خروجه

ہے اور اس کا قول میرا قول ہے اور اس
 کی اطاعت میری اطاعت ہے، اور
 اس کے بعد یہ امر امامت اس
 کے بیٹے حسن (عسکری) میں ہے۔
 اس کا امر اس کے باپ کا امر ہے
 اور اس کی اطاعت اس کے باپ
 کی اطاعت ہے۔ پھر فرمایا حسن کے
 کے بعد اس کا بیٹا قائم بالحق اور امام
 منتظر امام ہوگا، میں نے پوچھا، فرزند
 رسول! کیا یہ قائم کے نام سے کیوں
 یاد کیا جاتا ہے؟ یہ اس وقت کیا
 کرے گا۔ جب اس کا ذکر ہو جائے
 گا اور ختم ہو جائے گا۔ میں نے پھر
 پوچھا منتظر کے نام سے کیوں یاد کیا
 جاتا ہے؟ فرمایا کہ اس کی غیبت
 کے ایام بہت ہوں گے اور مدت
 طویل ہوگی تو مخلصین اس کے خروج
 کا انتظار کریں گے اور صاحبان
 شک و ریب اس کا انتظار

امر اللہ عزوجل
 فقلت جعلت
 فداک هذه الفاقة
 والحاجة قد عرفتھا
 فما انکار الناس
 بعضهم بعض
 قال یا قی الرجل
 منکم انھا
 لحاجة فينظر
 الیه بغیر الوجه
 الذی کان ينظر
 الیه۔ ۱۰

اس امر ظہور کی توقع رکھو۔ راوی کہتا
 ہے کہ میں نے عرض کی کہ میرے ماں
 باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ حاجت
 اور فاقہ تو سمجھ میں آگیا، لیکن لوگوں کا
 ایک دوسرے سے انکار کرنے کا
 مطلب کیا ہے؟ فرمایا مطلب یہ
 ہے کہ کوئی شخص اپنے برا درویشی کے
 پاس کوئی حاجت لے کر جائے گا۔
 تو وہ اس حاجت مند سے اس
 رویہ کے خلاف ملے گا جو حاجت سے
 پہلے تھا اور اس طریقہ گفتگو کے خلاف
 گفتگو کرے گا۔ جو حاجت سے پہلے کا
 طریقہ تھا۔

فاقہ اور احتیاج

عن محمد بن بشر
 الهمدانی عن الصادق
 محمد بن بشر ہمدانی نے امام صادق
 علیہ السلام سے ایک طویل حدیث

علیہ السلام فی حدیث
 طویل قد اخذنا
 موضع الحاجة ان
 قال لنبی فلان ملکا
 موجلا حتی اذا امنوا
 واطمءنوا وظنوا
 ان ملکهم لا یزول صبح
 فیہم صیحة فلم
 یبق لہم راع بجمعہم
 ولا راع یسمیہم و
 ذلک قول اللہ عج
 حتی اذا اخذت
 الارض زحرفها
 وازینت وظن اهلها
 انہم قادرون علیہا
 انہا امرنا لیل
 او نہارا فجعلناھا
 حصیدا کان لم
 تغرب بالامس

نقل کی ہے، جس کا ایک حصہ یہاں
 نقل کیا جاتا ہے: آپ نے ارشاد
 فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت طویل ہو
 گی، یہاں تک کہ جب وہ اپنے آپ
 کو مامون مطمئن محسوس کریں گے اور
 یہ خیال کرنے لگیں گے کہ ان کی حکومت
 کو زوال نہیں ہوگا۔ ان کے درمیان
 ایک چیخ بلند ہوگی جس کے سبب
 ان کا نگہبان کوئی باقی نہ بچے گا۔ جو
 ان کو جمع کر سکے اور ان کا کوئی نمائندہ
 نہ رہے گا جو ان کی بات سن سکے
 یہی خداوندِ عالم کے اس قول کا مطلب
 ہے۔ یہاں تک کہ زمین نے اپنے
 کو آراستہ کر لیا اور مزین ہو گئی اور
 ماسکانِ زمین نے یہ سمجھ لیا اب وہ
 اس پر قابو پا چکے ہیں تو ہمارا حکم
 رات یا دن میں آپ تک پہنچا
 تو ہم نے اس کھیت کو ایسا کٹا ہوا
 بنا دیا، گویا کل اس میں کچھ بھی نہ تھا۔

كَذَلِكَ تَفْصِلُ الْآيَاتِ
 لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ قُلْتُ
 جَعَلْتُ فَنَدَاكَ هَلْ
 لَكَ وَقْتُ قَالَ
 لَا لَآنَ عِلْمِ الْغَلِبِ
 عِلْمِ الْمُؤَقِّنِينَ إِنْ
 اللَّهُ وَعْدُ مُوسَى
 ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَاتَّبَعَهَا
 بَعْشَرٌ لَمْ يَعْلَمْهَا مُوسَى
 وَلَمْ يَعْلَمْهَا بَنِي
 إِسْرَائِيلَ فَلَمَّا جَازَ
 الْوَقْتُ قَالُوا غَرَبْنَا
 مُوسَى فَجَبَدُوا الْعَجَلَ
 وَلَكِنْ أَذْكَرَ الْإِحَاجَةَ وَ
 الْفَاقَةَ فِي النَّاسِ وَإِنْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ
 لِبَعْضٍ فَغَنَدَ ذَلِكَ تَوَقَّعُوا
 عِنْدَ اللَّهِ صَبَاحًا

ہم اس طرح فکر کرنے والوں کے لیے
 اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کرتے
 ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ
 کہ کیا اس کا کوئی وقت معین ہے؟
 فرمایا نہیں! اس لیے کہ خدا کا علم وقت
 معین کرنے والوں کے علم پر غالب ہے
 اللہ نے موسیٰ سے تین راتوں کا وعدہ
 کیا تھا اور اسے دس راتوں کے ذریعہ
 مکمل کیا جس کا علم نہ موسیٰ کو تھا اور نہ
 بنی اسرائیل کو تو جب وقت موعود گزر
 گیا تو انہوں نے کہا کہ موسیٰ نے ہمیں
 دھوکہ دیا اور وہ گوسالہ کی پرستش
 کرنے لگے، لیکن جب حاجتوں اور
 فاقوں کی انسانوں میں کثرت ہو جائے
 اور لوگ ایک دوسرے سے اظہار
 نفرت اور انکار کرنے لگیں تو اس
 زمانے میں صبح و شام امر الہی کے

قتل اور موت

عن البرنظی عن الرضا
علیہ السلام قال قد
امر هذا الامر
قتل بیوح قلت وما
البیوح قال دائم لا یقتریہ

بز نظمی نے امام رضا علیہ السلام
سے روایت کی ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ ظہور مہدی سے قبل قتل بیوح
ہوگا۔ میں نے پوچھا ”بیوح“ کیا ہے
تسلسل بغیر کسی انقطاع کے۔

۲

مسند اعن سلیمات
بن خالد عن الصادق
علیہ السلام قدم القائم
موتان موت احمر وموت
ابيض حتی ینذہب من
کل سبعة خمسة الموت
الاحمر السیف الموت

سلمان ابن خالد نے امام صادق
علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ ظہور سے قبل دو قسم کی موتیں
ہوں گی۔ سرخ موت اور سفید موت
یہاں تک کہ ہر سات میں سے
پانچ افراد ختم ہو جائیں گے۔ سرخ
موت تلوار ہے اور سفید موت

۱۷ ظہور الحجہ چاپ قدیم

۱۸ بحار الانوار، جلد ۵۲ چاپ جدید ۵۲۔

طاعون ہے

الابیض الطاعون۔ ۱

۳

ابو بصیر اور محمد بن مسلم نے امام جعفر
صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ
ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب
تک انسانوں کی دو تہائی آبادی ختم نہ
ہو جائے۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا
کہ جب دو تہائی انسان ختم ہو جائیں گے
تو پھر باقی کیا رہے گا؟ فرمایا کہ کیا تم
اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی ماندہ
ایک تہائی تمہاری ہو۔

مسند ابن ابی بصیر
ومحمد بن مسلم عن
الصادق علیہ السلام لا
یکون هذا الامر حتی
یذهب ثلث الناس
فما یقی فقال علیہ
السلام اما ترضون
ان تكونوا الثلث
الباقی۔ ۲

امراض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ بواسیر رریاحی
امراض اور ناگہانی موت اور

عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ظہور
البواسیر وموت

۱۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۰ چاپ قدیم

۲۔ الزمائم الناصب، جلد ۲ صفحہ ۱۳۶

الفجاءة والجذام من جذام (جلدی بیماریاں) وقت
 اقتراب الساعة۔ لہ نزدیک آجانے پر ظاہر ہوں گی



جغرافیائی علامات

یورپ

مستفتح بعدی
جزیرۃ تسمی بالاندلس
فیغلب علیہما اهل
الفکر فی اخذون
اموالہم واکثر
بلادہم ولیستبون
نسائہم واولادہم
ویہتکون الاسرار
ویخربون الدیار
ویرجع اکثر البلاء
فیاف وقفار
اویتخلص اکثر
الناس من دیارہم
واموالہم فی اخذون
اکثر الجزیرۃ

فاضل معاصر سید ابراہیم موسوی
زنجانی نے اثبات الحجۃ کے صفحہ ۲۸۰
پر اندلس کی دوبارہ تباہی کو بھی علامہ میں
شمار کیا ہے۔ علامہ ظہور میں عماد زادہ
اصفہانی نے رسول اکرم سے نقل کیا
ہے کہ میرے بعد جزیرہ اندلس فتح کیا
جائے گا۔ ان پر اہل فکر غالب آ
جائیں گے اور وہ اہل اندلس کے مال
و دولت اور اکثر علاقوں کو چھین لیں
گے، ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر
کریں گے۔ پردے چاک کر دیں گے
اور شہروں کو تباہ کر دیں گے، اکثر
بستیاں دیوانوں اور صحراؤں میں تبدیل
ہو جائیں گی۔ اکثر لوگوں کو ان کی
زمینوں اور دولت سے بے دخل

ولا يبقى الا اقلها
ويكون في
الغرب الهرج
والخوف وليستولى عليهم
الجوع والغلاء وتكثر الفتنة
وياكل الناس بعضهم بعضاً
فعند ذلك يخرج رجل
من المغرب الاقصى من
ولد فاطمة بنت رسول الله
وهو المهدى القائم
في آخر الزمان وهو اول
اشراط الساعة له

کر دیں گے تو وہ حمزیرہ کے بیشتر
جھٹہ کو لے لیں گے اور کم تر باقی
رہ جائے گا اور غرب میں شور و شر
ہوگا۔ خوف کا عالم ہوگا، ان پر بھوک
اور مہنگائی مسلط ہوگی اور فتنوں کی کثرت
ہو جائے گی اور لوگ ایک دوسرے
کو کھانے لگیں گے اس وقت
مغرب اقصیٰ سے نسل فاطمہ زہرا
بنت رسول اللہ سے ایک شخص خروج
کرے گا اور وہی مہدی قائم ہوگا۔ یہ
آخری زمانے میں ہوگا اور اشراط
کی حد اول ہے۔

اس روایت میں غرب اور مغرب اقصیٰ دو الگ الگ علاقوں کے
لیے استعمال ہوئے ہیں، ممکن ہے کہ غرب سے مراد یورپی ممالک اور امریکہ
ہوں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی خواہش یہی ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ مشرق
میں ہو، لیکن اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غرب اس سے محفوظ
نہیں رہے گا۔ جہاں تک مغرب اقصیٰ سے خروج مہدی کا تعلق ہے تو یہ

تو اثر روایت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا
ممکن ہے کہ اس روایت میں تصحیف و تحریف ہوئی ہو۔ اصل کتاب اور سلسلہ
سند سامنے نہ ہونے کے سبب تبصرہ ممکن نہیں ہے۔



افریقہ

وفی الحرف الوردی	الحرف الوردی جلد ۲ صفحہ ۶۸
ج ۲ ص ۶۸... اخرج بسند عن	پرنذ کو رہے کہ نعیم ابن حماد نے
نعیم ابن حماد عن ابی	ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ افریقیہ
قبیل کان یکون	میں ایک شخص بارہ سال تک حکومت
بافریقہ امیر اثنی عشر	کرے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا اور
سنۃ ویکون بعدہ فتنۃ	ایک سیاہی مائل شخص حکومت لے گا
ثُمَّ یملک و جل اسمہ	اور عدل و دوا سے پُر کر دے گا۔ پھر وہ
یملاہا عدلاً ثم لیسر	مہدی کی طرف روانہ ہوگا اور پہنچ کر
الی المہدی فیودی الہ	اطاعت قبول کرے گا اور اس
الطاعۃ۔	کی طرف سے جنگ کرے گا۔



چین

اربعین میرالوحی میں فضل ابن شاذان
 نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
 کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گویا میں
 دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بستی
 ”شیلہ“ سے ایک قوم خرفج کرے گی،
 اور اہل چین سے اپنے حق کا مطالبہ
 کرے گی، لیکن ان کا حق نہیں ملے گا۔
 وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے
 انہیں پھر منع کیا جائے گا۔ جب وہ
 دیکھیں گے تو اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں
 رکھ لیں گے تو اہل چین ان کا مطالبہ
 پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے، لیکن
 وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔
 اور خلق کثیر کو قتل کر دیں گے۔ پھر وہ
 ترک اور ہندوستان کے سارے
 علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے، اور

فی اربعین المیرالوحی
 عن فضل بن شاذان عن
 ابي جعفر عليه السلام
 يقول كما اني بقوم قد
 خرجوا من اقصى البلاد
 المشرق من بلدة يقال
 لها شيليطابون حقهم من
 اهل الصين فلا يعطون
 فاذا راوا ذلك وضعوا
 سيوفهم على عواقبهم
 فرضوا باعطاء ما
 سالوه فما يقبلوا
 وقتلوا منهم خلق
 كثير اشقيس خرون
 بلاد الترك والهند
 كلها ويتوجهون

الخراسان و اس کے بعد خراسان کی طرف متوجہ
 يطلبونها من اهلها ہوں گے اور اہل خراسان سے ان کا
 فلا يعطون فياخذونها علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے
 قهرا ويريدون پر جبراً قاپض ہو جائیں گے اور ان کا
 ان لا يدفعوا الملك ارادہ یہ ہو گا کہ حکومت کو صاحب
 الا الى صاحبكم الامر کے ہاتھوں تک پہنچا دیں
 مع الذين قتلوهم پھر ظہور کے بعد یہ ان لوگوں سے
 فانتقموا منهم و انتقام لیں گے جنہوں نے انہیں
 تعيشو في سلطانه قتل کیا تھا اور مہدی کی حکومت
 الى اخر الدنيا میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی
 بسر کریں گے۔



چین، خروج عمانی

في مناقب ابن شهر ملائمة الظهور اذا
 مناقب ابن شهر آشوب میں علامہ ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے
 فقد الصين و کہ جب چین فنا ہو جائے گا اور

تحرکت المغربی مغربی حرکت کرے گا اور عباسی یا
 وسارا العباسی او عمانی سفر اختیار کرے گا اور سفیانی
 العمافی و بویع کی بیعت کی جائیگی تو اس وقت
 السفیانی اذن ثولی ولی اللہ (مہدی) کو اذن خروج دیا
 اللہ یرہ جائے گا۔

روُس

واما الروس فطا رسالتہ الرزیہ تالیف محی الدین
 لہا منحوس و عربی ۳۳۱ھ میں مایر و علی الملکوک
 عسکرھا منکوس (جو بادشاہوں پر گزرنے والی ہے)
 و ملکھا مایوس کے ذیل میں تحریر ہے:
 یصیہا الندم روس کا طالع منحوس ہے اس
 بعد استیلاء علی کا شکر سرنگوں ہوگا، اس کا بادشاہ
 العجم ویصیر مایوس ہوگا، وہ عجم پر غلبہ پانے کے
 لہ و داہستان بعد ندامت کا شکار ہوگا اور اس
 (الاولی) الاختلاف کے دو عظیم واقع ہوں گے (۱) ملک

بنو احمی ملکہ بحیث
 یعجز عن تسکینہ
 و تامینہ و الثانتہ
 امراض تتابعہ تخسرہ
 مالا و نفوسا و
 یطمع فی دولت
 الجرمن (المان) و
 انمشہ (نفسہ) و نصرہ
 ترکی و قفقازیہ و
 لکل طائر ان یقح
 و لکل صیودت نزول
 الی ان قال دار الظالم
 خراب و لو بعد حین
 و اما البلغار فبشری
 لہ یا نصرار و البعد
 عن الدیار و اما الایران فیدوم
 اختلافہا لبستین و ساقطہا
 یعود و لا یسرع بالعقود
 متحد ارکانہا فی کون

کے مختلف علاقوں میں اختلاف ہوگا
 یہاں تک کہ حکمران انہیں ختم کرنے
 سے عاجز آجائے گا (۲) پے در
 پے مختلف امراض پھیل جائیں گے
 اور جان و مال کا خسارہ ہوگا اور اس
 کا اقتدار حاصل کرنے کی تمنا
 جرمن، منسار، بصرہ، ترکیہ اور
 قفقاز کے لوگ کریں گے۔ ہر پرندہ
 نیچے اور بلندی کے لیے پستی ہے
 پھر فرمایا کہ ظلم کا گھر خراب ہوگا اگرچہ
 تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔ انگریز اس
 سے نجات پائے گا، بلغاریہ کی طرف
 پہنچے گا اور اہل بلغاریہ کو وطن سے
 دوری اختیار کرنا پڑے گی۔ ایران میں
 دو سال تک متواتر اختلافات
 رہیں گے، جو ساقط ہوا ہے۔
 وہ واپس ہوگا اور بیٹھنے میں جلدی
 نہیں کرے گا۔ ایران کے ارکان
 متحد ہو جائیں گے اور انشاء اللہ

مستقلًا انشاء اللہ الی
 ان قال قد یاسین
 واخطب یا لامر و احکم
 یا مہم واجمع المسلمین
 قد مضت الملوک
 الجبابة جاء الحق و
 زهق الباطل قال
 الامام جعفر بن محمد
 الصادق لکلت اناس دولة
 یرقونہا و دوللتنا فی آخر
 الدهر تظہر۔ لہ

وہ استقلال حاصل کرے گا۔ پھر
 کہا کہ اے سین قیام کر اے
 لام خطاب کر، اے مہم حکم کر۔
 اور مسلمانوں کو مجتمع کر، جابر بادشاہ
 گزر گئے، حق آگیا اور باطل
 بھاگ گیا، جیسا کہ امام جعفر بن محمد
 الصادق علیہما السلام نے فرمایا
 کہ ہر شخص کی ایک حکومت ہے
 جس کا وہ انتظار کرتا ہے اور ہماری
 حکومت آخری زمانے میں
 ظاہر ہوگی۔



آذربائیجان

وفي غيبة النعماني
 عن ابی بصیر عن ابی
 عبد اللہ علیہ السلام قال لی
 غیبت نعمانی میں امام محمد باقر
 علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا
 کہ ہمارے لیے آذربائیجان سے ایک

ابی یعنی الباقی لا بد لسان من
 آذربا میجان لا یقوم لها شی
 واذا کان کذا الک فکولوا
 احلاس میوتکم والبد واما
 بعدنا والسند بالبیضاء فاذا
 تحرك متحرك فاسعوا
 الیه ولو جوا والله لکانی
 انظر الیه بین الرکن و
 المقام یرایع الناس علی
 کتاب جدید علی العرب
 شدید قال وویل للعرب من شر قد
 اقترب۔ لہ

مد آئے گی جس کا مقابلہ کوئی شے
 نہیں کر سکے گی۔ جب وہ وقت
 آجائے تو گھر میں جم کر بیٹھ جاؤ
 پھر صحرا سے نڈا ہوگی تو حرکت
 کرنے والا حرکت کرے تو
 اس کی طرف جاؤ اگرچہ
 گھسٹ کے جانا ہو، میں دیکھ
 رہا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان
 وہ نئی ترتیب کے ساتھ کتاب
 پر بیعت لے رہا ہے۔ جو عرب
 کے لیے ہے۔

○ مشرق

اخراج جلال الدین السیوطی
 جلال الدین سیوطی نے العرف
 فی العرف الوردی
 الوردی صفحہ ۷۰ جلد دوم میں اپنے

المہدی فیسمع من المشرق
والمغرب حتی لا یبقی
راقدا الا استیقظ ولا نائم
الا قعد وقاعد الا قام
علی رجلیہ فزعاً ورحم
اللہ من سمع ذالک
الصوت فاجاب فانه
صوت جبریل الروح
الامین ۛ

کی نڈا دے گا جسے مشرق و مغرب
کا ہر انسان سنے گا، یہاں تک
کہ سویا ہوا جاگ اُٹھے گا۔ لیٹا
ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا
خوف سے کھڑا ہو جائے گا۔ خدا
اس پر رحم کرے گا جو اس آواز
کو سن کر لبیک کہے گا۔ اس
لیے کہ یہ آواز جبریل امین کی
ہو گی ۛ

۲

وعن خالد بن سعد ان
قال سبدا وایة عمود من
نار تطلع من قبل المشرق
یراها اهل الارض کلهم فمن
ادرک ذلک فلیعد لاهله
طعام سنۃ ۛ

خالد ابن سعد نے کہا کہ عمود
کی صورت میں مشرق سے ایک
نشانی ظاہر ہوگی، جسے دنیا کے
سارے لوگ دیکھیں گے تو جو اس
کیفیت کو دیکھے، وہ اپنے لیے
ایک سال کا غلہ ذخیرہ کرے ۛ

وقال عليه السلام اذا
رايتم علامة في السماء
نارا عظيمة من قبل
المشرق يراها اهل
الارض كلهم فمن
ادرك ذلك فليعد
لاهل طعام سنة له

امام صادق عليه السلام نے فرمایا
جب تم آسمان میں ایک علامت دیکھو
جو کہ ایک عظیم آگ ہے جو مشرق سے
ظاہر ہوگی اور کئی راتوں تک ہے
گی اس وقت لوگوں کی پریشانی
کے دور ہونے کا وقت ہے اور یہ
ظہور قائم سے کچھ قبل ہوگا۔

عن الصادق عليه السلام
يزجوا الناس قبل قيام
القائم عليه السلام
عن معاصيهم بنار
تظهر في السماء و
حمرة تجلل السماء
وخسف ببغداد وخسف
ببلدة البصرة ودماء

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ قیام قائم سے قبل لوگوں کے گناہوں
کے زجر و توبیخ کی جائے گی (۱)
آگ کے ذریعہ جو آسمان میں ظاہر
ہوگی (۲) سرخی کے ذریعہ جو آسمان
میں پھیل جائے گی (۳) بغداد میں
زمین دھنسے کے ذریعے (۴)
بصرہ میں زمین دھنسے کے ذریعے

تسفلک بها و خراب دورھا (۵) وہاں ہونے والی خون ریزی کے
وفناء يقع فی اہلھا و ذریعے (۶) گھروں کی تباہی کے ذریعے
شمول اہل العراق (۷) وہاں کے باشندوں کی ہلاکت کے ذریعے
خون لا یكون لهم (۸) اہل عراق پر ایسے خوف کے ذریعے کہ ان کے
معہ قرار۔ لہ لیے آرام و قرار مفقود ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت سے ملتی جلتی ایک روایت امام باقر علیہ السلام سے بھی ہے جس میں آگ کا رنگ بھی بتلادیا گیا ہے (شبه المہر و العظیم) لفظ ہران دونوں روایتوں میں ایک ہی آگ مراد لی گئی ہے اور یہ قریبی علامت ہے۔

۲۔ دوسری روایت کا سلسلہ سند واضح نہیں ہے، لیکن یہ روایت خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آگ ظہور سے کافی عرصہ قبل ظاہر ہو گی، کم از کم ایک سال قبل۔ اس سلسلہ کی چوتھی روایت دوسری سے مشابہ ہے۔ جب کہ تیسری روایت پہلی سے مشابہت رکھتی ہے۔

۳۔ غیبت نعمانی صفحہ ۲۶۲ پر امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کہ ثور یہ کو فہ میں ایک آگ ظاہر ہوگی جو کناسہ بنی اسد تک جائے گی

یہاں تک کہ محلہ ثقیف کو عبور کر جائے گی اور آل محمد کے گھروں کے کسی
 ستون نہ چھوڑے گی جس کی گون پر آل محمد کا خون ہوگا۔ کوفہ کے یہ علاقے
 ہمارے لیے نامعلوم ہیں۔ اب ان کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ شاید
 تو یہ سے مراد پشت کوفہ پر خجف کا وہ علاقہ ہے جہاں آج حضرت کیل
 ابن زیاد کی قبر ہے۔ بہر صورت کوفہ کی یہ آگ اہم اور قریبی علامت ہے۔



مختلف ممالک

امیر المؤمنین نے فرمایا، اسے جابرؓ	وَالْأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَا
جب ناقوس ۲ بجنے لگے، جب	جَابِرٌ إِذَا صَاحَ النَّاقُوسُ
کابوس ۳ عارض ہو جائے اور	وَكَبَسَ الْكَابُوسُ وَتَكَلَّمَ
جب بھینیس ۴ بولنے لگیں تو اس	الْجَامُوسُ فَعِنْدَ ذَلِكَ
وقت عجائب ظاہر ہوں گے، اور	عَجَائِبُ وَأَعْيَ عَجَائِبَ
کیسے عجائب؟ جب نصیبین ۵ میں	إِذَا نَارُ النَّارِ بِنَصِيبِينَ وَ
آگ روشن ہو جائے اور سیاہ	ظَهَرَتِ الرِّيَّاتُ الْعُثْمَانِيَّةُ
وادی میں عثمانی پرچم ظاہر ہو جائے	بِوَادِي سُوْدٍ وَاصْطَرَبَتْ
اور شہر بصرہ مضطرب ہو جائے اور	الْبَصْرَةُ وَغَلَبَ وَبَعْضُهُمْ
ان میں سے بعض لوگ بعض پر غالب	بَعْضًا وَصَبَا كُلُّ
آجائیں، اور ہر قوم دوسری قوم کی	قَوْمًا إِلَى قَوْمٍ وَاخْتَلَفَ

المقالات وحركات
 عساكر خراسان رو
 يوبع لشعيب) وتبع شعيب
 بن صالح تميمي من
 بطن طالقان وبوبع
 لسعيد السوسي ۱۰
 لخوزستان وعقدت
 الراية لعماليق كركان
 وتغليب العرب على بلاد
 الارمن والسقلا ب واذا
 عن هرقل الرومي و
 السقلا ب واذا عن هرقل
 الرومي بقسطنطينيه لطارقه
 سفيا ني فتوقعوا طهور مكلم
 موسى بن عمران من
 الشجرة على الطور فيظهر هذا
 ظاهرا مكشوف ومعاين
 طرف حبت کرے اور خراسان
 کی فوجیں حرکت میں آجائیں،
 اور بیعت یا پیروی کی جائے
 ارض طالقان سے شعب ابن
 صالح تميمی کی اور سعید کی بیعت
 خوزستان میں کی جائے؟ اور
 مردان کو درجہ نصیب ہو جائے
 اور عرب ارمنیہ و سقلا ب کے
 علاقوں پر غالب اور ہرقل رومی
 ۹ قسطنطنیہ میں سفیانی کے سرداروں
 کی اطاعت کرے تو اس وقت
 توقع رکھو کہ وہ ظاہر ہو جس نے
 موسیٰ سے بذریعہ درخت کوہ طور
 پر بات کی تھی تو وہ علانیہ آشکارا
 ظاہر ہو جائے گا۔ آگاہ رہو کہ
 میں نے بہت سے عجائب چھوڑ
 دیئے اور بہت سی باتیں ترک کر

موصوف الا وکم عجائب ترکتها و دیں اس لیے کہ ان کا برداشت
دلائل کتبتها لاجلها حملتہ لہ کرنے والا نہیں پاتا۔

توضیح

الف۔ آفات بلیات کے نزول اور شدید خونریزی کے سبب لوگوں کے
اعصاب جواب دے جائیں گے اور ان کی حالت کا بوس زدہ بعض
کی حالت ہوگی۔

(ب) بھینس کے بولنے سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ بین الاقوامی شہرت
کا کوئی سیاستدان یا حکمران ایسے طلیہ کا ہو کہ اسے دیکھ کر لوگ بے
اختیار کہہ اٹھیں کہ بھینس بول رہی ہے۔

(ج) نصیبین میں آگ کا لگنا حقیقی معنی بھی ہو سکتا ہے اور فتنہ و فساد کے
مفہوم میں بھی۔

(د) بعض نسخوں میں واوی سوڈ کو واوی سوار تحریر کیا گیا ہے۔ یہ واوی
داوی دہنا کے نام سے معروف ہے، ریگستان بصرہ اور قمیم کی بستیاں
کے نزدیک کا علاقہ ہے۔ صاحب عبقری الحسان کی رائے میں واوی
سوڈ سے سوڈان اور عثمانی پرچم سے مہدی سوڈانی کا خروج مراد ہو سکتا ہے
لیکن زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ شام کا ایک علاقہ ہے۔

(ھ) سفیانی کا نام عثمانی ابن عتبہ ہے اس لیے عثمانی پرچم سے مراد سفیانی کے پرچم ہیں۔ صاحب نور الانوار کے خیال میں اس سے آل عثمان کی حکومت کا پرچم مراد ہے لیکن پہلا قول زیادہ قرین قیاس ہے۔

(و) اضطراب کا مطلب یہ ہے کہ بصرہ میں شدید ترین فتنے اور فسادات ہوں گے، جن کے سبب قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بصرہ متعدد بار برباد اور آباد ہوگا اور ظہور سے قبل آخری بار پانی میں غرق ہو جائے گا۔

(ز) صبا کل قوم اے قوم کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر گروہ دشمن کو دوسرے گروہ کا پستہ بتلا دے۔

(ح) شعیب ابن صالح سے مراد غالباً وہ شخص ہے جو سمرقند سے قیام کرے گا اور طالقان کی طرف جائے گا اور سادات حسنی میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور چھوٹے سیاہ پرچموں کے ساتھ (خراسانی کے سیاہ پرچموں کے علاوہ) کوفہ پہنچیں گے جنہیں دیکھ کر سفیانی کا لشکر فرار کر جائے گا یہ لوگ حق پر ہوں گے اور ان میں سے کچھ لوگ مہدی کے لشکر سے ملحق ہوں گے اور ان کا علمبردار یہی شعیب ابن صالح ہوگا۔

(ط) خراسان کی فوجوں سے مراد غالباً مرزئی کا لشکر ہے یا پھر خراسان کے سیاہ پرچم مراد ہیں جو عراق کی طرف آئیں گے اور بصرہ کے قریب جزیرہ بنی کاوان پر قبضہ کر لیں گے۔

(ی) طالقان دو شہروں کا نام ہے ایک خراسان کے علاقے میں بلخ اور مرو

کے درمیان ہے اور دوسرا قزوین اور ابہر کے درمیان ہے۔
 (ک) کردان کو کردار اور کرد بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ ترکستان کا علاقہ ہے، جو
 خوارزم کے قریب ہے۔ چھوٹی چھوٹی آبادیوں پر مشتمل ہے، ان میں بسنے
 والوں کی زبان نہ ترکی ہے نہ خوارزمی۔



تہران و بغداد

غیبت نعمانی میں ہے کہ قائم	فی عیبه النعمانی یظهر بعد
غیبت کے بعد اس وقت ظاہر	غیبت مع طلوع النجم الآخر
ہوگا۔ جب ایک دوسرا ستارہ طلوع	وخراب الزوراء وہی المری
کرے گا اور اس پر سیاہ جھنڈے	وخصف المزورہ وہی بغداد
لہراتے ہوں گے اور تہران تباہ ہوگا	وخرج السفیانی وحرب
بغداد زمین میں دھنس جائے گا سیفانی	ولد العباس مع فتيان
کا خرچ ہوگا اور آرمینیہ اور	آرمینہ و آذربائیجان تلك
آذربائیجان کے جوانوں سے بنی عباس	حرب یقتل فیہا والوف
کی جنگ ہوگی جس میں ہزاروں قتل	کل یقبض علی سیف مغلی
ہوں گے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں مزین	تحقق علیہ رایات
تلوار ہوگی۔ یہ ایسی جنگ ہوگی جس	سود تلك حرب
میں ہر طرف موت کی پکار ہوگی	یستبشر بها الموت الموت

الاحمر والطاعون الاكبر۔ سرخ موت اور عظیم طاعون۔



تہران

الویل الویل لامتی
من الشوری الكبرى و
الشوری الصغری سئل
من یتینہا قال الشوری
الكبری تنعقد فی
بلدی بعد وفاتی و
الصغری تنعقد فی
الغیبة الكبری فی
الزوراء لتغیر سنتی
وتبدیل احکامی۔

حذیفہ یمانیؓ اور جابر بن عبد اللہ
انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
وائے ہو میری اُمت پر شوری کبری
اور شوری صغری کے سلسلے میں کسی
نے بڑے اور چھوٹے شوری کے
سلسلے میں سوال کیا تو فرمایا شوری
کبری میں میری وفات کے بعد
منعقد ہوگا۔ اور چھوٹا شوری غیبت
کبری میں شہر زورؓ میں میری سنت
اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کے
لیے منعقد ہوگا۔



عجم

مجمع النورین میں غیبت ابن عقدہ	فی مجمع النورین عن
سے نقل کیا گیا ہے کہ امام صادق	غیبتہ ابن عقدہ عن
علیہ السلام نے فرمایا کہ عجم کے	الصادق علیہ السلام
دو گروہوں میں کلمہ عدل کے لفظ	اختلاف الصنفین
پر اختلاف ہو گا۔ جس میں ہزاروں	من العجم فی فی لفظ
ہزاروں اور ہزاروں افراد قتل ہوں	کلمۃ العدل یقتل فیہ
گے۔ ایک شخص شیخ طبرسی ان کی نجات	الوف الوقت یخالفہم
مخالفت کرے گا تو اسے سولی دے	الشیخ الطبرسی فی صلب
کر قتل کر دیا جائے گا۔ اے	ویقتل۔



قبرورائے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں	یاتی علی الناس
پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جب وہ	زمان یخربون
ائمہ کے قبروں کو بند و قوں سے خراب	قباہ الا ائمة

کہیں گے۔ لہ

بالبنادیق۔



خراسان و سیستان

معروف ابن خربوذ بیان کرتے	عن معروف بن
ہیں کہ ہم جب بھی امام باقر علیہ السلام	خربوذ قال ما
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ	دخلنا علی ابی جعفر
نے ارشاد فرمایا کہ خراسان، خراسان	قط الا قال خراسان
سیستان، سیستان گویا کہ وہیں	خراسان سجستان
بشارت دیتے تھے کہ ان علاقوں	سجستان گانہ
سے ہماری پریشانی دور ہونے کی	یہی شرننا بذلك۔
امید ہے۔ ۱۰	



ق

امام صادق علیہ السلام نے کوفہ

عن الصادق علیہ السلام

فی ذکر الکوفہ الی
ان قال یتھرب العلم
ببلدۃ یقال لہا قم فتصیر معنا
للعلم والفضل حتی لا یبقی فی
الارض مستضعف فی الدین
وذلك عند ظہور قائمنا
فجعل اللہ قم واهل قائمین
مقام الحجۃ لولا ذالک
لساخت الارض باھلھا۔

کاتذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ علم ایک
شہر میں ظاہر ہوگا جس کا نام "قم" ہے۔
وہ شہر علم و فضل کا معدن بن جائے گا
یہاں تک کہ اس زمین پر کوئی کمزور
ایمان رکھنے والا باقی نہ رہے گا۔ اور
یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب
ہوگا تو اللہ قم اور اہل قم کو حجت کا قائم
مقام قرار دے گا۔ اس لیے ایسا نہ ہو
تو زمین اہل سمیت برباہ ہو جائے گی۔

۲

عن ابی الحسن الاول
قال رجل من اھل قم
یدعو الناس الی الحق
یجتمع معہ قوم کثیر
الحدید لا تذللھم
الریاح العاصف ولا
یحملون من الحرب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے
فرمایا کہ اہل قم سے ایک شخص لوگوں
کو حق کی طرف دعوت دے گا۔ اس
کے پاس ایسے لوگ جمع ہو جائیں
گے جو لوہے کی طرح سخت ہونگے
انہیں آندھیوں کے جھکڑ ہلا نہیں
سکیں گے اور نہ وہ جنگ سے

ولا یتجنبون وعلی
 اللہ یتوکلون و
 العاقبة للمتقین۔
 عاجز دستہ ہوں گے اور نہ بزولی
 دکھائیں گے اور وہ لوگ اللہ پر توکل
 کریں گے اور عاقبت متقین کے
 لیے ہے۔ لہ

قسم تہران

عبداللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے
 سوال کیا گیا کہ بلا و جبل کہاں ہیں؟ اس لیے کہ ہم تک روایت پہنچی ہے کہ
 جب امر حکومت آپ کی طرف واپس آئے گا تو اس بلا و جبل کا کچھ
 علاقہ زمین میں دھنس جائے گا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

ان فیہا موضعا یقال لہ
 بحر و یسمی بقم و هو
 معدن شیعتنا فاما الری
 فویل لہ من جنا حید
 وان الامن فیہ
 اس میں ایک علاقہ ہے، جسے
 بحر کہا جاتا ہے اور جس کا نام قم ہے
 وہ ہمارے پیروکاروں کا معدن ہے
 اب رہ گیا رے تو وہ دونوں طرف
 سے برباد ہوگا اور اس کے لیے امن

من جهة قم واهله قيل
ما حنا حاه قال عليه السلام
احدهما بغداد والاخر
خراسان فانه تلتقى فيه
سيوف الخراسانيين وسيوف
البغداديين فيجزل الله
عقوبتهم ويهلكهم فياوي
اهل الري الى قم فيؤويهم
اهله ثم ينقلون منه الى
موضع يقال له اردستان۔

فقط قم اور اہل قم کی طرف سے ہوگا،
پوچھا گیا کہ اس کے دونوں اطراف
کیا ہے؟ فرمایا ایک بغداد اور دوسرا
خراسان ہے اور ان دونوں کی تلواریں
رے میں مجتمع ہوں گی تو اللہ ان پر عذاب
میں عجلت کرے گا اور ہلاک کرے
گا تو اہل رے قم میں پناہ لیں گے۔
اور اہل قم انہیں پناہ دیں گے۔ پھر اہل
رے وہاں سے اردستان کی طرف
منتقل ہو جائیں گے۔



قزوين

عن غيبة الطوسي عن
النبي يخرج بقزوين
رجل اسمه اسم
النبي يسرع الناس
الى طاعة المشرك
والمؤمن يملاء

شیخ طوسی نے کتابت غیبت
میں رسول اللہ سے روایت کی ہے
کہ ایک شخص قزوین سے خروج
کرے گا، اس کا نام ایک نبی کا
نام ہوگا، بہت جلد لوگ اس کی
اطاعت کر لیں گے، وہ مشرک ہوں

الجبال خوافاً - لہ

یا مومن اردوہ شخص پہاڑوں کو خوف و
ہراس سے پڑ کرے گا۔

○

○

عن محمد بن بشر
قال قلت لمحمد
بن الحنفیہ قد طال
هذا الامر حتى متى
قال فحرك راسه
ثم قال اني يكون
ذلك ولم يعص الزمان
اني يكون ذلك ولم
يجف الاخوان اني يكون
ذلك ولم يظلم السلطان
اني يكون ذلك
ولم يقم الذنديق
من قزوين يهلك
ستورها ويكفر

محمد ابن بشر روایت کرتے ہیں
کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ
امر کب وقوع پذیر ہوگا اور کب
تمک اس کا انتظار ہوگا؟ آپ
نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا کہ
ابھی کیسے وقوع پذیر ہوگا۔ ابھی تو
زمانے نے اپنی سختی اور سنگی نہیں کھائی
اور ابھی تو بھائیوں نے ایک دوسرے
پر ظلم نہیں توڑے۔ ابھی وہ امر کیسے
وقوع پذیر ہو سکتا ہے ابھی اس
باوشاہ نے ظلم و ستم بھی نہیں کیا ہے
ابھی یہ امر کیسے واقع ہو سکتا،
ابھی تو قزوین سے زندیق نے خروج
نہیں کیا ہے، جو وہاں کے پردے

صدورھا و یغیر
 سورھا و یندھب
 بیہجتھا من فرمندہ
 اد رکھ و من حاربہ
 قتله و من اعتزلہ
 افتقر و من تابعہ
 کفر حتی یقوم
 باکیان باک یبکی
 علی دینہ باک
 یبکی علی
 دنیاہ لہ

پھاڑ دے گا، اہم شخصیتوں کی تکفیر کرے
 گا، اس کی نصیحتوں کو تبدیل کر دے گا،
 اور اس کی خوشحالی کو ختم کر دیگا۔ جو وہ بھی
 اس سے جنگ کرے گا وہ قتل ہو جائے گا۔
 اور جو اس سے دُور رہے گا وہ فنا فیہ ہو
 جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا
 وہ کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں
 کے دگر وہ ہو جائیں گے۔ ایک
 گروہ اپنے دین کی تباہی پر گریہ کرے
 اور دوسرا گروہ اپنی دنیا کی بربادی پر
 گریہ کرے گا۔

توضیح

قرآن کے اس زندیق کے مزید تفصیلات نہیں ملتے۔



کوفہ، ملتان، خراسان

عن ابراہیم بن عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے

بن العلاء عن ابی عبد اللہ
 علیہ السلام عن امیر
 المومنین علیہ السلام
 حدث عن اشیاء تكون
 بعده الى قیام القاء
 علیہ السلام فقال المحسن
 علیہ السلام یا امیر المؤمنین
 متی یطهر الله الارض من
 الظالمین؟ قال لا یطهر
 الله الارض من المظالمین
 حتی یسفل الدم الحرام
 ثم ذکر امر بنی
 امیه و بنی العباس فی
 حدیث الطول وقال اذا
 قام القاء یخراسان
 وغلب علی ارض کوفان
 والملتان و جاز حبزیه
 بنی کاوان و قام منا
 قاء بجیلان واجابته

روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد
 سے سنا اور اپنے جد امیر المومنین نے
 کچھ ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ان کے بعد
 سے لے کر قیام قائم تک وقوع پذیر
 ہونے والی تھیں اس پر امام حسین
 علیہ السلام نے دریافت کیا کہ، یا
 امیر المؤمنین! اللہ کب اس زمین کو
 ظالموں سے پاک کرے گا؟ آپ نے
 فرمایا کہ اس وقت تک یہ زمین پاک
 نہیں ہوگی۔ جب تک محترم خون نہ
 بہا دیا جائے۔ پھر آپ نے بنی امیہ
 اور بنی عباس کا تفصیل سے ذکر
 فرمایا اور اس کے بعد فرمایا، کہ
 جب ایک قیام کرنے والا خراسان
 سے قیام کرے اور کوفہ ملتان پر غلبہ
 حاصل کرے اور حبزیرہ کا دان سے
 گزر جائے اور ہم میں سے ایک
 قیام کرنے والا جیلان میں قیام
 کرے اور برو ولیم کے لوگ اس

کا ساتھ دیں اور ترک کے پرچم
 میرے بیٹے کے لیے ظاہر ہوں جو
 مختلف اطراف و جوانب میں پراگندہ
 رہے ہوں اور اس سے قبل برحالت
 دیکھ چکے ہوں اور جب بصرہ تباہ
 ہو جائے اور مصر میں امیروں کا امیر
 قیام کرے۔ پھر آپ نے ایک
 طویل گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا
 کہ جب ہزاروں افراد جنگ کے لیے
 آمادہ ہو جائیں اور صفیں تیار ہو جائیں
 اور سینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے
 اس وقت ایک دوسرا شخص قیام
 کرے گا اور خون کا انتقام لے گا اور
 کافر ہلاک ہوگا۔ اس وقت وہ قائم
 جس کی تمنا کی جا رہی ہے اور وہ
 غائب امام جو صاحب شرف
 فضیلت ہے، خرچ کرے گا۔
 اور اے حسین وہ تمہاری نسل سے
 ہوگا۔ ایسا بیٹا جو بے مثل و بے نظیر

الابر والذیلم وظهرت
 لولدی رایات التریک
 متفرقات فی الاقطار
 والحرامات وکانو
 بین هنات وهنات واذا
 یترک فی الارض الاذنین
 طوبی لمن ادرك زمانه
 ولحق اوانه وشهدایامه
 خربت البصرة فقام امیر
 الامراء فحکی علیہ السلام
 حکایتہ طویلة ثم قال
 اذا ظهرت الالوف و
 صفت الصفوف وقتل
 الکبش الخروف هناك
 یقوم الآخر ویشور الشایر
 ویهلك الکافر ثم یقوم القائم
 المامول والامام المجهول
 له الشرف والفضل و
 هو من ولدک یا حسین لا ابن

مسئلہ بین الرکنین فی
دریسین بالتین ینظر
علی الثقلین ولا فی
الارض الا ذنین طوبی
لمن ادرك زمانه و
الحق اوانه و
شهد ایامه۔ ۱۰

ہوگا۔ مسجد حرام کے دو ارکان کے
درمیان مختصر گروہ اور دو آلات جنگ
کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جن دافس
پر غالب ہو جائے گا اور زمین پرست
لوگوں کا خاتمہ کر دے گا، بشارت
ہے وہ جو اس کا زمانہ پائے گا۔
اور اس دور میں موجود اور اس
کے عہد میں زندگی گزارے۔

توضیح

۱۔ اس قیام سے غالباً خراسانی کا خروج مراد ہے، جو سیاح پریموں اور سیاح
لباس کے ساتھ ہوگا۔ خراسان کا علاقہ موجودہ خراسان سے بہت بڑا تھا
جس کے بعض حصے اب افغانستان اور روس (سمرقند وغیرہ) میں شامل
ہیں۔ خراسانی کا خروج کہاں سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے۔
البتہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ خروج موجودہ خراسان کی بجائے
مذکورہ دو ملکوں سے ہو۔

روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شورش اس وقت ہوگی جب

سفیان اپنا لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا۔ اس وقت خراسانی خروج کر کے ایک طرف ملتان اور دوسری طرف کوفہ تک اپنے اقتدار پھیلائے گا۔

۲۔ بعض نسخوں میں کوفان (کوفہ) کی جگہ کرمان ہے۔ اس اعتبار سے اُسے کرمان سے ملتان تک غلبہ حاصل ہوگا، لیکن بعد کے فقرہ میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ خراسانی جزیرہ بنی کاوان سے بھی گزرے گا۔ یہ جزیرہ بصرہ اور خرم شہر کے درمیان ہے۔ لہذا یہ زیادہ قریب قیاس ہے، کہ اس شخص کا غلبہ کوفہ سے ملتان تک ہوگا۔

۳۔ کوفہ سے ملتان تک کا سفر کس راستے سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے، لیکن جزیرہ بنی کاوان کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس حملہ میں بحری بیڑہ بھی استعمال ہوگا۔

۴۔ اور ہم میں سے ایک قیام کرنے والا یہ نسبت بتلاتی ہے کہ یہ سید گیلانی دعوت حق دینے والا شخص ہوگا۔ بعض محققین کے نزدیک بعید نہیں ہے کہ اس سے مراد سید حسنی ہوں۔

۵۔ ابرستان کا ایک علاقہ ہے اور ولیم گیلان کا پہاڑی سلسلہ ہے، جو قزوین کے شمال میں واقع ہے۔ ان دونوں علاقوں کے لوگ سید گیلانی کا ساتھ دیں گے۔

۶۔ خروج خراسانی اور قیام سید گیلانی ایک ساتھ ہوں گے یا قبل و بعد ہوں گے اس کی وضاحت نہیں ہے۔ لیکن جملوں کی ترتیب سے قبل و بعد کا اشارہ ملتا ہے۔

۷۔ ترک سے مراد وہ لوگ ہیں جو ترک ابن یافث ابن نوح کی نسل سے ہیں۔ اور
 ترکمانی سلجوقی اور عثمانی اسی نسل سے ہیں۔ ان کی آبادی وسطی ایشیا
 (منگولیا، افغانستان) میں ہے۔ چینی بھی اس سے مراد لیے گئے ہیں۔
 ترکوں کے پرچم اس وقت بلند ہوں گے جب بصرہ تباہ ہو جائے
 گا مصر میں ایک حاکم اعلیٰ کا قیام ہوگا اور یہی وہ وقت ہوگا۔ جب
 ہر طرف جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے اور ہزار ہا افراد لڑ پڑیں گے
 ایسے میں کوئی بہت اہم آدمی ہلاک ہوگا، جس کی ہلاکت کو بہت اہمیت
 دی جائے گی اور بین الاقوامی طور پر اس کا چیرچا ہوگا۔

○ عراق

قال السيد علي حمداني	سید علی ہمدانی نجفی نے کتاب روضۃ
الاصل نجف المسكن ناقله عن	العلویہ سے نقل کیا ہے کہ امامؑ نے
كتاب روضۃ العلویہ قال علیہ	فرمایا کہ جب نسل نجی سے ایک بچہ عراق
السلام اذا قتل في العراق صبي	میں قتل کر دیا جائے اور فوجی حکومت
من سلالۃ النبی وتحتكم	کرنے لگے تو لوگ سرتاپا منقلب
الجندی انقلب الناس رأسا	ہو جائیں گے اور شور و شر بڑھ
على عقب وكثر الهرج والمرج	جائے گا، مومن کی توہین کی جائے
واحتقر المؤمن وتكثر العصابات	گی۔ انجمن سازی بڑھ جائے گی اور

وَيَقْتُلُ الْإِيْمَانُ وَيَكُونُ مِنْ خُطْبِ
 عَلَى الْمَنَابِرِ عِنْدَهُمْ كَالْجَيْفَةِ وَ
 بِخَاطِرِ عَلَى نَفْسِهِ وَيَقْتُلُ بَعْضُهُمْ فِي
 سَبِيلِ الدِّينِ وَالْإِيْمَانِ ثُمَّ تَحْصُلُ
 إِلَّا ضَرْبَابَ بَيْنِ النَّاسِ وَبِئْسَ وَ
 عِنْدَهَا تَدْمَرُ مَا كُنْ كَثِيرَةً مِنْ
 جِهَةِ الشَّمَالِ وَيَقْتُلُ فِيهَا
 خَلْقٌ كَثِيرٌ مِنَ الْإِبْرِيَاءِ
 ثُمَّ تَحْدِثُ قُصُورَ
 الدِّيَارِ فِي الْبَصْرَةِ ثُمَّ
 يَأْتِي عَصَابَةٌ مِنَ السَّامِ
 يَطَالِبُونَ الدِّينَ وَفِي صَحَّةِ
 هَذَا الْحِزْنِ تَامِلْ لَهُ

ایمان کم ہو جائے گا۔ ان لوگوں کے
 نزدیک منبروں سے خطاب کرنے
 والے مردار کی طرح ہوں گے، ہر شخص
 اپنے نفس کے لیے سوچے گا، بعض لوگوں
 میں اضطراب پیدا ہوگا اور کچھ مدت
 تک رہے گا۔ اس وقت شمالی عراق
 میں بہت سے علاقے منہدم ہو جائیں
 گے اور بے گناہ لوگ کثرت سے قتل
 ہونگے، پھر عالی شان محل اور دوسرے
 علاقے بصرہ میں تعمیر ہوں گے، اس
 کے بعد ایک گروہ شام سے آئے گا
 جو قرص کا مطالبہ کرے گا۔ اس حدیث
 کی صحت میں تامل ہے۔



ذات الفلاة الحمراء في
عقبها قاسم الحق يسفر
عن وجهه بين الاقاليم
والقمر المضي بين
الكواكب الدرية الاوان
لنخروج علامات عشره
اولها طلوع الكواكب
ذی الذنب وبقارب من
الحاوی ويقع فيه هرج
ومرج وشغب وتلك
علامات الخصب ومن
العلامه الى العلامه
عجب فاذا انقصت
العلامات العشرة
اذا ذاك يظهر
القمر الازهرو
تمت الاخلاص على

سیدان میں بسایا جائے گا اور اس
کے عقب میں قائم برحق ممالک
کے درمیان اپنے چہرے سے
اس طرح نقاب اٹھایا جائے
گا کہ گویا چمکتے ہوئے ستاروں کے
درمیان روشن چاند ہے۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اس کے خرمج کی دس علامتیں
ہیں۔ اس کی پہلی علامت دھار
ستارے کا طلوع ہے جو ستارہ طالع
کے قریب ہوگا، اس وقت فتنہ
و فساد اور شور و شر رونما ہوگا اور
یہی کشادگی کی علامتیں ہیں اور ایک
علامت سے دوسری علامت تک
درمیان عہد تعجب کا ہے جب دس
علامتیں پوری ہو جائیں گی تو اس
وقت ماہ تاباں ظاہر ہوگا، اور کمرہ
اخلاص جو توحید خدا کا شعار ہے کامل

توضیح

۱۔ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ قننوں کے عہد میں اپنی عبادت گاہوں کو اپنا گھر قرار دے لو، یعنی بے مصرف اور بے مقصد ادھر ادھر نہ جاؤ دوسرے مفہوم کے اعتبار سے عبادت گاہوں اور گھروں تک محدود ہو جاؤ اور عبادت خدا میں مشغول رہو تاکہ اس عہد کے قننوں سے بچ سکو۔

۲۔ وہ فتنے ایسے شدید ہوں گے جیسے دانتوں میں آگ دبی ہوئی ہو۔

۳۔ بنی شیبان سے مراد بنی عباس ہیں۔

۴۔ خاکی رنگ کا قبہ سرخ میدان میں بنایا جائے گا۔ اس علامت کے متعلق

یہ کہا جاتا ہے کہ پوری ہو گئی۔ بغداد میں فیصل اول کا تبصرہ سرخ زمین پر تعمیر ہوا تھا اور اس کا رنگ خاکی تھا، لیکن اس عبارت کو بعض روایات میں اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ وشمة الفتنة العبرا والقلادة المحمدا

یعنی پھر غبار سے بھرا ہوا فتنہ ہو گا اور سرخ رنگ کا گلو بند ہو گا (ملاحم و فتن سید ابن طاووس) اگر یہ عبارت تسلیم کی جائے تو بغداد کے قتل و غارت کی طرف اشارہ ہے۔ بلکہ شاید ایسی بڑی جنگوں کی طرف اشارہ ہے، جن میں ٹیپی اسلحے استعمال ہوں گے۔

۵۔ دم دار ستارے کا طلوع ماضی میں بکثرت ہوتا رہا ہے اور اب بھی وقتاً فوقتاً ایسے ستارے طلوع ہوتے رہتے ہیں۔ لہذا یہ معلوم کرنا کہ امیر المومنین کا بیان کردہ ستارہ کون سا ہے مشکل امر ہے اسے شناخت کرنے کے لیے ستارہ جدی کو نگاہ میں رکھا جائے جو مدار ستارہ اس کے قریب طلوع کرے وہی مذکورہ ستارہ ہوگا۔

۶۔ وہ ستارہ فتنہ و فساد اور شور و شر سے متصل زمانے میں ہوگا۔ اس کے ظہور کے فوراً بعد یہ مالات رونما ہوں گے۔

۷۔ علامات بلافاصلہ واقع نہیں ہونگی بلکہ ان کے درمیان مدتیں ہوں گی اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ ایک علامت سے دوسری علامت تک درمیانی عہد تعجب کا ہے۔



مسجد برائنا

عن جابر بن عبد الله	جابر بن عبد الله انصاری نے
الانصاری حدیثی النبی بن مالک	کہا کہ مجھ سے انس بن مالک خادم
وصکان خادم رسول الله صلی	رسولؐ نے بیان کیا کہ جب علی جنگ
الله علیه واله وسلم قال: لما	نہروان سے پلٹے تو "برائنا" پر پڑاؤ
رجع امیر المومنین علی بن ابی	ٹوٹا، وہاں ایک غار میں حباب
طالب علیه السلام من قتال اهل	نامی ایک راہب قیام پذیر تھا

راہب نے لشکر کا غوغا سنتے ہی غار سے
 نکل کر امیر المؤمنین کی فوج کو دیکھا۔ اسے
 کچھ اضطراب ہوا اور وہ بے اختیار
 فوج کے قریب آکر پوچھنے لگا کہ
 یہ کون ہے؟ اور اس فوج کا سالار
 کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ امیر المؤمنین
 سالار ہیں اور جنگ نہروان سے
 واپس آ رہے۔ حجاب تیزی کے ساتھ
 فوج کے درمیان سے گزرتا ہوا علی
 کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا
 السلام علیک یا امیر المؤمنین حقا
 حقا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے کیسے علم
 ہوا کہ میں حقیقت میں امیر المؤمنین ہوں
 اس نے کہا اس کی خبر ہمارے علما
 اور پیشواؤں نے دی ہے۔ آپ
 نے فرمایا اے حجاب! ابھی یہی
 کہا تھا کہ راہب نے پوچھا، کہ
 آپ کو میرے نام کا کیسے علم ہوا؟
 آپ نے فرمایا مجھے میرے حبیب

النہروان نزل "یراثا" وکان بہا
 راہب فی قلایتہ وکان اسمہ
 الحجاب فلما سمع الزاہب الصیحة
 والعسکر اشرف من قلایتہ
 الی الارض فنظر الی عسکر امیر
 المؤمنین فاستفطع ذالو
 نزل مبادرا فقال من هذا؟ ومن
 رئیس هذا العسکر؟ فقیل لہ هذا
 امیر المؤمنین وقد رجع من قتال
 اهل النہروان فجاء الحجاب
 مبادرا یتخطی الناس حتی وقف
 علی امیر المؤمنین فقال السلام
 علیک یا امیر المؤمنین حقا حقا
 فقال لہ: وما علمک بانی امیر
 المؤمنین حقا حقا؟ قال لہ: اخبرنا
 علماؤنا واحبارنا، فقال لہ الراہب:
 وما علمک باسمی؟ فقال
 اعلمنی بند اللہ حبیبی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فقال له الحباب: مد يدك فانا اشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وانت على ابن ابي طالب وصيه- فقال له يا امير المؤمنين عليه السلام و اين تاوی؟ فقال له اكون في قلاية لی ههنا فقال له امير المؤمنين عليه السلام بعد يومك هذا لا تسكن فيها ولكن ابن ههنا مسجداً اوسمه باسمه بانه رجل اسمه براثا فسمى المسجد براثا باسمه الباني له، ثم قال: ومن اين تشرب يا حباب: فقال يا امير المؤمنين من دجلة ههنا قال: فلم لا تحفر ههنا عينا او بئرا- فقال له يا امير المؤمنين رسول نے بتلایا تھا۔ حباب نے کہا کہ آپ بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ علی ابن ابی طالب رسول کے وحی و جانشین ہیں۔ آپ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں ہے؟ کہا کہ یہاں ایک غار میں رہتا ہوں۔ فرمایا کہ آج کے بعد غار میں نہ رہ بلکہ یہاں پر ایک مسجد تعمیر کر اور اس کا نام اس کے بانی کے نام پر رکھ دے۔ براثا نامی ایک شخص نے مسجد کی بنا کی اور اسی کے نام سے مسجد مشہور ہوئی۔ پھر علی نے پوچھا کہ حباب! تو پانی کہاں سے پیتا ہے؟ کہا جگہ سے لاتا ہوں۔ کہا اپنے لیے کوئی چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیا؟ عرض کی کہ جب بھی کنواں کھودا گیا تو شور پانی نکلا۔ فرمایا کہ اسی مقام پر کنواں

کلمہ حفرنا بڑا وجد تاہا
 مالحة غیر عذبة فقال له
 امیر المومنین احفر ہنہا بئرا
 فحفر فخرجت علیہم صخرہ
 لم یستطیعوا قلعہا۔ فقلعہا امیر
 المومنین علیہ السلام فانقلعت عن
 عین اعلیٰ من الشہد والذمن الذبد
 فقال له یا حباب یسکون شریک
 من ہذہ العین اما انہ یا حباب !
 ستبني الی جنب مسجدک ہذا
 مدینہ وتکثر الجبابرہ فیہا وتکثر
 البلاء حتی انہ لیرکب فیہا کل
 لیلة جمعة سبعون الف فرج
 حرام فاذا عظم بلاؤہم شدوا علی
 مسجدک یفطوہ ثم وابنہ بنین
 ثم وابنہ لایہد مہ الا کافر
 ثم بیتا۔ فاذا فعلوا ذلک منعوا
 الحج ثلاث سنین واخترفت خضر
 ہو سبط اللہ علیہم رجلا من اہل
 السہ عراقی کما یکمل قیامہ کا نا ہے۔

کھود جب کنواں کھودا گیا تو ایک چٹان
 برآمد ہوئی جسے اکھاڑنا ممکن نہ ہوا۔
 خود علی علیہ السلام نے وہ چٹان اکھاڑی
 تو اس کے نیچے سے انتہائی میٹھا
 اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا۔ اس وقت
 آپ نے فرمایا کہ اے حباب !
 جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک
 شہر بسایا جائے گا، جس میں جابر
 افراد کی کثرت ہوگی وہاں بلا سے
 عظیم ہوگی۔ یہاں تک کہ ہر شب
 جمعہ میں ستر ہزار ناکاریاں ہونگی
 اور اس مسجد کا راستہ بند کر دیں
 گے۔ جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم
 کرے گا وہ کافر ہوگا۔ پھر اس مسجد کی
 دوبارہ تعمیر ہوگی۔ جب وہ مسجد
 کو منہدم کریں گے تو تین سال تک
 حج سے روکیں گے، اس وقت
 ان کی کھیتیاں جل جائیں گی اور
 اللہ ان پر اہل سفح میں سے ایک

السفح لا یدخل بلد الا اهلک
واهلک اهلہ ثم یحد علیہم
مرة اخرى ثم یأخذہم
القحط والغلا ثلاث سنین
حتى یبلغ بہم الجہد ثم
یحود علیہم۔ ثم یدخل
البصرة فلا یدع فیہا قائمۃ الا
سخطها واهلکھا، واسخط
اہلھا، وذلك اذا عمرت الخزانة
وبنی فیہا مسجد جامع فعند
ذلك یکون هلاک البصرة
ثم یدخل مدینہ بناھا
الحجاج یقال لہا واسط
فیفعل مثل ذلك ثم
یتوجہ نحو بغداد، فیدخلھا
عفوًا ثم یتجی الناس الی
الکوفہ ولا یکون بلد
من الکوفہ تشوش۔ الامر
لہ غالباً یہ جملہ راوی کی طرف سے اضافہ ہے۔

شخص کو مسلط کرے گا۔ وہ جس شہر میں
داخل ہوگا اسے تباہ کرے گا۔ اور شہر کو
کو ہلاک کرے گا اور وہ دوبارہ بھی ان
لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔
اس وقت یہ لوگ تین سال تک
قحط اور ہنگامی میں مبتلا رہیں گے اور
مزید سختیاں جھیلیں گے اور وہ شخص پھر
ان لوگوں کی طرف آئے گا، اس کے
بعد بصرہ میں داخل ہوگا اور جس گھر کو
دیکھے گا اسے تباہ کر دے گا اور اس کے
ساکنوں کو ہلاک کرے گا اور یہ اس وقت
ہوگا جب کھنڈ تعمیر ہو جائے اور وہاں
جامع مسجد تعمیر ہو جائے اس وقت
بصرہ تباہ ہوگا۔ پھر وہ حجاج کے بنا
کردہ شہر واسط میں داخل ہوگا اور بصرہ
جیسا سلوک کرے گا۔ اہل بغداد بھاگ
کر کوفہ میں پناہ لیں گے اس وقت
اہل کوفہ اس سے ہر سال نہیں ہونگے

ثم يخرج هو الذي ادخله
بغداد نحو قبري لينبشه
فيقتلها السفياني فيهنزها
ثم يقتلها ويوجه جيشا
نحو الكوفة فيستعبد
بعض اهلها ويبيح رجل
من اهل الكوفة
فيلجهم الى سور فمن
لجاء اليها امن و
يبدخل جيش السفياني
الى الكوفة فلا يدعون
احدا الا قتلوه وان
الرجل منهم ليمر بالدرة
المطروحة العظيمة
فلا يتعرض لها ويرى
الصبي الضمير
فيلحقه فيقتله
فغند ذلك يا
حباب يتوقع

پھر وہ خود اور وہ لوگ جنہیں بغداد
لایا ہوگا یہ مل کر میری قبر کی طرف
روانہ ہوں گے تاکہ اسے کھود ڈالیں
اس وقت سفیانی ان کے مقابل آ
جائے گا اور جنگ کے بعد انہیں
شکست دے کر قتل کر دے گا۔ پھر
کوفہ کی طرف ایک فوج بھیجے گا تو
وہاں کے کچھ لوگ اس کی اطاعت
کر لیں گے۔ پھر اہل کوفہ سے ایک
شخص سفیانی کے مقابلہ کے لیے اٹھے
گا۔ سفیانی اسے گرفتار کر کے فضیل
شہر کے اندر قید کر دے گا۔ جو اس
پناہ گاہ میں جائے گا اسے امان مل جائے
گی۔ پھر سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل
ہوگا اور قتل عام کرے گا۔ کسی کو باقی
نہیں چھوڑے گا۔ اگر ان میں سے
کوئی شخص بڑے درے کے ساتھ بھی
گزرے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔
اور اگر ایک چھوٹے بچے کو دیکھے گا

بعدھا ہیہات ہیہات تو قتل کر دے گا۔ اے حباب !
وامور عظام فتن کقطع آگاہ رہو کہ اس وقت عظیم امور ظاہر
المظلم فاحفظ عنی ہوں گے اور رات کی طرح تاریک
ما اقول لك يا حباب یہ فتنے پیدا ہوں گے۔ اے حباب !
جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھو۔

توضیح

۱۔ کتاب الفتن میں سلیل ابن احمد بن عیسیٰ بن شیخ الحاکمی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک رات منافقین نے مدینہ کی ایک مسجد منہدم کر دی۔ جب اصحاب رسولؐ کو اطلاع ملی تو انہیں یہ عمل بہت ناگوار گزرا۔ اس موقع پر رسول اکرمؐ نئے ارشاد فرمایا۔

لا تنکروا ذلک فان هذا المسجد یعمرو
لکن اذہم مسجد براء باطل الحج قیل لہ
واین مسجد براء هذا قال فی غریب الزوراء
من ارض العراق صلی فیہ سبعون نبیا و

۱۔ بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۱۸۔

۲۔ مجلسی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ جس نسخے سے اسے نقل کیا ہے وہ ناقص اور مستقیم تھا۔ جیسا اس میں تحریر تھا دیا ہی نقل کیا گیا ہے۔

ووصيا و آخر من یصلی فیہ ہذا و اشار بیدہ

الی مولانا علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

اس کا آکھنا بڑا نہ سمجھو اس لیے کہ یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی
لیکن جب مسجد برائے منہدم ہوگی تو حج ممنوع ہو جائے گا۔ آپ
پوچھا گیا کہ مسجد برائے کہاں ہے تو آپ نے جواب دیا کہ عراق کے
شہر بغداد کے مغربی علاقے میں ہے۔ اس میں ستر (۷۰) انبیاء اور
اوصیاء نے نماز پڑھی ہے اور آخری شخص جو نماز پڑھے گا وہ یہ ہے
آپ نے ہاتھ سے حضرت مولانا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف
اشارہ کیا۔

سیلی نے تحریر کیا ہے کہ میں نے خود دیکھا کہ حنبلیوں نے اس مسجد کو تباہ
دہر باد کر دیا اس کی چھت کی لکڑیاں جلا ڈالیں اور خرے کے درخت کو کاٹ
ڈالا یہ ساخنہ ۲۱۲ ہجری میں پیش آیا اور اسی سال سلیمان بن حسن قرطبی نے خروج
کیا اور حاجیوں کو حج کرنے سے روک دیا۔

۲۔ روایت جناب کے بغائر مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد دوبارہ
تعمیر ہوگی اور اس کے بعد دوبارہ منہدم بھی ہوگی۔ اس دوسرے انہدام
کے بعد تین سال تک حج کی ممانعت ہوگی۔

۳۔ اس کے نتیجے میں اہل سفح کا ایک شخص ان پر مسلط ہو جائے گا

۴۔ پھر سفیانی کا خروج ہوگا۔

کے سبب ہوگا جس میں چار ہزار افراد مارے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں امام صادق علیہ السلام ہی کی ایک روایت قابل غور ہے آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی حکومت اس وقت تک نہیں جائے گی۔ جب تک کہ یہ کوفہ میں جمعہ کے دن لوگوں کو کسی پریشانی کے بغیر قتل نہ کر دیں۔ گویا میں ان سردوں کو دیکھ رہا ہوں جو مسجد کوفہ اور صابون والوں کے درمیان گر رہے ہیں۔

(غیبت طوسی صفحہ ۲۸۷)

۴۔ دونوں روایتوں میں ”یعنی فلاں“ اور ”ان لوگوں“ کے الفاظ تفسیق کے سبب ہیں، ان سے مراد بنی امیہ یا بنی عباس کی نسل کے وہ حکمران ہیں۔ جو اُس زمانے میں ہوں گے۔

۵۔ غیبت طوسی کی روایت اگر یوم عروبہ کی روایت سے جہانہ ہو مگر ایک ہو تو پھر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوام کے کسی اجتماعی جلسہ یا جلوس پر حکومت وقت کی طرف سے حملہ ہوگا۔

۶۔ باب الفیل مسجد کوفہ کا مشہور دروازہ ہے۔ یہ امیر المومنین کے زمانے سے ہے۔ لیکن محلہ القصار اور صابون والوں کی جگہ دونوں علاقے اب غیر معروف ہیں۔

۷۔ کوفہ کے سلسلہ میں بکثرت روایات میں جن کی گنجائش اس مختصر رسالے میں نہیں ہے۔ بحار الانوار کتاب اسما والعالم صفحہ ۳۳۸ کی یہ روایت قابل توجہ ہے، کوفہ عنقریب مومنین سے خالی ہو جائے گا اور علم اس طرح اس شہر سے غائب ہوگا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ میں غائب

ہو جاتا ہے۔ پھر علم اُس شہر میں ظاہر ہوگا۔ جس کا نام قم ہے۔ یہ شہر علم و فضل کا معدن قرار پایا گئے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی بھی دین سے واقف نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ خواتین بھی جو جملہ نشین ہیں۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا۔



کوفہ اور دس علامتیں

عن امیر المومنین عن	ایک دوسرے خطبہ میں امیر
للخروج علامات عشرہ	المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا
اولھا تحریق الریات فی	ہے کہ میرے خروج کی دس علامتیں ہیں
ازقۃ الکوفہ وتعطیل	(۱) کوفہ کی گلیوں میں پر جموں کا جلایا
المساجد، انقطاع الحاج	جانا۔ (۲) مسجدوں کی تعطیل (۳)
وخصف وقذف	حاجیوں کا ترک جانا (۴) خراسان
بخسراسان وطلوع	میں زمین کا دھنسا (۵) خراسان
الکواکب المذنبہ	میں سنبھاری (۶) دم وارتاروں
واقتران النجوم وھرج	کا طلوع (۷) ستاروں کا قریب
ومرج و قتل نھب	آنا (۸) شور و شر (۹) قتل (۱۰)
فتلك علامات	غارت گری۔ یہ دس علامتیں ہیں
عشرہ من العلامۃ	اور ایک علامت سے دوسری

العلامة الى عجب فذا
تتمت العلامات قائم
قائمنا له

کے درمیان جائے تعجب ہے تو جب
یہ علامتیں مکمل ہو جائیں تو ہمارا
قائم قیام کرے گا۔



الاوان للباطل جولة و
لحق دولة الاواني ظعن
عن قريب فارتقبوا
الفتنة الامرية و
الدولة الكسروية
ثم تقبل دولة بني
العباس بالفتن والعباس
وسبني مدينة يقال لها
الزوراء بين دجلة ودجيل
وكفريات ملعون من
سكنها منها تخرج طيننت
الجبارين تعلن فيها
القصور وتسيل الستور

آگاہ ہو جاؤ کہ باطل گزشتنی ہے
اور حق کے لیے دوام ہے۔ آگاہ
رہو کہ میں عنقریب جانے والا ہوں
پس اموی فتنہ اور کسروی حکومت
کے منتظر ہو۔ پس بنی عباس کی حکومت
آئے گی خوف و دہشت اور سختی
و عذاب اور ایک شہر بنایا جائے
گا۔ دجلہ اور دجيل اور فترات
کے درمیان جس کا نام زوراء ہوگا
اس میں سکونت اختیار کرنے
والا ملعون ہوگا۔ متکبروں کی طینت
یہاں سے برآمد ہوگی۔ یہاں
محللات ظاہر ہوں گے اور ان

ويعاملون بالمكر و
 الفجور فيستد اولها بنو
 العباس اشنين واربعين
 ملكاً عدد سنى الملك
 ثم الفتنه الغبراء و
 القلادة الحمراء في
 عنقها قائم الحق ثم
 اسفر عن وجهى بين
 اجنحة الاقاليمة كالقمر
 المضى بين الكواكب
 وان لخروجى
 علامات عشرة اولها
 تحريق الريات وتخريق
 الزوايا في ازقة
 الكوفة وتعطيل المساجد
 والنقطاع الحاج وخسف
 وقذف بخراسان و
 طلوع الكوكب المذنب
 واقتران النجوم و

میں پردے آویزاں ہوں گے اور
 یہاں کے لوگ مکرو فریب اور فسق و
 فجور کا معاملہ کریں گے۔ پس بنی عباس
 کے بیالیس بادشاہ ملک کے عدد
 کے مطابق پے درپے اس میں حکومت
 کریں گے۔ پھر اندھیر کرنے والا فتنہ
 اور غرق کر دینے والی خون ریزی ظاہر
 ہوگی۔ پھر اس کے عقب میں حق
 کا قیام کرنے والا ظاہر ہوگا۔ پھر میں
 اپنے چہرے سے پردہ ہٹا کر ظاہر
 ہوں گا۔ زمین کے مختلف اقالیم میں
 جیسے کہ چاند ستاروں کے درمیان
 چمکے اور میرے خروج کی دس علامتیں
 ہیں۔ ان کی پہلی علامت کوفہ کی گلیوں
 میں پڑھپوں کا جلایا جانا اور مسجدوں
 کی تعطیل، اور حاجیوں کا منقطع ہو
 جانا اور خراسان میں زمین کا دھسنا
 اور خراسان میں سنگباری اور دہار
 ستارے کا طلوع اور ستاروں کا

(د) خراسان میں زمین کا دھنسا زلزلے کے سبب سے متوقع ہے یا ممکن ہے اور کوئی صورت ہو۔

(ه) خراسان کی سنگ باری بیماری بھی ہو سکتی ہے اور اولوں کی بارش بھی۔

(و) کوئی مخصوص دم دار ستارہ طلوع کرے گا (غالباً اسی کا ذکر خطبہ نولوتہ میں ہے)

(ز) بعض اہم ستاروں کا اقتران ہوگا۔

(ح) شور و شر

(ط) قتل

(ی) غارت گری

○ حجاز-نجف

عن علی قال اذا	علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب
وقعت النار في	تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے
حجاز كمو جدی	اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو
الماء بنجفكم	جائے تو اس وقت اس کے
فتوقصوا ظهوره۔ ۱۷	ظہور کی توقع رکھو

○ نجف، بغداد، حجاز

عن زین العابدین علیہ السلام	امام زین العابدین علیہ السلام
السلام اذا ملا نجفکم	نے فرمایا کہ جب تمہارا نجف سیلاب
هذا السيل والمطر	وبارش سے بھر جاتے اور جب
والمدن وملكك	حجاز اور مدین آگ ظاہر ہو جائے
بغداد التترفتو قعوا	اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے
ظهور القائم	لگیں تو اس وقت قائم منتظر کے
المنتظر له	ظہور کی توقع رکھو۔

توضیح

- ۱۔ کہا جاتا ہے کہ ۶۵۴ ہجری میں مدینہ میں بہت ہولناک آگ لگی تھی اور نجف میں پانی جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس خشک بے آب شہر میں اب پائپ لائنوں کے ذریعہ پانی جاری ہو چکا ہے۔ لہذا یہ علامات پوری ہو گئیں۔
- ۲۔ امیر المومنین کے قول میں حجاز میں آگ لگنا اور نجف میں پانی کا جاری

- ہونا ذکر کیا گیا ہے۔ اما آئین العابدین کی روایت میں نجف میں سیلاب کا آنا حجاز و مدینہ میں آگ کا لگنا اور بغداد پر تانار یوں کا غلبہ بیان کیا گیا ہے۔ ان دونوں روایتوں کا ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعات ایک ہی ننانے کے عرض میں ہوں گے۔ لہذا بظاہر ابھی یہ علامات پوری نہیں ہوئیں۔
- ۳۔ نجف کا سیلاب و بارش کی زد میں آنا بعض دوسری روایات میں بھی ملتا ہے اور غالباً یہ علامت سال ظہور کی ہے۔
- ۴۔ حجاز سعودی عرب کا مشہور علاقہ ہے اور مدینہ کا ایک دیہات ہے جو شہر صنعاء سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔
- ۵۔ ترکوں کا بغداد پر غالب آجانا غالباً ظہور سے ایک سال قبل ہوگا اس لیے کہ پیغمبر اکرم کے ایک فرمان کے مطابق ترک تین مرتبہ خروج کریں گے اور ان کا آخری خروج سفیانی کے خروج سے متصل ہوگا۔ ان کا پہلا خروج ہلاکو کے عہد کا ہے، دوسرا خروج عثمانیوں اور سلجوقیوں کا غالب آنا ہے، اور تیسرا خروج ابھی باقی ہے۔

○ قبر کیمیل

- | | |
|----------------------------|------------------------------------|
| حضرت امیر المومنین | کیمیل ابن زیاد نے امیر المومنین |
| علیہ السلام قتال کیمیل | سے کہا کہ مولا! میں آپ سے ایک |
| بن زیاد یا سیدی ان لی سوال | خواہش کرنا چاہتا ہوں، لیکن جیسا کہ |

معك والحياء یعنی
 عن ذلك فقال قل یا کمیل
 ما تريد قال مجاورق
 قبری بقربك وتوجه
 اليه فقال یا کمیل ان
 قبرك هنا فقال یا سیدی
 انه بعيدة عنك قال
 كلا سيكون قریباً
 واعلم انه في آخر
 الزمان تحيط بقربك قصوى
 والحدائق وفي كل
 قصر مصباح جرسك
 ومراه ينظر بها
 البعيد والقريب و
 هي علامات قائمنا آل
 بیت رسول الله -

سے مانع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے
 کمیل اپنی خواہش بیان کرو کہا، مولا!
 میں چاہتا ہوں کہ میری قبر آپ کے
 جوار میں بنے، آپ کمیل کی طرف متوجہ
 ہوئے اور فرمایا کمیل! تمہاری قبر یہاں
 بنے گی، کمیل نے عرض کی مولا! یہ تو
 آپ سے بہت دُور ہے، فرمایا
 ہرگز نہیں۔ یہ مستقبل میں قریب ہو جائے
 گی اور یہ بھی جان لو کہ آخری زمانے
 میں تمہاری قبر کے چاروں طرف اعلیٰ
 مکانات اور باغات ہوں گے اور
 ہر قصر میں ایک ایسا چراغ ہوگا، جو تمہاری
 نگرانی کرے گا اور ایک ایسا آئینہ
 ہوگا جس میں دور اور نزدیک کی چیزیں
 نظر آئیں گی اور یہ سب باتیں ہمارے
 قائم آل محمد کے ظہور کی علامات ہیں
 میری طالب علمی کے زمانہ میں قبر کمیل شہر نجف کے باہر تھی، جس کے

چاروں طرف ریگستان تھا۔ پھر غالباً ۱۹۶۰ء کے بعد وہ علاقہ آباد ہونا شروع ہوا اور عالی شان مکانات تعمیر ہونا شروع ہوئے۔ پانچ سال میں وہ میدان ایک اچھے محلے کی صورت اختیار کر گیا۔ چونکہ اسی علاقہ میں مسجد خانہ بھی واقع ہے اس لیے اس علاقے کا نام بھی خانہ ہو گیا ہے۔



مصر و شام

اجب الحسن علیہ	امام رضا علیہ السلام نے ارشاد
السلام کافی برایات	فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ
من مصر مقبلات	پرچم جو سبز رنگ میں رنگے ہوئے ہیں
خضر مصبغات حتی	مصر میں حرکت کریں گے اور شام
تاتی الشامات فتہدی	اور اطراف شام میں داخل ہوں گے
اے ابن صاحب	اور صاحب عصا کے لڑکے کو ہدیہ
العصبات لہ	کیسے جائیں گے۔

۲

عنه عليه السلام مسئلہ امام علیہ السلام سے کسی نے

عن الفرج فقال تريد
الاكثر اما حمل لك
قبل بل تامل لي
قال اذا ركزت رايات
قيس بمصر ورايات
كندة بخراسان - ۱۶
فرج (ظہور) کے بارے میں سوال کیا
تو آپ نے پوچھا کہ تفصیل سے
بیان کروں یا اختصار سے؟ عرض
کی کہ اختصار سے بیان فرمائیے
فرمایا کہ جب قیس کے پرچم مصر میں
اور کندہ کے پرچم خراسان میں مرکوز
ہو جائیں تو فرج ہوگی۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مصر سے کچھ پرچم چلیں گے، جن کا رنگ
سبز ہوگا، پھر وہ شامات میں داخل ہوں گے۔ شامات سے مراد شام بلبنان
اردن اور فلسطین کے سارے علاقے ہیں۔
العصيات کی جگہ بعض نسخوں میں الوصيات ہے، جس کا ترجمہ یہ ہوگا۔
کہ صاحب وصیت کے بیٹے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔
یہ عصا کون سے ہیں؟ یا وصیتیں کیا ہیں؟ ان کا صاحب کون ہے اور

۱۶۔ الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۲۷۔

۱۷۔ الخراج و الجراح کی بیسویں فصل میں اس روایت کو ایک لفظ کے فرق کے ساتھ نقل
کیا گیا ہے۔ یعنی جب پرچم حرکت میں آجائیں۔

شام

عن علی علیہ السلام قال
اذا اختلف اصحاب الرايات
السود خسف بقریة
من قری ارم و سقط جانب
مسجدھا الغربی، ثم
یخرج بالشام ثلاث
رايات الا صحب والابقع
والسفیان فیخرج السفیان من
الشام والابقع من مصر ینظر
السفیان علیھم۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف
کریں تو ارم کی بستیوں میں سے ایک
بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد
کا مغربی حصہ منہدم ہو جائے گا۔ اس
وقت شام میں تین جھنڈے خروج
کریں گے اصحاب، ابقع اور سفیان
سفیان شام سے خروج کرے گا اور
ابقع مصر سے، لیکن سفیان ان لوگوں
پر غالب آجائے گا۔

سہ ام کے سلسلہ میں بڑے اختلافات ہیں، بعض کا خیال ہے کہ یہ اسکندریہ ہے۔ بعض
دشوق کو کہتے ہیں۔ ام ضم الف اور سکون را کے ساتھ آذر بائجان کا ایک علاقہ ہے
اور ام ضم الف اور فتح را کے ساتھ کردستان کے علاقے کا ایک شہر ہے۔ تفصیل مجم
جلد ۱، صفحہ ۱۹ پر دیکھی جاسکتی ہے۔

مسند عن عبد الله ابن منصور عن الصادق عليه السلام سئل عن اسم السفينتين فقال وما لصنع باسمه از املك كنوز الشام الخمس دمشق وحمص وفلسطين والاردن وقنبرين فتوتوا عند ذلك الفرج قلت يملك تسعة اشهر قال لا ولكن يملك ثمانية اشهر لا يزيد يوما۔

عبد اللہ ابن منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفینائی کا نام دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے نام سے کیا کرنا ہے، جب وہ شام کے پانچ خزانوں دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قنبرین کا مالک ہو جائے تو اس وقت ظہور کے متوقع رہنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ نو ماہ حکومت کرے گا؟ فرمایا نہیں بلکہ پورے آٹھ ماہ حکومت کرے گا، جس میں ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگا۔



شام

عن ابی جعفر علیہ السلام قال للراوی النمر الارض ولا تحرك بد اولار رجلا حتی

امام محمد باقر علیہ السلام نے راوی سے فرمایا کہ زمین پر جسم جادو اور اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دے یہاں تک

سیحون وجیحون والفرائین سیحوں، جیہوں، دبلہ، فرات، نیل
والنیل ینصر اللہ پرتالین نہ ہو جائیں تو اس وقت
اہل بیتہ علی اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیت
الضلال فلا ترفع رسول کی نصرت کرے گا اور پھر
لہم رایۃ الی یوم قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند
القیامۃ۔ لہ نہیں ہوگا۔

یہ روایت تفصیلی ہے صاحب صراط مستقیم نے غالباً اسے تلخیص
کر کے نقل کیا ہے اور بعینہ اسی طرح صاحب الزام الناصب نے اسے
نقل کر دیا ہے۔ جو حضرات تفصیل دیکھنا چاہیں وہ کتاب ثواب الاعمال میں
ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

○ گرہن

مسنداً عن الباقر علیہ السلام امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ دو نشانیاں قائم آل محمد
قبل قیام القاء علیہ کے قیام سے قبل ظاہر ہونگی
السلام لم یكونا من ذہب اور یہ مہوڑ آدم سے لے کر اب

آدم الى الارض تنكسف الشمس
 في النصف من شهر رمضان
 والقمر في اخره فقال
 الرجل يا بن رسول الله تنكسف
 الشمس في آخر الشهر و
 القمر في النصف فقال
 عليه السلام اني لاعلم بما
 تقول ولكنهما آيتان لم
 يكونا منذ هبط آدم -

تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں رمضان کے
 وسط میں سورج گرہن اور آخر میں چاند
 گرہن ہوگا۔ کسی شخص نے کہا کہ
 فرزندِ رسولؐ! سورج گرہن آخر
 ماہ میں چاند گرہن اوسط ماہ میں ہوا
 کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ
 رہے ہو۔ وہ میں بھی جانتا ہوں، لیکن
 یہ دونوں نشانیاں ایسی ہیں جو ہبوطِ آدمؑ
 سے اب تک نہیں ہوئی ہیں۔



مسند اعن ورد عن ابی جعفر
 علیہ السلام آیتان بین
 یدی هذا الامر خسوف
 القمر لخمس وعشرين
 وكسوف الشمس لخمس عشرة
 ولم یكن ذالك منذ هبط
 آدم الى الارض وعند
 ذالك سقط حساب
 المنجمين -

ورد سے روایت ہے کہ امام
 محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ
 اس امر (ظہور) سے قبل دونوں نشانیاں
 ہیں ۲۵ تاریخ کو چاند گرہن ہوگا
 اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔
 اور یہ دونوں نشانیاں ہبوطِ آدمؑ سے
 اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس
 وقت اہل نجوم کا حساب ساقط
 ہو جائے گا۔



جمادی الثانیہ ورجب

عوامل میں امام جعفر صادق علیہ	وفی العوالم منه علیہ
السلام سے روایت ہے کہ جب	السلام اذا ان قیامہ
قیام قائم کا وقت آجائے گا تو	مطر الناس جمادی
پورے جمادی الثانیہ اور رجب	الاخره وعشرة ايام
کے دس دنوں میں ایسی بارش	من رجب مطر المتمر
ہوگی جو لوگوں نے پہلے نہ دیکھی ہو	الخلائق مثله فينبت
گی اس سے مومنین کے گوشت	لحوم المؤمنين وابدانهم
اور جسم ان کی قبروں سے نمود پائیں گے	في قبورهم وكاف
اور گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ	انظر اليهم مقبلين
وہ جہینہ کی طرف سے آرہے ہیں	من قبل جهنمة
اور اپنے سروں سے مٹی کو صاف کر	ينفضون شعورهم من
رہے ہیں	التراب - له



صفر

عن کتاب عبد اللہ بن بشار رضیع الحسین
 بن بشار رضیع الحسین
 علیہ السلام اذا اراد اللہ
 ان یظهر قاض آل
 محمد بد الحرب
 من صفر الی صفر وذلک
 اوان خدوج المہدی لہ
 عبد اللہ ابن بشار کی کتاب
 میں امام حسین علیہ السلام سے منقول
 ہے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ
 قائم کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو
 اس زمانے میں ماہ صفر سے ماہ صفر
 تک جنگ ہوگی اور وہی خرمج مہدی
 کا زمانہ ہوگا۔



خرج



روایت ابوذرؓ

رویتا عن ابی ذر اتہ کان
 یوشک ان یناقی علی الناس
 زمان یغبط فی خفیف الحاذ
 یعنی الذی لاهل لہ ولاولد
 کما یغبط الیوم البوعشر من
 الا ولاد وتمر الجنازۃ فی
 السوق فہذا الناس روسہم
 ویقولون لیت احدنا کان
 مکانہ فقال عبادة الصامت
 یا ابا ذر ان ہذا امر
 عظیم فقال لہ الامراء عظم
 مما یطوئن رسول اللہ
 قایکون فی آخر الزمان
 دیدان القراء فمن ادرك
 ذلک الزمان فلیعود
 باللہ من شرورہم ثم
 ابوذرؓ نے بیان کیا کہ ایک زمانہ
 آئے گا۔ جب لوگ اس پر رشک کریں
 گے، جس کے عیال و اولاد نہ ہوگی۔
 جیسا کہ آج اس پر رشک کرتے
 ہیں، جس کے دس لڑکے ہوں۔ اور
 اور جب بازار سے جنازہ گزرے گا
 تو لوگ اپنے سروں کو ہلائیں گے اور کہیں
 گے کہ کاش کہ اس مردہ کی جگہ ہم
 مر جاتے۔ عبادہ بن صامت نے
 کہا کہ ابوذرؓ! یہ عجوبہ ہے، کہا کہ ہاں
 جتنا تم خیال کرتے ہو اس سے بھی بڑا
 عجوبہ ظاہر ہوگا۔ رسول اللہؐ نے
 فرمایا کہ آخری زمانے میں لوگ قرآن
 کا پیش گئے اور استحقاف کریں گے
 جو اس زمانے میں ہو وہ ان سب
 لوگوں کے شر سے پناہ چاہے پھر

یظہر قلائص البرد فلا
یستحیٰ یومئذ من الزباء
المتعلل بدینہ
اجرہ کاجو خمسین وفی
روایت ابن مسعود وان
تخلو مہور النساء عر
الخیل ثم یرخص
فلا یغلوا لیوم
القیامۃ۔ لہ

فرمایا اس زمانے میں جاڑے کی ٹوپیاں
ظاہر ہوں گی اور لوگ سوؤ کے استعمال
سے نہیں شرمائیں گے، اس وقت دین
پر قائم رہنے والا پچاس انسانوں کے
برابر اجر کا مستحق ہوگا اور ابن مسعود
کی روایت میں ہے کہ اس وقت
عورتوں کے مہر اور گھوڑوں کی قیمت
میں بہت اضافہ ہو جائے گا، اور
قیامت تک کمی نہ ہوگی۔



خطبہ عجماء

بعد کلام طویل لہ
علیہ السلام فیما ینخبر من
الصلاح العظام یقول
وینکر الاخ اخاہ و یحق
الولد اباء و تذم

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک
خطبہ دیتے ہوئے مختلف جگہوں اور
فتنوں کا تذکرہ فرمایا۔ پھر اس طویل
بیان کے بعد ارشاد فرمایا کہ بھائی اپنے
بھائی کا انکار کرے گا۔ بیٹا اپنے

النساء ببولتهن وتسخر
النساء والامهات بناتهن و
ينغمس الفقهاء بالكذب و
يعيل العلماء للريب و
ينكشف الحظاء عن
الحجب وطلع الشمس
من المخرّب وينادي
مناد من السماء يا ولي
الله الى الاحياء يظهر
قائمنا المغيّب فيقدمه
الروح الامين ويليّه
الكتاب المبين ثم
مواريث الانبياء وبيديه
الشهداء هم عيسى بن
مريم فيبايعونه في
البيت الحرام فيتم
الله له اصحاب مشوره
فيتقو على بيعه ثانی بهم
المدائكة۔

باپ کو عاق کر دے گا، اور عورتیں اپنے
شوہروں کی مذمت کریں گی، اور
مائیں اپنی لڑکیوں کا مذاق اڑائیں گی
فقہاء جھوٹ اور دروغ بیانی میں
ڈوبے ہوئے ہوں گے، علماء رشک
دشمنہ کی طرف مائل ہوں گے پوشیدہ
چیزوں سے پردے اٹھ جائیں گے
اور مروج مغرب سے طلوع کرے گا
اور ایک ندا دینے والا آسمان
سے ندا دے گا۔ اے ولی اللہ!
زندوں کی طرف توجہ دیجئے۔ اس
وقت ہمارا قائم جو پردہ غیب میں ہوگا
وہ ظہور کرے گا تو روح اس کے
پاس آئے گی۔ اور اسے کتاب مبین
اور انبیاء کی میراث دیں گے۔ اس
وقت اس کے پاس گواہی دینے
والے موجود ہوں گے اور ان کی سربراہی
عیسیٰ بن مریم کے پاس ہوگی پھر یہ
لوگ خانہ خدا میں بیعت کریں گے۔

یہ خطبہ شیخ محمد رضا البی نے الشیعة والرحمة جلد ۱ صفحہ ۱۴۵-۱۴۶ پر، دو حوتہ الانوار تالیف شیخ محمد زیدی صفحہ ۱۳۲ سے نقل کیا ہے۔ اور پورا خطبہ نقل کرنے کی بجائے اپنے موضوع سے متعلق جز نقل کیا ہے۔ دو حوتہ الانوار میرے پاس نہیں ہے۔ ورنہ مذکورہ جنگوں اور فتنوں سے علامات پر مزید روشنی پڑ سکتی تھی، میں نے منقولہ خطبہ سے فقط وہ جز تحریر کیا ہے جو علامات سے متعلق ہے۔



خروج سفیانی

عن علی علیہ السلام قال	امیر المومنین نے ایک حدیث
فی حدیث آخر ثم یقع	کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ پھر عرب
التدبر والاختلاف بین	وعجم والیوں میں اختلاف و افتراق ہوگا
آراء العرب والعجم فلا	وہ بھی اختلافات میں اکٹھے ہوتے
یزالون ینختلفون الی ان	ہوں گے کہ اقتدار نسل ابوسفیان کے
یصیر الامر الی رجل من	ایک شخص تک پہنچ جائے گا جو دمشق
ولد ابی سفیان ینخرج من	کی وادی یا بس سے خروج کرے
وادی الیابس من دمشق	گا۔ تو دمشق کا حاکم وہاں سے فرار
فیهرب حاکمها منه	کر جائے گا اور اس کے گرد قبائلی
یجتمع الیه قبائل العرب وینحج	عرب جمع ہو جائیں گے اور ربیعہ،
الربیعہ والجرہمی والاصہب وغیرہم	جرہمی اور اصہب وغیرہ خروج کریں

من اهل الفتن والشعب
 فيغلب السفیانی علی کل
 من یحاربہ منهم
 فاذا قاتل القاتل (عج)
 یخرسان الذی اتی من
 الصين وملتان وجه السفیانی
 فی الجنود الیہ فلم
 یغلبوا علیہ ثم یقوم
 من قاتل بجیلان بعینہ
 المشرق فی دفع شیعة
 عثمان ویجیبہ الابر والدیلم
 ویجدون منه النوال
 والنعم وترفع لولدی
 النود والرايات ویفرقها
 فی الاقطار والحرماة و
 یاتی الی البصرة و
 ینخر بها ویممر
 الکوفة ویوربها و
 یعزم السفیانی علی

گے۔ اور فتنہ و فساد پھیلاؤں گے
 پھر سفیانی ان میں سے ہر جنگ
 کرنے والے پر غالب آجائے
 گا تو جب ایک قائم چین و ملتان
 سے آکر خراسان میں آرام کرے گا تو
 سفیانی اس کی طرف اپنا لشکر بھیجے
 گا، لیکن وہ لوگ اس پر غالب
 نہیں ہوں گے۔ پھر ہم میں سے ایک
 قائم جیلان میں قیام کرے گا اور
 شیعیان عثمان کو دفع کرنے میں،
 مشرق اس کی مدد کرے گا۔ اور
 ابرو دلیم کے لوگ اس کی موافقت
 کریں گے اور اس سے انہیں نعمتیں
 اور سہولتیں ملیں گی اور میرے بیٹے
 کے لیے پرچم بلند ہوں گے اور وہ
 انہیں مختلف علاقوں میں ہرائے
 گا اور بصرہ آکر شہر کو تباہ کر دے
 گا اور کوفہ کو آباد کرے گا اس
 وقت سفیانی اس سے جنگ کا

قتالہ ویہ جمع عساکرہ
 باستیصالہ فاذا جہزت
 الالوف فضفت الصغوف
 قتل الکبش الخدوف
 فیموت الشائر ویقوم
 الاخر ثم ینھض الیمانی
 لمحاربة السفیانی
 ویقتل النصرانی فاذا
 هلك الکافرو
 ابنه الفاجر ومات
 الملك الصائب و
 مضى لسبيله النائب
 خرج الدجال وبالغ
 في الغواء والاصدال ثم
 یظهر امره وقاتل
 الکفرة السلطان المامول
 الذی تحیر فی عبیة العقول
 والتاسع من ولدک یا
 حسین یظهر بین التکینین

ارادہ کرے گا اور اسے ہلاک کرنے
 کے لیے اپنے لشکر کے ساتھ چلے
 گا توجیب ہزاروں آمادہ ہو جائیں
 اور صفیں استادہ ہو جائیں، اور
 مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے
 تو خون کا انتقا لینے والا مرجائے
 اور دوسرا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر
 یمانی سفیانی سے جنگ کے لیے
 کھڑا ہوگا اور نصرانی قتل ہو جائے
 گا، توجیب کافر اور اس کا ناجر
 بیٹا دونوں ہلاک ہو جائیں اور صحیح
 رائے رکھنے والا بادشاہ مرجائے
 اور اس کا نائب بھی اسی راستے
 پر چلا جائے تو دجال فروج کرے
 گا اور گمراہی و فریب دہی میں کمال
 حاصل کرے گا، پھر حکمرانوں کا حاکم،
 کافروں کا قاتل اور سرگز اسید بادشاہ
 ظاہر ہوگا، جس کی غیبت میں عقلیں
 متحیر ہوں گی، اور اے حسین! دہری

يظهر على الثقلين ولا
 يترك في الارض الا
 دين طوبى للمؤمنين
 الذين ادركوا زمانه
 والحقوا اوانه و
 وشهدوا ايامه ولا
 قوا قوامه له
 نسل میں نواں ہوگا۔ وہ رکن و مقام
 کے درمیان ظاہر ہوگا۔ زمین پر پست
 افراد کو ختم کر دے گا۔ مبارک ہو
 ان مومنین کو جو اس کا زمانہ پائیں گے
 اور اس کے عہد حکومت میں رہیں گے
 اور اس کی قوموں سے ملاقات
 کریں گے۔



خروج

مسند عن الصادق
 عليه السلام خروج الثلثة
 الحراساني والسفنياني واليماني
 في سنة واحدة في شهر
 واحد في يوم واحد وليس
 فيها راية باحدى من
 امام صادق عليه السلام نے فرمایا
 کہ سفیانی، خراسانی اور یمانی ان
 تینوں کا خروج ایک ہی سال
 ایک ہی ماہ اور ایک ہی دن میں
 ہوگا، ان تینوں جھنڈوں میں یمانی
 سے زیادہ ہدایت کرنے والا جھنڈا

رایۃ الیمانی یمہدی الی
الحق۔ ۱۷
کوئی نہ ہوگا جو حق کی طرف ہدایت
کرے گا۔

۲

مسند عن الصادق علیہ السلام
السلام خمس قبل قیام
القائم علیہ السلام
الیمانی والسفیان و
المنادی ینادی من
السماء وخسف بالبیداء
وقتل نفس الزکیہ۔ ۱۸
اما صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ قائم آل محمد کے قیام سے قبل پانچ
علامتیں ظاہر ہوں گی۔ (۱)، خروج
یمانی (۲)، خروج سفیانی (۳)،
آسمان سے ایک منادی کی آواز
(۴)، بیدار میں زمین کا دھنس جانا (۵)،
قتل نفس زکیہ۔

۳

عن کمیل ابن زیادہ عن امیر
المومنین علیہ السلام قیل
ومن علائم الظہور خروج ابن
الحسن من مکة وقتل رجل
فاطمی بالكوفة وتخريب
کیل ابن زیاد نے امیر المومنین
سے روایت کی ہے کہ ظہور مہدی
کی علامتوں میں سے چند یہ بھی ہیں۔
فرزند حسنؑ کا مکہ سے خروج،
کوفہ میں ایک مروفاطمی کا قتل، قبور

قبور الاثمة وسلطنت رجل
 طبری و تبدیل البسة الاسلامیه
 ائمہ کا خراب کیا جانا۔ ایک مرد
 طبری کی حکومت، اسلامی لباسوں کا
 و تیر سنن النبویة و
 تبدل ہو جانا، سنن نبوی کا متغیر
 و تعایل الناس الح
 ہو جانا، لوگوں کا مذہب مزدکیّت
 مذهب المزدکیة الی
 کی طرف میلان۔

میرے ذاتی کتب خانے میں مفاتیح الکنوز نظام العلماء طباطبائی کا ایک
 نسخہ مطبوعہ طہران ۱۲۹۵ھ موجود ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۹۲ پر کشتی
 نے ۱۲۴۷ھ میں یہی روایت اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے۔ علامات وہی ہیں۔
 لیکن ترتیب مقدم و مؤخر ہے اور ایک جملہ میں اضافہ ہے اور وہ یہ ہے کہ
 ”مرد فاطمی کوفہ کے پل کے قریب قتل کیا جائے گا“

مفاتیح الکنوز کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کے صفحہ ۳۹۵ کے بالائی
 حاشیہ پر ۲۹ جمادی الثانیہ ۱۲۴۷ھ کو کسی نے یہ عبارت تحریر کی ہے:

نقل عن کتاب الاسرار سبزواری من
 علائم الظهور اذا کشف الحجاب و
 خرجت النساء کالرجل الشاب وغیره
 احکام الکتاب فانظروا نزول البلاء
 کالغیب من السحاب و قیام قطب

القتل فی الدنیا فعند
 ذالک یجتمع اهل المکة
 الی السفیانی ویخوفونه
 عقوبة الله عز وجل
 فیامر بقتلهم وقتل
 العلما والزهاد فی جمیع
 الافاق فعند ذالک یجتمعون
 الی رجل من قریش له
 اتصال الی رسول الله وهو
 الامام المهدی، بهلاک
 السفیانی۔ لہ

کر لیں گے اور دنیا میں قتل کی کثرت
 ہو جائے گی، اس وقت اہل مکہ
 جمع ہو کر سفیانی کو خدا کے عذاب
 کا خوف دلائیں گے تو وہ ان کے
 قتل کا حکم دے دے گا اور سارے
 علاقوں میں علما و زہاد کو قتل کرائے
 گا۔ اس وقت لوگ قریش کے
 شخص کے پاس جمع ہوں گے۔ جو
 آلِ رسولؐ سے ہوگا (دہ امام مہدیؑ
 ہوں گے)، اور سفیانی کی ہلاکت
 کی خواہش کریں گے۔

(اقتباس بقدر ضرورت)



خروج مغربی

عن کعب الاخبار
 قال خروج المهدی الی الیہ

کعب الاحبار نے کہا کہ خروج
 مہدیؑ کی علامت وہ جھنڈے ہیں

تخرج من قبل المغرب	جو مغرب کی طرف سے خروج کریں
عليها رجل من كندة	گے اور ان کا سردار کندہ کا ایک
اعرج فنادا ظهرا	لنگڑا شخص ہوگا تو جب اہل
اهل المغرب على	مغرب اہل مصر پر حملہ آور ہوں تو
اهل مصر فبطن	اس وقت شام والوں کے
الارض يومئذ خير	لیے قبریں زمین کی سطح سے بہتر
لا اهل الشام	ہوں گی۔



بغداد۔ خروج ہمدانی

عن جده عمر ابن	عمر ابن سعد نے روایت کی ہے
سعد قال، قال امير المؤمنين	کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ قائم
عليه السلام لا يقوم القائم	اس وقت تک قیام نہیں کرے
حتى تفقاعين الدنيا	گا۔ جب تک کہ دنیا کی آنکھ نہ پھٹ
وتظهر الحمرة في	جائے اور آسمان پر سُرخی نہ ظاہر ہو
السماء وتلك دموع	اور یہ سُرخی عرش اٹھانے والے
حملة العرش على اهل	فرشتوں کے آنسو ہوں گے۔ جو
الارض وحتى يظهر	اہل زمین کے لیے جاری ہوں گے
فيهم قوم لا خلاق	یہاں تک کہ ایسے لوگ پیدا

لهم يدعون لولدي و
 هم براء من ولدي
 تلك عصابة ردية
 لا خلاق لهم على الاشرار
 مسلطة وللجبابرة
 مفتنة وللمملوك مبيرة
 يظهرون في سواد الكوفة
 يقدمهم رجل اسود
 اللون والقلب رث الدين
 لا خلاق له مهجن
 زعيم عتل تداولته
 ايدي العواهر من
 الامهات من شرنسل
 لا سقاها الله المطر
 في سنة اظهار
 غيبة المتغييب من
 ولدي صاحب الراية
 الحمرا والعلم
 الاخضرى يوم

ہوں گے جو توفیقات الہی سے دور ہوں
 گے۔ وہ میرے فرزند کی طرف دعوت
 دیں گے۔ لیکن وہ خود میرے فرزند
 سے بیزار ہوں گے۔ وہ لوگ
 پست فطرت اور اللہ سے دور ہونگے
 وہ اشرار پر مسلط ہوں گے۔ جابر اشخاص
 کے درمیان فتنہ پھیلانے والے
 ہوں گے اور بادشاہوں کو ہلاک
 کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ
 شہر کوفہ کے قریب ظاہر ہونگے
 ان کا سردار ایک سیاہ رنگ
 اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ وہ بے
 دین ہوگا، خدا سے دور ہوگا۔ وہ
 عیب دار بخیل اور پر غور ہوگا۔ وہ
 بدترین نسل اور بدکار ماؤں سے پیدا
 ہوگا میرے غائب فرزند کے ظہور
 کے سال اللہ اسے بارش سے
 سیراب نہ کرے۔ میرے فرزند کا
 پرچم سرخ اور علم سبز ہوگا۔ وہ دن

للمخيبين بين الانبار
 وهيت، ذلك يوم فيه
 صيلم الاكراد والشراة
 وخراب دار الفراعنه
 ومسكن الجبابرة
 مساوى الولاة الظلمة
 واما البلاء واحت العار
 تلك ورب على يا عمر
 ابن سعد بغداد الالعنه
 الله على العصاة
 من بنى أمية وبنى
 فلان الخونه الذين
 يقتلون الطيبين من
 ولدى ولا يراقبون فيهم
 ذمتى ولا يخافون
 الله فيما يفعلونه
 بحرمتى ان لبنى
 ان نا اُميد لوگوں کے لیے عجیب
 دن ہوگا، جو انبار اور میت
 کے درمیان ہوں گے۔ اس دن
 صيلم اکرا اور پست طينت لوگ
 ہلاک ہوں گے، فرعونوں کا شہر
 جباروں کا مکن، ظالم حکمرانوں
 کی پناہ گاہ، بلاد ننگ و عار
 کا مرکز تباہ ہوگا۔ اے عمر ابن سعد
 ربّ علی کی قسم وہ بغداد ہے۔ خدا
 لعنت کرے بنی امیہ کے گناہگاروں
 اور بنی فلاں (عباس) پر یہ خائن
 لوگ میری نسل کے پاکیزہ افراد کو
 قتل کریں گے، اور ان کے لیے میرے
 حق کا خیال بھی نہیں کریں گے اور
 میری حرمت رکھنے کے لیے وہ
 اپنے اعمال میں اللہ سے بھی خوف
 نہیں کریں گے۔ ایک دن

العباس یوما کیوم الطموح
 ولهم فيه صرفخه کصرخه
 الحبلی الویل لشیعة ولد
 العباس من الحرب السی
 سنح بین نهاوند والدینور
 تلك حرب صعالیک شیعة
 علی یقدهم هر جل من همدان
 اسمته علی اسم النبی منحوت
 موصوف باعته ال لخلق
 وحسن الخلق ونصارة
 اللون له فی صوته
 ضحك وفي اشفارة
 وطف وفي عنقه سطح ذرق
 الشعر مقلج المثنایا علی
 فرسه کبد تجلی عنه الغمام
 تسیر بعصابة خیر عصابة آوت
 وتقربت ودانت لله بدین
 تلك الابطال من العرب الذین
 یلحقون حرب الکریهة والدبرة
 بنی عباس تباہ ویر باد ہو جائیں گے
 اور اس وقت وہ حاملہ کی طرح چنچیں
 گے۔ افسوس ہے بنی عباس کے
 متبعین پر اس جنگ سے جو
 نہاوند اور دینور کے درمیان ہو،
 وہ علی کے فقیر شیعوں کی جنگ
 ہوگی۔ ان کا سردار ہمدان کا ایک
 شخص ہوگا۔ اس کا نام رسول اللہ
 کے نام پر ہوگا، اس کا جسم معتدل
 اور اخلاق اچھا ہوگا، اس کے
 رنگ میں تازگی اور آواز میں سنہری
 کی کھنک ہوگی۔ اس کی مونچھیں
 گھنی ہوں گی، اس کی گردن قوی،
 بال بنے ہوئے ہوں گے، اگلے دانتوں
 میں کشادگی ہوگی، وہ اپنے گھوڑے
 پر چودھویں کے چاند کی طرح جو
 بادل سے ظاہر سوار ہوگا، وہ اللہ
 کے لیے دین کا گرویدہ ہوگا۔ یہ عرب
 کے بہادر ہوں گے، جو مکروہ جنگ

یومئذ علی الاعداء ان للعدو یوم ذالک الصیلو والاسیصال۔ لہ ان کے دشمنوں کی تباہی ہوگی۔ علامہ مجلسی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث اگرچہ تحریف شدہ اور غلطیوں سے پُر ہے اور اس کا سلسلہ سند بھی بدترین خلق خدا عمر ابن سعد رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود میں نے اسے اس لیے تحریر کیا ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ حضرت قائم علیہ السلام کا تذکرہ دست اور دشمنوں دونوں نے کیا ہے؟

توضیح

- ۱۔ دنیا کی آنکھ کا پھٹ جانا یا پھوٹ جانا غالباً اس بات کا اشارہ ہے کہ کثیر انسانی آبادی ہلاک ہو جائے گی۔
- ۲۔ آری محمد علیہ السلام کے چاہنے والوں پر ایسے ایسے مظالم کے پہاڑ ٹوٹیں گے اور اس شدت سے ان کا خون بہایا جائے گا کہ اس کے رد عمل کے طور پر آسمان پر ایک سرخی ظاہر ہوگی، جسے امیر المؤمنینؑ نے عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو سے تعبیر کیا ہے۔
- ۳۔ سرخی ظاہر ہونے کے دوران یا فوراً بعد سیاہ جھنڈوں والا شکر خراسان سے کوفہ پہنچے گا۔ سواد کوفہ سے، اس کی ساری مضافاتی،

بستیاں اور نخلستان وغیرہ مراد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین و مذہب سے دور ہوں گے۔ یہ لوگ مہدی علیہ السلام کی طرف دعوت دیں گے۔ یعنی بظاہر ان کے ماننے والوں میں ہوں گے۔ جب کہ حقیقت میں آپ کے دشمنی اور بیزاری رکھنے والے لوگ ہوں گے۔

۴۔ یہ لشکر شہریروں، متکبروں اور جابروں اور حکمرانوں پر غالب آکر انہیں تباہ و ہلاک کر دے گا۔ اس لشکر کا سردار سیاہ چہرہ اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ شجرہ نسب کی رُو سے بہت ترین اور دین و اخلاق سے دور ترین، شخص ہوگا اور اس کے فوجی بھی بد نسب اور بُرے لوگ ہوں گے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنگ باطل کے دو گروہوں میں ہوگی، جن میں ایک خراسان سے آیا ہوا کالے جھنڈوں کا لشکر ہے اور دوسرا عراقی لشکر ہے۔ جسے جبارہ اور اشراق کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

۵۔ یہ جنگ مذکورہ لشکر اور اعراب، اکراد کے درمیان انبار اور ہیبت کے درمیانی علاقے میں ہوگی۔ انبار عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ اور ہیبت انبار کے مغرب میں ہے۔ انبار کا پرانا نام امامی تھا۔ چند سال قبل اسے تبدیل کر کے انبار کر دیا گیا اس لیے کہ یہی نام اس کا قدیم ترین نام تھا۔

۶۔ اس جنگ کے نتیجے میں بغداد تباہ ہو جائے گا۔ امیر المومنین کے عہد میں بغداد کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ آپ کے غیب جاننے کا ثبوت ہے۔

۷۔ سناوند اور دینور کے درمیان بھی جنگ ہوگی۔ سناوند ہمدان کے جنوب میں اور دینور ایرانی کردستان کا ایک شہر ہے۔ جبکہ ہمدان کرمان کے قریب ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔

۸۔ اس جنگ کے سبب بنی عباس کی حکومت ختم ہو جائے گی اور اس کو ختم کرنے والے لشکر کا سردار ہمدانی ہوگا اس کا نام محمد ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ سید حسنی کے لشکر کا کوئی سردار ہو۔



توقیت کا مسئلہ

توقیت کے معنی وقت معین کرنے کے ہیں۔ مشیت الہی یہ تھی کہ ظہور
مہدی کے وقت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے خود انسان کی اپنی
موت کا وقت یا وقتِ قیامت پوشیدہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ آلِ محمد علیہم
السلام نے نہ خود توقیت کی اور نہ دوسروں کے اس عمل کو پسندیدہ قرار دیا
بلکہ مذمت فرمائی۔

ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں
قائم کا خروج کب ہوگا؟ فرمایا اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں کہ وقت معین نہیں
کرتے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابو
محمد! اس امر سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ماہ رمضان کی نذر، خروج
سعیانی، خروج خراسانی، قتل نفس زکیہ اور زمین سیدار کا خسف۔ پھر فرمایا
اے ابو محمد! اس سے قبل دو طاعون ہوں گے، طاعون سفید اور طاعون سرخ
ابو بصیر نے پوچھا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں یہ دو طاعون کیا ہیں، فرمایا طاعون سفید
عام موت ہے اور طاعون سرخ قتلِ شمشیر ہے۔ قائم خروج نہیں کرے گا جب
ہمک کہ تیسویں رمضان کی شب میں جو مجہد کی شب ہوگی۔ فضاؤں میں اس
کے نام کا اعلان نہ ہو جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ اے محمد! جو شخص بھی ہماری طرف سے تعیین وقت کی اطلاع دے اس کی تکذیب کرنا۔ اس لیے کہ ہم کسی شخص کے لیے بھی وقت کی تعیین نہیں کرتے۔

منرم نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ پر خدا ہو جاؤں۔ ہم جس امر کے انتظار میں ہیں اس کے بارے میں بتائیے کہ کب ہوگا؟ فرمایا اے منرم! وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اس امر میں عجلت کرنے والے ہلاک ہوں گے اور تیر سلیم تم کرنے والے فلاح پائیں گے۔

اس موضوع کی کثیر تعداد روایات میں سے چند اس مقام پر نقل کی گئی ہیں غیبت کی کتابوں میں ان کتابوں میں جن میں غیبت کا تفصیلی ذکر ہے۔ مولفین نے تعیین وقت کی ممانعت کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا ہے۔ مثلاً اصول کافی کلینی (۲۲۹ھ) میں کراہیۃ التوقیت کے عنوان سے باب ہے۔ غیبت نعمانی (۳۲۲ھ) اور غیبت طوسی (۲۶۰ھ) میں بنی عن التوقیت کے عنوان سے ہے۔ بحار الانوار مجلسی (۱۱۱۱ھ) میں باب التحیص والنہی عن التوقیت ہے۔

لیکن اس کے برخلاف چند احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جن میں کسی معین وقت کا بیان ملتا ہے۔ ہم انہیں نعمانی و طوسی کی غیبت اور بحار الانوار سے نقل کر رہے ہیں۔

ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی، کہ امیر المومنین! نے فرمایا کہ سن ستر (۷۰ھ) تک بلائے اور بلار کے بعد آسائش ہے۔ حالانکہ ستر گزر گیا اور ہم نے کوئی آسائش نہیں دیکھی۔ امام نے فرمایا اے ثابت اللہ نے اس امر کے لیے ستر معین فرمایا تھا۔ لیکن جب حسین

کا مفہوم یہ ہے کہ خدا جو چاہتا ہے۔ مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے۔ مسئلہ محو اثبات اور مسئلہ بذلہ پر علم کلام کی کتابوں میں مفصل بحثیں کی گئی ہیں۔ وہاں دیکھا جاسکتا ہے۔

توقیت کے مسئلے پر آل محمد کے نقطہ نظر کی وضاحت کے بعد دیگر ادیان و مذاہب میں سے چند ایک کا سرسری جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس بات سے قطع نظر کہ دیگر ادیان میں پائی جانے والی پیشگوئیوں کی علمی و دینی حیثیت کیا ہے ہم صرف دو حوالوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جس سے حقیقت منظر کے عہد ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ہندوؤں کا کیش و سلک بہت قدیم ہے۔ ہندوؤں نے اپنے معتقدات کی روشنی میں زمانے کو چار ادوار پر تقسیم کیا ہے سب سے پہلے ست یگ تھا جو نور ہی نور اور حق ہی حق تھا، اس کے بعد یتوں اور تنزلات کے سبب تریتا یگ شروع ہوا۔ اس کے خاتمہ کے بعد دوا پر یگ کا آغاز ہوا اور دوا پر کے اختتام کے بعد موجودہ دور یعنی کل یگ شروع ہوا، جسے ہم عام بول چال میں کلجگ کہتے ہیں۔ جب کل یگ ختم ہو جائے گا تو دوبارہ ست یگ آئے گا۔ ان سارے یگوں میں کل یگ سب سے چھوٹا ہے۔ یہ دور تاریخی اور شرکا دور ہے۔ جب کہ ست یگ نورانی اور خیر کا دور ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کلجگ کے آغاز و اختتام کے سلسلے میں ہندو نظریات کیا ہیں؟ ایک مشہور محقق کی رائے میں ہندوؤں کا موجودہ یگ یعنی کل یگ تقریباً اسی زمانے سے شروع ہوتا ہے جو طوفان نوح کا زمانہ ہے۔ اس واقعہ کو ہندو ایک یادگار واقعہ سمجھتے ہیں۔ اس موجودہ یگ کی تاریخ یقیناً

پانی کے سیلاب شروع ہوتی ہیں، ہندو اپنی پوری جنتری کی بنیاد اس واقعہ کو قرار دیتے ہیں، سیلاب کے بعد ہر ساٹھ سال کا ایک سال مان کر ان سالوں میں اپنے اجتماعی اور انفرادی واقعات کی مدت شمار کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ گفتگو کجیگ کے آغاز سے متعلق تھی۔ اب اس کا اختتام دیکھیں۔ ایک محقق نے اکھنڈ جوتی مارچ ۱۹۸۱ء کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایسے ثبوت موجود ہیں کہ گیگ بدلنے کا وقت آگیا ہے کل گیگ اب وداع ہو رہا ہے اور اس کی جگہ پرایسا دور آرہا ہے۔ جسے ست گیگ کہا جاسکے۔ منوا سمرتی، سنگ پیران اور بھاگوت میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق حساب پھیلانے سے پتہ چلتا ہے، کہ موجودہ دور بجران کا دور ہے۔ — ان سب اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے وہ وقت ٹھیک انہیں دنوں میں ہے۔ جس میں گیگ بدلنا چاہیئے جو ۱۹۸۱ء سے ۲۰۰۸ء تک بیس سال کا ہے۔

اس بحث کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے یہ جاننا ضروری کہ ہندوؤں کے عقیدے کی رُو سے دنیا میں چوبیس (۲۴) اوتار یعنی مظہر خداوندی ہوں گے جن میں سے تینس (۲۳) گزر چکے ہیں، فقط چوبیسواں باقی ہے اور ساری دنیا کے ہندو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس آخری اتار کا نام کلکی یا کلکٹی ہے یعنی سیاہی کو دور کرنے والا۔ اس اوتار کے بارے میں مقدس ہندوستانی

کتاب گیتا کا یہ حوالہ قابل غور ہے "اتنی کتنا سنا کر شکد یو جی نے کہا کہ اسے راجہ پرکشت جب انیر کلجک میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پریشور دھوم کی رکشا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ برہمن کے گھر کلکی اتار لیں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور دھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے جب کہ ان کے درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے۔ اس کے آٹھ سو برس بعد ست یگ ہو کر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کریں گے بلکہ

اس ساری گفت گو کا خلاصہ یہ ہے کہ کلجک کے آخر میں پاپ گناہ اور بے دینی کے نتیجہ میں کلکی اتار ظہور کریں گے۔ کلجک کا یہ آخر سن انیس سو اسی (۱۹۰۰ء) عیسوی سے سن میں سو (۲۰۰۰) عیسوی ہے۔ اس سے کلکی اتار کے ظہور کے زمانے پر روشنی پڑتی ہے کہ اس دور کے قریب قریب آپ سنبھل دیش (کہ) سے ظہور کریں گے۔ بڑی خوں ریز جنگیں ہوں گی جن میں آپ کامیاب ہوں گے جس کی وجہ سے لوگ دین پر کار بند ہو جائیں گے اور گناہ و بے دینی کو ترک کر دیں گے۔ آخری جملہ جس میں آٹھ برس کی مدت بیان کی گئی ہے شاید اس سے رجعت کا دمر مراد ہو۔ یا پھر یہ ممکن ہے کہ یہ جملہ تحریف شدہ ہو۔ اس کا مفہوم ہم پر واضح نہیں ہے۔

البتہ اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم ایک حوالہ درج کرتے ہیں

جس سے کوئی حتمی نتیجہ نکالنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ لیکن اس سے ایک نسبتہ واضح تر مفہوم کا سراغ ملتا ہے۔ نواب اصغر حسین الہ آبادی نے اپنے ایک رسالے ظہور قائم آل محمد میں تحریر کیا ہے۔

شرید بھاگوت، اسکند ۲، ادھیائے دوسرا

کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز سچائی اور دیا چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جائیں گے۔ کلجگ میں آدمی کی عمر تخمیناً ایک سو بیس سال لکھی گئی ہے۔ مگر ادھر م (گناہ) کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچ کر اس کے اندر ہی مر جائیں گے اور کلجگ کے آخر میں بہت ادھر م کرنے سے اکثر لوگ بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ زندہ رہیں گے۔ ایسا کچھ ور قی اور پرتابی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا کہ جس کا حکم ساتویں دیپ کے راجہ کے لوگ مانیں۔ اپنا ادھر م اور نیا ڈھچھوڑ کر جوان کو روپیہ دے گا اس کی حمایت کریں گے۔ دھڑی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے۔ گائے کا دودھ بکری کے برابر کم ہو جائے گا اور گائے میلا اور غلیظ کھا دے گی۔ برامہنوں میں ایسا کچھن نہ ہے گا کہ جسے دیکھ کر آدمی پہچان لے کہ یہ برہمن ہے۔ بلکہ پوچھنے سے ان کی ذات معلوم ہوگی۔ بیاپار میں بہت چیل ہوگا۔ اور مورکھ آدمی جھوٹی بات بنانے والا سمجھا اور گیانی سمجھا جائے گا۔ دولت مند کی خدمت سب لوگ کریں گے۔ ذات پات کا کچھ رکھنا نہ کریں گے۔ استری

اور پرش کا چیت ملنے سے اونچ اور نیچ ذات آپس میں بھوگ بلاس کریں گے۔ یعنی تعلقات خاص پیدا کریں گے۔ اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پر بال رکھیں گے۔ پر لوگ (آخرت) کا کچھ خیال نہ کریں گے۔ چور اور ڈاکو بہت پیدا ہوں گے۔ جو سب کو دکھ دیں گے اور راجہ لوگ ڈاکوؤں سے مل کر پر جا کا دھن چرائیں گے۔ دس برس کی لڑکی کے بچہ پیدا ہوگا۔ درخت چھوٹے ہو جائیں گے۔ پست لوگ اناج اور کپڑے کا دکھا ٹھاپاں گے۔ راجہ لوگ تھوڑی قوت رکھنے پر بھی زمین لینے کی خواہش کریں گے۔ گرہستی لوگ ماں باپ کو چھوڑ کر ساس اور سسر کے ہو جائیں گے۔

کھجک کے راجہ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر استری بالک اور گٹو کا بدہ کریں گے کام کو دھ اور لا بھر رکھیں گے اور دوسرے کی دولت، عورت اور زمین زبردستی چھین لیں گے۔ ان کا حال دیکھ کر رعایا بھی دیسا ہی کا کرے گی سری کرشن جی کے اس دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جو جواو جیس جن گھرانے کے ہندو راجہ ہوں گے ان کے مفصل حالات اور زمانہ حکومت تحریر کرنے کے بعد اور کاکول کا راج بنا کر یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلائیں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک ان کا راج رہے گا اور مسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گوراندھی راج کریں گے۔ پھر اہیر اور شودر اور پٹنچ راجہ ہوں گے اس کے بعد گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا سورج لمبی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے۔ مندرجہ بالا آثار اور نشانیوں میں سے صرف چند کے متعلق کچھ تفصیل پیش کرتا ہوں بقیہ حالات جو ہیں ان کو زمانہ خود دیکھ رہا ہے۔

اول

اگر وہ زمانہ شمار کیا جاوے کہ جب مسلمانوں کو سندھ میں فتح ہوئی تو تقریباً مسلمانوں کی حکومت ۷۵۰ تک رہ کر وہ مدت قائم ہو جاتی ہے۔

دوم

دس پڑی گورنڈی راج کریں گے یعنی گورے راجہ ہوں گے۔ اگر ایڈورڈ جو اٹھواں کہلاتا تھا۔ وہ سلطنت نہ چھوڑتا تو یہ پیش گوئی غلط ہو جاتی مگر اس نئے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کہا گیا تھا وہ درست نکلا۔

1. QUEEN ANNE	1702 - 1714
2. GEORGE I INDIA.	1714 - 1727
3 GEORGE II "	1727 - 1760
4. GEORGE. III "	1760 1820
5 GEORGE IV "	1820 1830
6 WILLIAM IV "	1830 1837
7 QUEEN VICTORIA	1837 1901
8 EDWARD VII	1901 1910
9 GEORGE V	1910 1918
10 EDWARD VIII	1918 1947
11 GEORGE VI	1947 TILL NOW

NOTE. After partition their rule came to an end but after some time.

سوم

اہیر اور شودر اور ملچھ راجہ ہوں گے، جو کہ آج کل موجود ہے۔ جس میں ہرنات کے منسٹر وغیرہ ہیں اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔

چوتھے

گیارہ پیر بھی ننانوے برس مون کا راج ہوگا۔ مون کے معنی خاموش رہنے والے کے ہیں۔

پانچویں

زمین زبردستی چھین لیں گے سے ثابت ہوا کہ زمینداری و تعلقہ داری و جاگیر داری کا خلاف انصاف خاتمہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ لفظ زبردستی سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹے

سورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے سے مراد حکومت مہاراجہ ادے پور ہے۔ کیونکہ یہ بہاراجہ رام چندر جی کے اولاد اکبر جن کا نام لوتھا۔ اُن کی نسل سے ہیں۔

ساتویں

بہت لوگ کپڑے اور اناج کا دکھاٹھائیں گے۔ جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

آٹھویں

لوگوں کا دھن زبردستی چھین لیں گے مراد مختلف قسم کے ٹیکس ہیں۔

اس حوالے میں دو مختلف ابواب کے مضامین کو ایک ہی باب کے ذیل میں جوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ حوالے کا پہلا پیرا گراف اسکندھ بارہ کے دوسرے ادھیائے سے ہے اور دوسرا پیرا گراف اسکندھ بارہ کے پہلے ادھیائے کے آخر سے ہے (صفحہ ۸) ننانوے برس کے مون کے راج کے بعد یہ تحریر ہے کہ اتنے لوگ کلجنگ میں نامی راجہ ہو کر پھراہمیر اور شودر اور پچھراہمیر ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی اس حساب سے ست ایک زماں رجعت ہوگا اور ظہور مہدی کلجنگ کے آخری دور میں ہوگا۔ جب کہ ہم اوپر یہ بتا آئے ہیں کہ کلجنگ کا آخر ۱۹۸۰ عیسوی سے متعلق عیسوی کے درمیان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب ہم کتاب مقدس کی طرف چلتے ہیں۔ جس کے صحیفوں کو آج بھی کرۂ ارض کی ایک بہت بڑی آبادی میں دینی اور اور علمی اہمیت حاصل ہے۔

صحیفہ دانیال باب ۱۲ فقرات یکم تا ۱۳

اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حیات کے لیے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا۔ اور جو خاک میں سو رہے ہیں۔ اُن میں سے بہترے جاگ اُٹھیں گے۔ بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے۔ اور اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہترے صادق ہو گئے۔ ستاروں کی مانند ابد الابد تک روشن رہیں گے۔

لیکن تو اے دانی ایل ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر آخری زمانے تک مہر لگا دے
بہتیرے اس کی لغتیش و تحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی۔

پھر میں دانی ایل نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اور کھڑے تھے۔ ایک
دریا کے اس کنارے پر اور دوسرا دریا کے اُس کنارے پر۔ اور ایک نے اس
شخص سے جو کتنا فی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا اور پوچھا کہ ان عجیب
کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اور میں نے سنا کہ اس شخص نے جو کتنا فی لباس پہنے
تھا اور جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر حُجَّ
القیسوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دور اور نیم دور۔ اور جب وہ مورس
لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا۔ اور میں نے
سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوند ان کا انجام کیا ہوگا؟ اس
نے کہا اے دانی ایل تو اپنی راہ لے۔ کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور
سر بہ مہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کیے جائیں گے اور صاف و براق ہوں گے لیکن
شریر شرارت کرتے رہیں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانش و سمجھیں گے
اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز
نصب کی جائے گی ایک ہزار و سونو تو سے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو
ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ
مدت پوری نہ ہو۔ کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں
اُمٹھ کھڑا ہوگا

اس پیش گوئی کے اسرار و رموز کی تفصیلات ہمارا موضوع بحث نہیں ہیں

لیکن پہلے پیرا گراف میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے جس سے زمانہ رجعت مراد ہے اور ستاروں کی مانند روشن رہنے والوں سے زمانہ رجعت کے حکمران مراد ہیں یہ موضوع چونکہ ہمارے دائرہ بحث سے خارج ہے۔ لہذا ہم اسے یہیں پر روک کر ظہور مہدی کے مسئلے پر غور کرتے ہیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام کے اس صحیفہ پر بہت سر بہرہ پیش گوئیاں ہیں جن میں علامات و اشارات کی زبان میں ظہور مہدی تک کے واقعات مندرج ہیں۔ وہ واقعات چونکہ بہت عجیب ہیں۔ لہذا انہیں عجائب سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ گفتگو کی گئی ہے کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اس کے جواب میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں انہیں کی وضاحت پر اس پیش گوئی کا سمجھ میں آنا موقوف ہے۔

(۱) اس پیش گوئی کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں دانی قمرانی کا سراغ لگانا ہے۔ یہ وہ قمرانی ہے جو بنی اسرائیل کے مذہبی رسوم کے مطابق بیت المقدس میں ادا کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل کی اسیری کے بعد موقوف ہو گئی۔ اسیری کا یہ واقعہ ۵۸۶ ق م میں ہوا جب بیت المقدس بابل کے بادشاہ بنوکدنصر کے ہاتھوں مسمار ہوا اور وہ تمام اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔ اس کی کچھ تفصیل تواریخ ۲ اور سلاطین ۲ میں کتاب مقدس میں دیکھی جاسکتی ہے۔

(۲) دانی قمرانی کے موقوف ہونے کا سن ۶۰۱ ق م ہے اس کے بارہ سو نوے

(۱۲۹۰) سال کے بعد جاڑنے والی مکروہ چیز نصب ہوگئی۔ ۶۰۱ میں ۶۸۹

کو جمع کرنے سے ۱۲۹۰ کا عدد حاصل ہوتا ہے یعنی ۶۸۹ میں مکروہ چیز کو

اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو وہ برگزیدہ دن کو بھی گمراہ کر لیں دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا۔ پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ پیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی یورپ سے کوئٹہ تک پچھیم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے۔ (چوبیسواں باب) نزول مسیح سے کچھ قبل اجاڑنے والی مکہ وہ چیز کا مقدس مقام کھڑا ہونا کہیں خروج سفیانی کا اشارہ تو نہیں؟ یہ اور ایسی ہی بہت سی باتیں اس خطبہ میں قابل غور ہیں۔

اب ہم دوبارہ اسلام کے ذخیرہ کتب اور آثار و اخبار کی طرف واپس چلتے ہیں۔

احادیث میں توقیت کی ممانعت کے باوجود عرفاء و مخبین اور اصحاب علم و جہد و رمل و اعداد نے ظہور مہدی کے سن تعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ محی الدین ابن عربی ابن سینا، شاہ نعمت اللہ ولی، ابوریحان بیرونی اور خواجہ نصیر الدین ٹکوسی وغیرہ نے تنزیل و نظم میں اشارات تحریر کئے ہیں، جن سے سن ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ یہ تاریخ المودۃ میں اشعار کی تفصیلات بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

مثال کے طور پر یہ تاریخ المودۃ میں عنقائے مغرب کے حوالہ سے محی الدین عربی کی ایک نظم ہے، جس کا ایک شعر یہ ہے۔

فغندفنا خاء الزمان و ذالها

على فناء مدلول الكدر و يقوم

اس اعتبار سے (ف) ۶۰۰ + (ذ) ۷۰۰ + (ف) ۸۰۰ = ۱۳۸۰ ہوتا ہے۔

میر جہانی کی تشریح کے مطابق سن ۳۸۰ھ سے ۳۸۹ھ کے درمیان کا وقت قرار پاتا ہے جب کہ محقق مذکور نے سامة الابراء و محاصرة الاغيار تالیف محی الدین عربی جزر اول صفحہ ۱۲۳ کے متن کے ترجمہ و تشریح کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ قرآن اعظم جس کی مدت ۹۸۰ سال ہے آج یعنی ۱۳۸۳ کے تین ماہ سے کچھ اوپر گزر چکا ہے۔ اب تک قرآن اعظم سے آٹھ سو تین سال سے کچھ اوپر ہو چکے ہیں اور اس قرآن کے ۱۵ سال باقی بچے ہیں۔ جب کہ اس قرن کے رجب چہارم میں سے ۸۸ سال گزرے ہیں امید ہے کہ جلد ہی یعنی قرآن کے ختم ہونے سے قبل ظہور ہو جائے۔

ستید محمد صالح حسینی نے ابرہان القاطع میں چند قرائن کو سامنے رکھ کر تحریر کیا تھا کہ ظہور مہدی عاشورا کے دن بروز شنبہ سن ۱۱۱۵ھ ہوگا۔

(الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۴۴۲ حاشیہ)

صاحب نور الانوار نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ فضلار و محدثین اور عرفار و مجتہدین وغیرہ نے مختلف طریقوں سے حساب لگا لگا کر وقت ظہور کا استنباط کیا ہے۔ جن میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ہے۔ البتہ ان لوگوں کی طرف منسوب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدی کی ساتویں دہائی (۷۰) سے صدی کے اختتام تک ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ جو ہولناک و وحشت ناک اور عظیم ہوں گے۔ جنہیں خدا اور اسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ واضح رہے کہ اس کتاب کا سال تحریر سن ۱۲۷۲ ہجری ہے اور سال طباعت سن ۱۳۱۱ھ ہے۔ یہ چند حوالے صاحبان تحقیق کی دلچسپی کے لیے تحریر کیے گئے ہیں تفصیلات مفصل کتابوں میں موجود ہیں۔

اس موضوع پر آثار آل محمد میں دو روایتیں میری نگاہ سے گزری ہیں۔ پہلی ابو
 بعید مخزومی کی روایت امام باقر علیہ السلام سے ہے اور دوسری امام حسن عسکری علیہ
 السلام کی ایک تحریر ہے جو ایک کتاب پر پائی گئی۔ پہلی روایت پر گفتگو سے قبل
 اس کی صورت حال دیکھتے چلیں۔ یہ روایت بحار الانوار میں تفسیر عیاشی سے نقل ہوئی
 ہے اور عیاشی نے اسے خثیمہ بن عبد الرحمن کے واسطے سے ابو بعید سے نقل کیا ہے عیاشی
 کلینی کے معاصر تھے اور ابو بعید امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم عصر اور ان کا راوی ہے اس
 اعتبار سے عیاشی سے ابو بعید تک چار پانچ راویوں کو ہونا چاہیے جب کہ صرف خثیمہ
 کا نام ملتا ہے۔ لہذا یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔ خثیمہ ابن عبد الرحمن ایک مجہول
 الحال راوی ہے اور علم رجال کی کتابوں میں اس کا سراغ نہیں ملتا۔ جب کہ ابو بعید
 کی بابت کتب رجال میں نہ مرع ہے نہ مذمت ہے۔ مذکورہ ساری باتیں درست
 ہیں۔ لیکن میرے خیال میں مقطعات کے اتنے دقیق موضوع پر کسی روایت کے
 جعل کرنے کا کوئی داعی موجود نہیں تھا اور لفظ ہر اس کے جس سے نہ جلد منفعت
 کا کوئی پہلو سامنے آتا ہے اور نہ دفع ضرر کا لہذا یہ ممکن ہے کہ راویوں کے ذریعہ
 پوری بات ہم تک نہ پہنچ سکی ہو جس کے سبب اس روایت میں بعض قابل
 گرفت پہلو نظر آ رہے ہیں۔ علمائے اس روایت کو مشکل اور مشابہہ قرار
 دیا ہے۔

یہ روایت طویل ہے جس میں امام باقر علیہ السلام نے مقطعات قرآنی سے
 آل محمد کے قیام کرنے والوں اور بعض باطل کے خروج کرنے والوں کے سنین کی
 تعیین فرمائی ہے۔ اس روایت کے آخر میں ہے ”و یقوم قاضنا

عند انفضاء ہا ب اکثر۔ ہمارا قائم اس کے گزرنے پر اکثر میں قیام کرے گا مجلسی نے اس روایت پر ایک طویل حاشیہ سپرد قلم کیا ہے اور اس روایت کی مختلف توجیہات پیش کی ہیں۔ موضوع سے متعلق انہوں نے تیسری توجیہ میں یہ فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ اس سے تمام اکثر مراد ہوں۔ جو قرآن میں آئے ہیں اور یہ پانچ سورتوں کے آغاز میں ہیں اور ان سب کا مجموعی عدد ۱۱۵۵ ہے۔ مجلسی نے دوسری توجیہ میں یہ ہو کہ کتابت کا احتمال دے کر اسے اکثر پڑھا ہے میرے خیال میں اگر گزشتہ پانچ اکثر کے ساتھ ایک اکثر کو، جو کہ اسی قبیل سے ہے، شامل کر لیا جائے تو یہ سن برآمد ہوگا۔ $۱۲۵۵ + ۲۶۱ = ۱۵۱۶$ ۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

دوسری روایت بحار الانوار میں کتاب المختصر تالیف حسن بن سلیمان شاگرد شہید اول سے نقل ہوئی ہے۔ یہاں پوری روایت نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر پائی گئی جس کا متن یہ ہے کہ، ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوت اور ولایت کے قدموں سے بلند ہوئے۔ مجلسی نے درمیان کی عبارت چھوڑ دی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہاں تک کہ امام نے فرمایا۔ اور ہماری پیروی کرنے والوں کے لیے زندگی کے چشمے بے نقاب ہوں گے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد اس وقت جب کہ آسمان اور طہ اور طواسین کے عدد سنین میں سے تمام ہو جائیں۔

یہی روایت بحار الانوار جلد ۵ صفحہ ۴۷۸ پر تفصیل کے لکھی ہے، جسے ”درۃ الباقی“ من اصداف الطاہرۃ (تالیف شہید بن محمد مکی) سے نقل کیا ہے۔ اس حوالے

کے علاوہ بھی مختلف کتابوں میں یہ روایت المختصر اور درۃ الباہر کے حوالوں سے مختصر سے اختلاف متن کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ایک ثقہ شخص نے بیان کیا کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر ایک کتاب کی پشت پر دیکھی ہے، جس کا متن یہ ہے۔ ”ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوت و ولایت کے قدموں سے پیچھے اور ہم جواں مروی اور ہلاکت کے پرچموں کے ساتھ ہفت آسمان تک بلند ہوتے۔ ہم دین و معرفت کے شیر اور علم و عمل کی بارش ہیں اس دنیا میں سیف و قلم ہم ہیں ہے اور آخرت میں علم اور حمد کا وار ہمارے لیے ہے۔ ہمارے اسباط دین کے خلفاء ہیں اور یقین کے حلیف ہیں اور قوموں کو روشنی بخشنے والے چراغ اور کرم کی کلید ہیں۔ کلیم نے اصفیاء کا حلقہ پہنا کہ ہم نے وفا کا عہد لیا تھا۔ روح القدس نے آسمان سوم کی جنت میں ہمارے باغوں سے ابتدائی ذائقہ چکھا ہماری پیروی کرنے والے نجات یافتہ ہیں اور پاکیزہ گروہ ہیں۔ وہ ہمارے مددگار اور محافظ ہیں اور ظالموں کے خلاف ہمارا گروہ مددگار ہیں۔ اس کے بعد تحریر فرمایا سینفجر لہم ینایع الحیوان بعد لظی النیران لتحام الطوادیہ والطواسین من السین۔ ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد زندگی کے چشمے پھوٹیں گے۔ اس وقت جب کہ طوادیر اور طواسین میں سے مکمل ہو جائیں۔

مجلسی نے بحار الانوار جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ پر المختصر والی روایت کو نقل کرنے کے بعد جو حاشیہ لکھا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ سائے الہم مراد ہوں اور وہ سائے مقطعات مراد ہوں، جن کے شروع

میں آئم ہے۔ جیسے المصن اس لیے یہ سارے مل کر طہ اور طواسین کے ساتھ ۱۱۵۹ تک پہنچتے ہیں۔ ہم نے جو تو جہیں ابولبید کی روایت میں بیان کی ہیں یہ تو جہ ان میں کی بہترین توجہ کے قریب ہے اور خبر ابولبید کی مؤید بھی ہے۔ یہ وقت محین کرنے والی روایتیں اگر ہم ان کی صحت کو فرض بھی کر لیں۔ جب بھی اُن روایات کے منافی نہیں ہیں جن میں توقیت سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جن روایات میں توقیت سے منع کیا گیا ہے اُن میں توقیت سے مراد حتمی توقیت ہے۔ جب کہ ان روایات میں حتمی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں بدرک امکان پایا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ توقیت کی ممانعت سے مراد ایسی تصریحی توقیت ہو جو ہر ایک پر واضح ہو جائے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رمز و اشارہ سے بھی اس کا بیان نہ کیا جائے یا ایسی بات بھی نہ کہی جائے جس میں تصریح نہ ہو بلکہ مختلف احتمالات پائے جاتے ہوں۔

اس روایات کے نسخوں میں بڑے اختلافات ہیں۔ مجلسی نے بحار (جلد ۵) میں آئم اور طہ اور طواسین لکھا ہے۔ جب کہ بحار (جلد ۵) میں طواویر اور طواسین نقل کیا ہے۔ جس کا بظاہر کوئی مفہوم واضح نہیں ہے۔ بعض محققین نے اسے الروضۃ والطواسین لکھا ہے۔ یہ بھی غیر واضح ہے۔ البتہ اس کا نسخہ نسخہ الروضۃ والطواسین بھی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں پانچ مقامات پر آئم ہے۔ جس کے اعداد ۱۱۵۵ ہیں اور ایک مقام پر طہ ہے۔ جس کا عدد ۱۴ ہے اور تین طواسین ہیں جن کا مجموعی عدد ۲۸۴ ہے لہذا ۱۱۵۵ + ۱۴ + ۲۸۴ = ۱۴۵۳ ہوتا ہے۔ جو غالباً بھیانک

اور عالمگیر جنگوں کا سال ہے۔ جس کے بعد کسی بھی سال مہدیؑ کا ظہور ہو سکتا ہے۔
واللہ اعلم عند اللہ

مجلسی نے ان دونوں روایتوں کو توقیت کی روایت قرار دے کر حاشیہ میں اس کی توجیہ فرمائی ہے۔ میرے خیال میں ان دونوں روایات میں سے کسی میں بھی سال ظہور کی توقیت نہیں ہے۔ بلکہ ظہور سے قبل کے کسی ایسے سال کی پیش گوئی ہے جو ظہور سے قریب ترین ہے، لیکن حق یہی ہے کہ کچھ نہیں معلوم کہ ظہور کب ہوگا؟ اور ساری علامتیں کب پوری ہوں گی۔ البتہ علامتوں کا سرعت سے پورا ہونا پوری انسانیت کے لیے اس بات کا اعلان ہے کہ اب استقبال کے لیے تیاری کر لینی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ بیان کردہ سنیں ہمارے سوتے استنباط کا نتیجہ ہوں اور ہمیں اپنے گناہوں پر افسوس کرنے کا موقع بھی نہ مل سکے۔

ختم شد



Electronics Copy made for use
of my children living abroad
Tahle Dua
S. Nazir Abbas

اتماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱[شیخ صدوق	۱۳) سید حسین عباس فرحت	۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲[علامہ مجلسی	۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی	۲۶) سید ممتاز حسین
۳[علامہ طاہر حسین	۱۵) سید نظام حسین زیدی	۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۴[علامہ سید علی نقی	۱۶) سیدہ نازہ	۲۸) سید محمد علی
۵[بیگم و سید عابد علی رضوی	۱۷) سیدہ رضویہ خاتون	۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۶) بیگم و سید احمد علی رضوی	۱۸) سید نجم الحسن	۳۰) سید مظفر حسین
۷) بیگم و سید رضا احمد	۱۹) سید مبارک رضا	۳۱) سید باسط حسین نقوی
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی	۲۰) سید تنہیت حیدر نقوی	۳۲) غلام محی الدین
۹) بیگم و سید سبط حسن	۲۱) بیگم و مرزا محمد ہاشم	۳۳) سید ناصر علی زیدی
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری	۲۲) سید باقر علی رضوی	۳۴) سید وزیر حیدر زیدی
۱۱) بیگم و سید جبار حسین	۲۳) بیگم و سید باسط حسین	۳۵) ریاض الحق
۱۲) بیگم و مرزا تو حید علی	۲۴) سید عرفان حیدر رضوی	۳۶) خورشید بیگم